لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
نوائے
افغان جہاد
رجب/شعبان ۱۴۳۱ھ
جولائی 2010ء
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہرات
کابل
قندھار
اسلام آباد
لاہور
کراچی
شریعت یا شہادت

ایک مسلمان عورت کی عزت......اسلام کی نظر میں!!!

ابن ہشام نے ابوعون سے روایت کی ہے کہ ایک عرب عورت بنوقینقاع کے بازار میں کچھ سامان لے کر آئی اور بیچ کر (کسی ضرورت کے لیے) ایک سنار کے پاس، جو یہودی تھا، بیٹھ گئی۔ یہودیوں نے اس کا چہرہ کھلوانا چاہا مگر اس نے انکار کر دیا۔ اس پر اس سنار نے چپکے سے اس کے کپڑے کا نچلا کنارا پچھلی طرف سے باندھ دیا اور اسی کچھ خبر نہ ہوئی۔ جب وہ اٹھی تو اس سے بے پردہ ہوگئی تو یہودیوں نے قہقہہ لگایا۔ اس پر اس عورت نے چیخ و پکار مچائی جسے سن کر ایک مسلمان نے اس سنار پر حملہ کیا اور اُسے مار ڈالا۔ جواباً یہودیوں نے اس مسلمان پر حملہ کر کے اسے شہید کر دیا۔ اس کے بعد مقتول مسلمان کے گھر والوں نے شور کیا اور یہود کے خلاف مسلمانوں سے فریاد کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان اور بنوقینقاع کے یہودیوں میں بلوہ ہوگیا۔

اس واقعے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کا انتظام ابولبابہؓ بن عبدالمنذر کو سونپا اور خود حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کے ہاتھ میں مسلمانوں کا پھریرا دے کر اللہ کے لشکر کے ہمراہ بنوقینقاع کا رخ کیا۔ انہیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو گڑھیوں میں قلعہ بند ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ علم نے ان کا سختی سے محاصرہ کر لیا۔ یہ جمعہ کا دن تھا اور شوال ۲ ھ کی ۱۵ تاریخ۔ پندرہ روز تک......یعنی ہلال ذی القعدہ کے نمودار ہونے تک......محاصرہ جاری رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا جس کی سنت ہی یہ ہے کہ جب وہ کسی قوم کو شکست و ہزیمت سے دوچار کرنا چاہتا ہے تو ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے۔ چنانچہ بنوقینقاع نے اس شرط پر ہتھیار ڈال دیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جان و مال، آل واولاد اور عورتوں کے بارے میں جو فیصلہ کریں گے انہیں منظور ہوگا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان سب کو باندھ لیا گیا۔

لیکن یہی موقع تھا جب عبداللہ بن ابی نے اپنا منافقانہ کردار ادا کیا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت اصرار و الحاح کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں معافی کا حکم صادر فرمائیں۔ اُس نے کہا ''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میرے معاہدین کے بارے میں احسان کیجیے''......واضح رہے کہ بنو قینقاع خزرج کے حلیف تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی۔ اس پر اس نے اپنی بات پھر دہرائی۔ مگر اب کی بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنا رخ پھیر لیا۔ لیکن اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گریبان میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجھے چھوڑ دو'' اور ایسے غضب ناک ہوئے کہ لوگوں نے غصّے کی پرچھائیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر دیکھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تجھ پر افسوس، مجھے چھوڑ''۔ لیکن یہ منافق اپنے اصرار پر قائم رہا اور بولا ''نہیں بخدا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑا رہوں گا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے معاہدین کے بارے میں احسان فرمادیں۔ چار سو کھلے جسم کے جوان اور تین سو زرہ پوش جنہوں نے مجھے سرخ وسیاہ سے بچایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ایک ہی صبح میں کاٹ کر رکھ دیں گے؟ واللہ میں زمانے کی گردشوں کا خطرہ محسوس کر رہا ہوں''۔

بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منافق کے ساتھ (جس کے اظہارِ اسلام پر ابھی کوئی ایک ہی مہینہ گذرا تھا) رعایت کا معاملہ کیا اور اس کی خاطر ان سب کی جان بخشی کر دی۔ البتہ انہیں حکم دیا کہ وہ مدینے سے نکل جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں نہ رہیں۔ چنانچہ یہ سب اذرعات شام کی طرف چلے گئے اور تھوڑے ہی دنوں بعد وہاں اکثر کی موت واقع ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اموال ضبط کر لیے۔ جن میں سے تین کمانیں، دو زرہیں، تین تلواریں اور تین نیزے اپنے لیے منتخب فرمائے اور مالِ غنیمت میں سے خمس بھی نکالا۔ غنائم جمع کرنے کا کام محمدؓ بن مسلمہ نے انجام دیا۔

(ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۴۷، ۴۸، ۴۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۳، شمارہ نمبر۶

رجب/شعبان ۱۴۳۱ھ جولائی 2010ء

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک شخص کا اللہ کے راستہ (جہاد) میں کھڑا ہونا اپنے گھر میں رہ کر ستر سال کی نماز سے بہتر ہے۔کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرو؟ جو شخص تھوڑی دیر بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے،اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے“۔ (ترمذی)

عنوانات

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع'نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے،اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے،اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

پھر شریعت کی خاطر گزر جائیں ہم......دولت و مال سے، جسم سے جان سے

ماہ جولائی تو شہدائے لال مسجد کا مہینہ ہے، جنہوں نے تین سال قبل اپنے پاکیزہ لہو سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی اور اُن کی مقبولیت کے لیے یہی کافی ہے کہ اِس خطے میں اب کوئی بھی شریعت کی حکمرانی کے لیے اٹھنے والا فرد ہو یا تحریک' اُس کے لیے شہدائے لال مسجد اور شہیداتِ جامعہ حفصہ سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں...........ان کی شہادتوں ہی کی بدولت اس خطے میں کفر کے حواریوں کا اصل چہرہ بے نقاب ہوا اور عامۃ المسلمین اپنے اور پرائے کا فرق جان پائے۔ اللہ ان کی قربانیوں کو شریعت اسلامی کے نفاذ کا ذریعہ بنائے۔ آمین

ماہ مئی کے آخری عشرے میں مجاہدین خراسان کے سالار' شیخ مصطفیٰ ابو یزید رحمہ اللہ اپنے اہل خانہ سمیت شہادت کی کامیاب زندگی پا گئے۔ سچ تو یہ ہے کہ قیادت کے خون سے ہی میادینِ جہاد کی تابنا کی ہے اور جب اسلام کی بنیادوں میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک خون شامل ہے تو پھر عصرِ حاضر میں اتباعِ سنت کی حامل مجاہدین کی قیادت اپنا خون پیش کرنے میں کیونکر پیچھے رہ سکتی ہے۔

ان شہادتوں ہی کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص متوجہ ہو رہی ہے اور پوری دنیا میں کفار کی شکست ہر گزرتے دن کے ساتھ قریب سے قریب تر ہو رہی ہے۔ افغانستان میں قندھار آپریشن کا اعلان کرنے کے باوجود یہود و نصاریٰ اب تک اس سے پہلو تہی کیے ہوئے ہیں کہ مرجہ کے زخم سہلانے سے ہی فرصت نہیں مل پا رہی۔ اور صلیبیوں کا سالار میک کرسٹل اپنا غصہ سرِ عام اپنی قیادت پر نکالتا ہے، جس کے نتیجے میں ''آزادیٔ اظہار رائے'' کی نقیب قیادت اُسے گھر بھیج دیتی ہے۔ واہ کیا عجب دیار ہے کہ انسانیت کے محسن صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے متعلّق ہذیانی کیفیات کا شکار اقوام اور اُن کے سرداران اپنی دریدہ دہنی کو ''آزادیٔ اظہار رائے'' کا نام دیں لیکن جیسے ہی اُن کے اپنے وفادار اور پالتو اُن کی ''ردائے عصمت'' پر ہاتھ ڈالیں تو وہ چیں بجبیں ہو جاتے اور ایسے ''گستاخوں'' کی سابقہ تمام خدمات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے گھر کی راہ دکھاتے ہیں۔ افغانستان میں مقرر کیا گیا نیا صلیبی سالار پیٹریاس بھی اُسی شیطانی زنجیر کی ایک کڑی ہے جس کی کڑیاں ایک ایک کر کے ٹوٹ رہی ہیں۔

مجاہدین نے اورکزئی اور مہمند سے لے کر نورستان اور کابل تک اور بغداد و موصل سے لے کر مقدیشو اور صنعاء تک ہر جگہ یہود و نصاریٰ اور اُن کے ایمان سے عاری، ڈالروں کے پجاری' حواریوں کو محض نصرتِ الٰہی سے ناکوں چنے چبوائے ہیں۔ نصرت الٰہی کے مظاہر حالیہ دنوں میں بچشم سر دیکھے گئے ہیں کہ جب برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون' طالبان مجاہدین کے حملوں سے خوف زدہ ہو کر اپنا طے شدہ دورہ سمیٹ کر فرار ہو گیا اور دوسری جانب مرجہ کا دورہ کرنے والے ہالبروک اور میک کرسٹل کے ہیلی کاپٹر پر مجاہدین کے حملے نے اُنہیں بھی حواس باختہ کر دیا۔ اسی طرح اسلام آباد میں صلیبی رسد کے سو سے زاید کنٹینرز جل کر خاکستر ہو گئے۔ ان شاء اللہ اب وہ دن دور نہیں کہ تمام بلادِ اسلامیہ سے اس جہاد کی برکت سے کفر و شرک پر مبنی طاغوتی نظام اپنی بساط لپیٹنے کو ہے اور اللہ کی شریعت کا پھریرا چہار سو لہرانے کو ہے۔

جنت کے طلب گار اور دیدارِ الٰہی کے متمنی ہر مسلمان کے لیے مقام فکر ہے کہ وہ اس حقیقت کو کبھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دے کہ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجا (اور تم دیکھو گے کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں) کا الٰہی وعدہ پورا ہونے سے پہلے پہلے اللہ کی دی ہوئی امانتوں جان و مال کو اس راہ میں کھپا دینے ہی میں دنیا و آخرت کی حسنات اور بھلائیاں پنہاں ہیں کہ قرآن صریح الفاظ میں بتا رہا ہے کہ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُوْلَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا (برابر نہیں تم میں جس نے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑائی کی، اُن لوگوں کا درجہ بڑا ہے اُن سے جو کہ خرچ کریں اُس کے بعد اور لڑائی کریں)۔

(دوسری قسط)

ایک ہاتھ میں تلوار، ایک ہاتھ میں قرآن......!

استاد احمد فاروق

ہر داعی......مجاہد بن جائے

پس ہر داعی کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ اگر وہ واقعتاً دل میں یہ تڑپ رکھتا ہے کہ گمراہی و جہالت میں ڈوبی انسانیت تک وہی دعوت پہنچائے جو انبیائے کرام لے کر آئے تھے: یعنی توحید اختیار کرنے کی دعوت، شرک سے برأت کی دعوت، اتباعِ شریعت کی دعوت، جنت کی طرف لپکنے کی دعوت، جہنّم سے بچنے کی دعوت......تو اسے جہاد وقتال کی راہ ضرور اختیار کرنا ہوگی۔ تلوار میں اللہ جل جلالہ نے غیر معمولی دعوتی تاثیر رکھی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"بعثت بين يدي الساعة بالسيف حتٰى يعبد الله وحده لا شريك له"۔

"مجھے قیامت سے پہلے تلوار دے کر بھیجا گیا ہے یہاں تک کہ تنہا اللہ کی عبادت کی جانے لگے جس کا کوئی شریک نہیں"۔

(مسند أحمد: ۴۸۶۹، صحيح الجامع: ۲۸۳۱)

امام ابوالفرج ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

"يعني أن الله بعثه داعيًا إلى توحيده بالسيف بعد دعائه بالحجة، فمن لم يستجب إلى التوحيد بالقرآن والحجة والبيان، دعي بالسيف"۔

"یعنی اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار سے توحید کی دعوت دینے بھیجا، اس کے بعد کہ آپ زبانی دعوت پہنچا دیں۔ پس جس شخص نے قرآن، (شرعی) دلائل اور لسان و بیان سے دی گئی دعوت قبول نہ کی، اسے تلوار سے دعوت دی گئی"۔

(الحِكم الجديرة من قول النبي صلى الله عليه و سلم: "بعثت بين يدي الساعة بالسيف"، لإبن رجب الحنبلي، ص: ۱)

پھر امام ابن رجب بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دین کی دعوت پہنچانے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھ (۶) تلواریں دے کر بھیجا:

۱۔ سيف على المشركين (مشرکین پر مسلط تلوار)

۲۔ سيف على أهل الكتاب (اہلِ کتاب پر مسلط تلوار)

۳۔ سيف على المنافقين، وهو سيف الزنادقة (منافقین یعنی زنادقہ پر مسلط تلوار)

۴۔ سيف على أهل البغي (باغیوں پر مسلط تلوار)

۵۔ سيف على أهل الردة (مرتدین پر مسلط تلوار)

۶۔ سيف على المارقين، و هم أهل البدع كالخوارج (خوارج جیسے گمراہ بدعتی فرقوں پر مسلط تلوار)

(الحِكم الجديرة من قول النبي صلى الله عليه و سلم: "بعثت بين يدي الساعة بالسيف"، لإبن رجب الحنبلي، ص: ۲)

اسی طرح امام کاسانی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"القتال ما فرض لعينه بل للدعوة إلى الإسلام، والدعوة دعوتان، دعوة بالبنان، وهي القتال، ودعوة بالبيان، وهو اللسان، وذلک بالتبليغ"۔

"قتال محض جنگ وجدل کے لیے نہیں فرض کیا گیا بلکہ اسلام کی طرف دعوت دینے کے لیے فرض کیا گیا ہے، اور دعوت دو طرح کی ہوتی ہے: تلوار سے دعوت یعنی قتال؛ اور لسان و بیان سے دعوت یعنی تبلیغ"۔

(بدائع الصنائع: ص ۱۰۰، فصل في بيان ما يجب على الغزاة الإفتتاح بها)

نیز امام ابنِ قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وبعثه الله تعالىٰ -يعني النبي صلى الله عليه وسلم- بالكتاب الهادي والسيف الناصر بين يدي الساعة حتى يعبد سبحانه وحدهٗ لا شريک له، وجعل رزقه تحت ظل رمحه وسيفه......فإن الله سبحانه أقام دين الإسلام بالحجة والبرهان والسيف والسنان، كلاهما في نصره أخوان شقيقان"۔

"اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت سے قبل ہدایت دینے والی کتاب اور نصرت کرنے والی تلوار دے کر بھیجا یہاں تک کہ تنہا اللہ وحدہٗ لا شریک ہی کی عبادت کی جانے لگے۔ اور اللہ نے آپ کا رزق آپ کے نیزے و تلوار کے سائے میں رکھا......پس اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کو دلائل و براہین اور شمشیر و سناں کے ذریعے قائم فرمایا، اور یہ دونوں (یعنی قرآن اور تلوار) دین کی نصرت میں دو سگے بھائیوں کی طرح (باہم جڑے ہوئے) ہیں"۔

(الفروسية، ص: ۱۸)

مذکورہ بالا حدیث اور اقوالِ علما سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تلوار محض ایک "آلۂ قتل و قتال" ہی نہیں، انتہائی مؤثر "وسیلۂ دعوت" بھی ہے! زبان کے ساتھ ساتھ تلوار سے بھی دعوت دینا اللہ کا حکم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مبعوث ہی

تلوار دے کر کیا گیا تھا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص تلوار تھامے بغیر ہی آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی داعیانہ سیرت کا حقیقی وارث کہلا سکے؟ قرآن اور تلوار تو سگے بھائیوں کی طرح باہم لازم وملزوم ہیں۔ شریعتِ الٰہی ہمیں ایسے ہی داعی کا تصور دیتی ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن ہو تو دوسرے میں تلوار......اور جو ''لسان و بیان'' اور ''شمشیر و سنان'' دونوں ہی سے دعوت دیتا ہو۔

تلوار سے دعوت کیسے پھیلتی ہے؟

اس امت کو پہلی مرتبہ جہاد کی اجازت مدینہ میں ملی۔ بعد میں اترنے والی آیات نے اس ''اجازت'' کو ''حکم'' میں تبدیل کر دیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک یہ امت جہاد کی غیر معمولی دعوتی برکات اور لو ہے کے عظیم الشان منافع کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ جہاد کی برکات ہی سے ''یدخلون في دین اللّٰه أفواجًا'' کا سماں پیدا ہوا......اور ترکِ جہاد کے نتیجے میں نہ صرف کفار کا اسلام میں داخل ہونا کم ہوتا گیا، بلکہ الٹا مسلمانوں میں کفر و الحاد اور زندقہ و ارتداد کے امراض پھیلنے لگے۔

الحمدللہ آج ہم ایک مرتبہ پھر پوری امت کی سطح پر ایک جہادی بیداری دیکھ رہے ہیں۔ آج افغانستان، عراق، شیشان، صومالیہ، یمن، الجزائر، کشمیر، فلپائن، فلسطین اور پاکستان وغیرہ میں جہادی تحریکات جڑیں پکڑ چکی ہیں۔ امت میں جہاد زندہ ہوتے ہی اس کی دعوتی برکات بھی نمایاں ہونے لگی ہیں۔ ذیل میں ہم چند نکات اور مثالوں کے ذریعے یہ واضح کریں گے کہ جہاد کے ذریعے آج دعوتِ دین کیسے عام ہو رہی ہے:

۱۔ جہاد......غافل مسلمانوں کی ہدایت کا دروازہ

ہزارہا مسلم نوجوان جہاد کی دعوت ملنے پر غفلت و معصیت کی زندگیاں چھوڑ کر میادینِ قتال کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور جہاد کی محبت اور شہادت کی تڑپ ہی رب تعالیٰ سے ان کا تعلق درست کرنے، انہیں شریعت کا پابند بنانے اور ان کی زندگیوں کا رخ دنیا کی بجائے آخرت کی طرف پھیرنے کا ذریعہ بن گئی ہے۔ گویا جہاد کی طرف متوجہ ہونا ہی ان کی ہدایت و اصلاح کا سبب بنا۔ میدانِ جہاد آج ایسی مثالوں سے پر ہے جہاں وہی شخص جو کل تک فسق و فجور میں ڈوبا ہوا تھا اور کسی داعی کی دعوت، کسی مبلغ کی تبلیغ اور کسی عالم کے وعظ پر کان نہیں دھرتا تھا......آج جہاد کا رستہ اختیار کرنے کے بعد وہ ایک مثالی پابندِ شرع نوجوان بن چکا ہے، وللہ الحمد!

۲۔ خونِ شہداء......خاندانوں اور معاشروں کی معجزاتی اصلاح کا باعث

میدانِ جہاد میں موجود ساتھی اس بات کی گواہی دیں گے کہ شہدا کے خون سے بڑھ کر مؤثر ذریعۂ دعوت کوئی نہیں۔ ہماری آنکھوں کے سامنے کتنے ہی واقعات ایسے ہوئے ہیں جہاں ایک مجاہد بھائی کی شہادت نے اس کے پورے خاندان اور اعزا و اقارب کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ وہی شرعی احکامات جو وہ ساتھی اپنی زندگی کے دوران میں ہر ممکنہ دلائل سے سمجھایا کرتا تھا اور کوئی سننے پر تیار نہ تھا......اس کی شہادت کے بعد وہی سب احکامات کسی کے کہے بغیر ہی سب خاندانوں والوں نے تسلیم بھی کر لیے اور اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال بھی لیا۔ وہ پتھر دل جو کسی وعظ و نصیحت سے نہ پگھلتے تھے، خونِ شہیداں کی حرارت سے پگھل کر موم ہوئے اور رب کے سامنے جھک گئے!

۳۔ جہاد......کفار کو دعوت پہنچانے کا مؤثر ترین وسیلہ

جہاد کفار تک دعوتِ دین پہنچنے میں حائل ''مادی رکاوٹوں'' کو دور کرتا ہے......یعنی ان جابر سلطنتوں اور مسلح قوتوں کا زور توڑتا ہے جو آزادانہ طور پر اسلام کی مکمل دعوت کفار تک پہنچنے سے روکتی ہیں۔ اسی طرح جہاد ان ''معنوی رکاوٹوں'' کو بھی دور کرتا ہے جو کفار کے قبولِ حق میں مانع ہوتی ہیں......یعنی شہدا کے خون کی برکت سے طواغیت کی اس جھوٹی ابلاغیاتی مہم کا پردہ چاک ہوتا ہے جو اسلام کو مسخ کر کے پیش کرتی ہے اور تلوار سر پر چمکنے سے قلب و ذہن پر لپٹے شہوات و شبہات کے وہ سیاہ پردے بھی چاک ہو جاتے ہیں جو دعوتِ حق کو سنجیدگی سے سننے ہی میں حائل تھے۔ پھر تلوار کے حامل داعی کی بات کو توجہ سے سنا جاتا ہے اور نفس کی شرارت قبولِ اسلام میں رکاوٹ نہیں بنتی۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ کے مبارک دن جب انیس (۱۹) فدائی جانباز جہازوں سمیت امریکہ کے عسکری و تجارتی مراکز سے ٹکرائے......تو کتنے ہی غفلت میں پڑے کافر چونک کر جاگ اٹھے اور اپنی نفس پرستیوں اور عیاشیوں سے باہر آ کر یہ سوچنے پر مجبور ہوئے کہ کس چیز نے ان شہیدی نوجوانوں کو اپنی جانیں قربان کرنے اور ہم سے آ ٹکرانے کا جذبہ دیا؟ یہ سوچ و فکر نجانے کتنے کفار کی ہدایت کا نقطۂ آغاز بنی! اب تو یہ بات باقاعدہ اعداد و شمار کے ساتھ معلوم و معروف ہے کہ گیارہ ستمبر کے بعد جس بڑی تعداد میں سفید فام و سیاہ فام امریکی و یورپی باشندے اسلام میں داخل ہوئے ہیں اتنے پہلے کبھی کسی دعوتی و تبلیغی مہم کے سبب نہیں داخل ہوئے۔

اس حقیقت کا بیّن ثبوت وہ مجاہدین ہیں جو گیارہ ستمبر کے بعد سے آج تک امریکہ، برطانیہ، جرمنی، اٹلی، ہالینڈ، فرانس اور دیگر مغربی ممالک سے نکل نکل کر مسلسل مختلف جہادی میدانوں میں پہنچ رہے ہیں......اور یہ سلسلہ الحمدللہ آج تک جاری ہے۔ میں نے یورپ ہی سے آئے ہوئے ایک عربی النسل مجاہد بھائی سے (جو ماضی قریب ہی میں شہید ہوا ہے) سوال کیا کہ: کیا چیز آپ کو جہاد پر لانے کا سبب بنی؟ وہ کچھ لمحے توقف کے بعد بولا: جہاد ہی نہیں، مجھے دین کی طرف واپس لانے کا سبب بھی گیارہ ستمبر بنا! پھر کہنے لگا: صرف میں ہی نہیں، یورپ میں بسنے والے جتنے نسلی مسلمان بھی پچھلے چند سالوں میں دین کی طرف واپس پلٹے ہیں، ان کی اکثریت گیارہ ستمبر کے سبب تبدیل ہوئی ہے۔ پھر مزید گفتگو سے معلوم ہوا کہ اس بھائی کی اہلیہ ایک یورپی النسل نومسلم خاتون ہیں جو حاملہ ہونے کے باوجود، گود میں ایک بچہ لیے، شوہر کے ہمراہ ایک طویل اور دشوار گزار سفر طے کر کے میدانِ جہاد میں پہنچی ہیں۔ اسی حوالے سے بات آگے بڑھاتے ہوئے ان بھائی نے کہا کہ: میری بیوی کے اسلام لانے کا سبب بھی گیارہ ستمبر اور ۷ جولائی (لندن) کی مبارک کارروائیاں بنیں۔ ان کارروائیوں کے بعد ہی انہوں نے پہلی مرتبہ اسلام کا مطالعہ شروع کیا اور یہی ان کی ہدایت کا ذریعہ بن گیا۔

اسی طرح میدانِ جہاد میں موجود ایک اور یورپی نومسلم مجاہدہ بہن نے بھی یہی بتایا کہ ان

کے مسلمان ہونے کا سبب، اللہ کی توفیق کے بعد، ''گیارہ ستمبر'' ہے۔ بلکہ انہوں نے مزید کہا کہ اگر کسی مسلمان کو اہلِ یورپ سے واقعتاً خیر خواہی ہو اور وہ ان کی ہدایت کا حریص ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ ضرور بالضرور گیارہ ستمبر اور ۷ جولائی جیسی مزید کارروائیاں کرے تا کہ ان کے ذریعے اسلام کی دعوت یورپ کے ہر خاص و عام تک پہنچ جائے۔

افسوس کہ یورپ میں رہنے والے ہزار ہا کفار گیارہ ستمبر کے سبب ہدایت پا گئے، لیکن مسلمانوں کے درمیان بسنے والے کتنے ہی لوگوں کے لیے گیارہ ستمبر کا دن ایک فتنہ و آزمائش بن گیا......اور اس سے ہدایت پکڑنا تو دور کی بات، یہ تسلیم کرنا بھی ان کے لیے مشکل ہو گیا کہ یہ عظیم الشان کارنامہ مجاہدین کے ہاتھوں انجام پایا ہے۔

۴۔ جہاد......ایک بہترین تربیتی مدرسہ

محاذوں پر توپوں کی گھن گرج اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ کے درمیان جو رجالِ کار تیار ہوتے ہیں، وہ کسی سکون و آرام کی جگہ پر ہرگز تیار نہیں ہو سکتے۔ اگر انسان کی فطرت سلیم ہو تو تزکیۂ نفس کے جو مواقع میدانِ جہاد میں میسر ہوتے ہیں اور عقائد کی جو تصحیح، اعمال کی جو درستی، اخلاق کی جو ترقی موت کے منہ میں بیٹھ کر ممکن ہے وہ کہیں اور ممکن نہیں۔ بلاشبہ مجاہدین بھی انسان ہیں اور ان کی معاشرت بھی ایک انسانی معاشرت ہونے کے ناطے بشری کمزوریوں سے خالی نہیں۔ لیکن یہ بات پورے اطمینان سے کہی جا سکتی ہے کہ خشیتِ الٰہی، فکرِ آخرت، حبِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، عبادات میں انہماک، دعاؤں میں رقت، باہمی محبت و اخوت، ایثار و قربانی اور اتباعِ شریعت کے جو مجسم نمونے جس بڑی تعداد میں میدانِ جہاد میں ملتے ہیں وہ کہیں اور نہیں ملتے۔ پس اگر میدانِ جہاد میں صاحبِ علم و عمل علما و مربی حضرات میسر ہوں، تو میدانِ جہاد سے بہتر مدرسہ اور تربیت گاہ کوئی نہیں۔ اس مدرسے میں تیار ہونے والے افراد ہی ان اوصاف کے حامل ہو سکتے ہیں جو امت کی قیادت کا بوجھ سنبھالنے کے لیے مطلوب ہیں۔

شیخ عبداللہ عزام شہید رحمہ اللہ میدانِ جہاد کے اسی تربیتی پہلو کو واضح کرتے ہوئے یہ واقعہ نقل کرتے ہیں کہ جزیرۂ عرب سے تعلّق رکھنے والے ایک صاحب جو عقیدے کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حامل تھے اور ۲۰ سال تک عقائد کی تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے تھے، جہاد میں شرکت کے لیے افغانستان آئے۔ ان کے افغانستان پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ہی روسی جہازوں نے آ کر اس مرکز پر شدید بمباری شروع کر دی جہاں وہ مقیم تھے۔ میزائیل ان کے ارد گرد گرتے رہے لیکن وہ محفوظ رہے۔ بعد میں انہوں نے ایک درس دیتے ہوئے کہا کہ جو عقیدہ مجھے گولہ بارود کے نیچے بیٹھ کر ان پانچ منٹ میں سمجھ آیا ہے، وہ مجھے ۲۰ سال کی درس و تدریس سمجھ میں نہیں آسکا تھا! فاعتبروا یا اولی الابصار!

۵۔ جہاد......ارضِ جہاد و رباط میں بسنے والوں کی ہدایت کا ذریعہ

جس سرزمین کو اللہ تعالیٰ بطور ارضِ جہاد یا ارضِ رباط چن لیں، وہاں بسنے والوں کی آخرت سنور جاتی ہے اور دنیا و آخرت کی رفعتیں پانے کے دروازے ان پر چوپٹ کھل جاتے ہیں۔ وزیرستان کی مثال ہماری نگاہوں کے سامنے ہے۔ کل تک اس سرزمین کے نام سے بھی دنیا ناواقف تھی......آج تمام ٹی وی و ریڈیو چینلوں اور اخبارات و جرائد کی سرخیوں پر ''وزیرستان'' کا نام چھایا ہوا ہے اور عالمِ اسلام ہی نہیں، دنیائے کفر کے قائدین کی زبانوں سے بھی طرح طرح کے لہجوں میں ''وزیرستان'' کا نام ادا ہوتا رہتا ہے۔ اس خوش بخت سرزمین کے باسیوں کو اللہ نے اس دورِ فتن میں نصرتِ جہاد کی توفیق دی اور دنیا بھر کے طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجاہدینِ عالم کے گرد ایک مضبوط حصار باندھنے اور اپنے گھر بار اور اہل و عیال سمیت ہر شے کو خطرے میں ڈال کر شمعِ جہاد کو زندہ رکھنے کی سعادت بخشی۔ اللہ ان کو اور ان کی آئندہ نسلوں کو ایمان کی نعمت سے مالا مال کر دیں اور بہترین اجر و ثواب عطا فرمائیں، آمین!

جہاد کی برکت سے یہی سرزمین جو کل تک نہ صرف گمنام تھی، بلکہ اگر جانی جاتی تھی تو جہالت، لاعلمی، بدعات و شرکیات، چوریوں، ڈاکوں، باہمی قتل و قتال اور منشیات وغیرہ کے سبب ہی جانی جاتی تھی......آج یہی سرزمین اسلام کا مضبوط ترین قلعہ اور عالمی جہاد کا مرکز ثابت ہو رہی ہے۔ الحمدللہ اس سرزمین پر آٹھ سال سے زائد عرصے سے مہاجر مجاہدین اور ان کے اہل و عیال مقیم ہیں۔ اس عرصے میں اس قبائلی معاشرے کو ان مہاجرین و مہاجرات کو قریب سے دیکھنے، ان کی سیرتوں کا مطالعہ کرنے، ان کے علم سے استفادہ کرنے، ان کے اخلاق و معاملات کے مثبت پہلوؤں کا اثر قبول کرنے، ان کی فداکاری و سرفروشی کا مشاہدہ کرنے اور ان کے صالح افراد اور اصحابِ علم و فضل کی صحبت سے مستفید ہونے کا بھرپور موقع ملا ہے۔ اسی طرح اس عرصے میں مہاجرین کو بھی انصار کی وہ فطری خوبیاں قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے جو علم و دعوت کے مراکز سے دوری کے باوجود ان کی جبلت میں پائی جاتی تھیں۔ سخاوت، دریا دلی، شجاعت، سادگی، صاف گوئی، ایفائے عہد اور غیرت و حمیت جیسی اعلیٰ انسانی صفات جو آج کی مادیت پرست دنیا میں مفقود ہوتی جا رہی ہیں......شہروں میں پائی جانے والی دجالی تہذیب کے اثرات سے محفوظ ہونے کے سبب...... یہاں وافر دستیاب ہیں۔ پس مہاجرین کے علم و فضل اور تقویٰ و للّٰہیت کا ملاپ جب انصار کے فطری اوصاف و اخلاق سے ہوا......تو ایک نئی اسلامی معاشرت نے جنم لیا۔ بلاشبہ یہ معاشرت بھی بشری کمزوریوں سے پاک نہیں، لیکن یہ انصار و مہاجرین کے اس ملاپ ہی کی برکات ہیں کہ وہ خطہ جو مجاہدین کی آمد سے قبل چوریوں، ڈاکوں اور بدامنی کے سبب معروف تھا، جہاں اندھیرے کے بعد سفر قطعی غیر محفوظ سمجھا جاتا تھا، جہاں جاہلی قومی لڑائیاں ایک معمول تھیں......وہیں کسی ''پولیس'' اور ''حساس ادارے'' کی موجودگی کے بغیر ایسا امن و امان قائم ہو گیا ہے کہ چوری اور ڈاکوں کے واقعات تقریباً مفقود ہو چکے ہیں اور رات کے کسی بھی پہر کسی بھی سمت میں تنہا سفر بے دھڑک کیا جا سکتا ہے (بلکہ اگر کہیں کوئی خوف ہوتا ہے، تو ''وطنِ عزیز'' کی ''پاک'' فوج کے شر ور کا)۔ الحمدللہ ایسی بے تحاشا مثالیں ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں کہ کل کا منشیات فروش و ڈاکو، کل کا فاسق فاجر بے دین شخص، آج اللہ کی راہ کا مجاہد بن چکا ہے۔

پھر یہ بھی جہاد ہی کی برکات ہیں کہ اس خطے سے شرکیات و بدعات کی بہت بڑی تعداد ختم ہو چکی ہے۔

(باقی صفحہ ۳۷ پر)

کیا فرضِ عین سے نظریں چراؤ گے؟؟؟

ابودجانہ الخراسانی شہیدؒ

زیرِ نظر تحریر ادارۂ السحاب کی جانب سے نشر کردہ ڈاکٹر ابودجانہ خراسانی رحمہ اللہ کے ایک صوتی بیان کا اردو ترجمہ ہے جو انہوں نے اپنی شہادت سے پچھلی رات ریکارڈ کروایا تھا۔ اس بیان میں انہوں نے خاص طور پر ان لوگوں کو مخاطب کیا ہے جو جہاد اور مجاہدین کے ساتھ فکری اور قلبی وابستگی تو رکھتے ہیں، لیکن فی سبیل اللہ نکلنے اور ہجرت کی زندگی اختیار کرنے کے حوالے سے پس وپیش کا شکار اور کوئی حتمی فیصلہ کرنے سے قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شہید رحمہ اللہ کے دل کی اس آواز کو اہلِ ایمان میں جذبۂ عمل کی نئی لہر پیدا کرنے کا ذریعہ بنادے! اور جو پہلے سے اس راہ کے راہی ہیں ان کو اور مہمیز عطا فرمادے...... آمین!

پوری دنیا میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیوں کے نام......

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امابعد!

یہ ایک مختصر سا پیغام ہے جسے میں جہاد فی سبیل اللہ پر تحریض کی نیت سے ہر اس مسلمان کے نام چھوڑ رہا ہوں، جو تردد کی حالت میں ایک دوراہے پر کھڑا ہے۔ جسے ہجرت و جہاد کی عزت اور بیٹھ رہنے کی ذلت میں سے کسی ایک شے کو اختیار کرنا ہے۔

میرے عزیز بھائی! اپنی زندگی کے ان آخری لمحات میں آپ کے لیے یہ پیغام چھوڑنے کی وجہ میرا آپ کے بارے میں یہ یقین ہے کہ دیگر لوگوں کی نسبت آپ مجاہدین کے ساتھ زیادہ قربت رکھتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلنے والے ہر مجاہد کو ایک دفعہ تردد اور پس وپیش کے اس مرحلے سے لازماً گزرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ بعض لوگوں کو فیصلے تک پہنچنے کے لیے چند ایام، چند گھنٹے یا چند لمحات درکار ہوتے ہیں۔ جبکہ بعض ساری عمر بھی کسی حتمی فیصلے تک پہنچ نہیں پاتے۔

میرے بھائی! آپ یہ نہ سمجھئے کہ میں آپ کے حالات سے پوری طرح واقف نہیں۔ میں نے عمر کا ایک طویل حصّہ آپ لوگوں کے درمیان گزارا ہے اور میں آپ کے جذبات واحساسات کو اچھی طرح محسوس کرسکتا ہوں۔ گویا میں آپ کے شعور اور لاشعور کے مابین حائل ایک باریک پردے سے جھانک رہا ہوں جہاں آپ نے جہاد کی محبت کو ایک ایسے اجنبی کی مانند بسا رکھا ہے، جو کسی ساتھی اور ہمسفر کی تلاش میں ہے۔

میری یہ پکار دراصل آپ کے اندر کی پکار ہے۔ آپ کے اپنے دل کی آواز ہے۔ میرے ان الفاظ کی سچّائی کی گواہی میرے جسم کے وہ ٹکڑے دیں گے جنہیں میں کل فضا میں بکھیرنے والا ہوں۔ اس امید کے ساتھ کہ ان کی بازگشت آپ کی سماعتوں سے ہمیشہ ٹکراتی رہے گی اور میری یہ صدا آپ کے ضمیر میں ایک بیج کا کردار ادا کرے گی۔ جسے اگر میرا خون سیراب کر پایا تو ہوسکتا ہے کہ یہ بیج پھوٹ پڑے اور آپ کی زندگی میں بھی جہاد کی بابرکت کھیتی لہلہانے لگے۔

اے کاش! ان لفظوں کے علاوہ بھی میرے اختیار میں کچھ ہوتا، تو میں بادِ نسیم کی مانند بے پنکھ پرندے کی طرح اڑ کر آپ تک آپہنچتا اور آپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اور کندھوں پر ہاتھ رکھ کے، جھنجھوڑتے ہوئے آپ کو رب تعالیٰ کا یہ فرمان سناتا کہ:

"إِلاَّ تَنفِرُواْ يُعَذِّبْكُمْ عَذَاباً أَلِيماً وَيَسْتَبْدِلْ قَوْماً غَيْرَكُمْ وَلاَ تَضُرُّوهُ شَيْئاً"

(التوبہ: ۳۹)

''اگر تم نہیں نکلو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا، اور تم اسے کچھ نقصان نہ دے سکو گے''

اے کاش! میرے پاس سر کے بالوں جتنی روحیں ہوتیں تو میں مساجد کے میناروں پہ چڑھ کر جمعہ کے روز یہ منادی کرتا کہ حي علیٰ الصلوٰۃ پر لبیک کہنے والو! کیا حي علیٰ الجهاد کو سرے سے بھولے بیٹھے ہو۔

آخر کب تک جہاد جاگتی آنکھوں دیکھا جانے والا خواب اور ہونٹوں کے درو دیوار میں قید محض ایک فکر اور خیال بنا رہے گا؟ کب تک یہ جذبہ مسلمانوں کے مصائب دیکھ کر آنسوؤں کی شکل میں بہتا رہے گا؟ یا جہادی ترانے سننے اور قصیدے پڑھنے کی حد تک محدود رہے گا؟ آخر کب تک جہاد صرف وقت گزاری کا ایک مشغلہ بنا رہے گا؟

ان بیانات اور اس دعوتی نشریات کے حوالے سے ہمیں صرف چند خوش ذوق ناظرین اور اپنے ساتھ لگاؤ رکھنے والے چند مفکرین کی تلاش نہیں! بلکہ ہم تو اپنے گرد وپیش میں خود آپ کو تلاش کر رہے ہیں۔ جی ہاں! آپ کو!!! اور جب تک ہم آپ کو پا نہیں لیتے، ہم اسی طرح آپ کو تلاش کرتے رہیں گے۔

ہم اپنی دعوت کے ذریعے آپ کے لیے تحریضی گھات لگائیں گے۔ اپنی نشریات کے ذریعے آپ کے لیے ترغیب کی سرنگیں بچھائیں گے۔ اس امید کے ساتھ کہ شاید کبھی اس کی کوئی چنگاری آپ کے ذہن کو منور کردے۔ آپ کو بھولا سبق یاد دلا دے، آپ کی روح میں فکر کی نئی جوت جگادے اور آپ کو فاتحین کے قافلے سے آملنے کا مشتاق بنادے۔ اگر ہمیں دشمن کو چھوڑ کر صرف آپ ہی کے ساتھ مشغول ہونا پڑا تو ہم ہو جائیں گے اور جب تک آپ ہم سے آنہیں ملتے، ہم آپ کی تلاش جاری رکھیں گے! کبھی کسی خوبصورت خواب کی مانند جو آپ کے دل کو لبھائے گا اور کبھی کسی خوفناک سائے کی مانند جو آپ کو ڈرائے گا، دھمکائے گا اور مجاہدین کا ساتھ نہ دینے کی خلش بن کر زندگی کو آپ کے لیے اور بھی دشوار بنادے گا۔

ہم آپ کو خفیہ پیغامات بھیجیں گے۔ ایسے پیغامات جنہیں صرف آپ ہی سمجھ سکیں گے۔ یہ پیغامات آپ کو اخبارات میں، جرائد میں، انٹرنیٹ پر غرض ہر جگہ ملیں گے۔ ہماری جو خبر بھی آپ پڑھیں گے وہ آپ کو اپنی ہی خبر لگے گی! ہمارے متعلّق ہر بحث آپ سے آپ کے

بیٹھ رہنے کا شکوہ کرتی دکھائی دے گی! ہر جملے میں آپ کو اپنا نام سنائی دے گا۔ ہر سطر اور ہر منظر میں آپ کو اپنا ہی عکس دکھائی دے گا۔ گویا آپ مجاہدین کے ہاں مطلوب ترین افراد کی فہرست میں شامل ہو چکے ہوں۔ آپ محسوس کریں گے کہ گویا مجاہدین کو پوری دنیا میں آپ کے سوا کسی سے کوئی غرض نہیں اور قتال پر اس تحریض کا ہدف' آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں، یہاں تک کہ آپ ہم سے آملیں۔

واضح آیات اور احادیث آپ کے کانوں میں گونجیں گی۔ سیرتِ صحابہ کی سطور میں گم ہو کر آپ اپنے تخیل میں سیدنا عمیر بن حمامؓ کو فلوجہ کے معرکے میں شہید ہوتے اور سیدنا انس بن نضرؓ کو خوست میں فدائی حملہ کرتے دیکھیں گے۔ اور جب تک آپ جہاد سے پیچھے بیٹھے رہیں گے آپ کو اپنی عادات وعبادات' کسی میں لذت محسوس نہ ہوگی۔ ہم آپ کو تلاش کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ آپ ہم سے آملیں۔

میرے عزیز بھائی! اس وقت اس امت کو طرح طرح کی آزمائشوں کا سامنا ہے اس پر مسلط طواغیت نے لوگوں کو راہِ حق سے ہٹا دیا ہے۔ سنت معدوم ہے اور بدعت پھیل چکی ہے، فطرتیں مسخ ہو چکی ہیں۔ جہاد فی سبیل اللہ عوام کی اکثریت کے نزدیک خودکشی اور جوئے کا مترادف بن چکا ہے۔ شیاطینِ جن وانس بندۂ مسلم کے رستے پر گھات لگائے بیٹھے ہیں اور قسم قسم کے وسوسوں کے ذریعے اسے صراطِ مستقیم سے ہٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ آپ کو سمجھائیں گے کہ اگر تم جہاد کے لیے نکلو گے تو تمہاری بیوی بیوہ ہو کر کسی اور کے نکاح میں چلی جائے گی! تمہارے بچے یتیم ہو جائیں گے! کبھی یہ وسوسہ ڈالیں گے کہ تم اپنی خوبصورت بیوی کو کس کے آسرے پر چھوڑے جا رہے ہو؟ تمہاری بیمار ماں کا کیا بنے گا؟ تمہارے چھوٹے سے بچے اور بوڑھے باپ کا کون خیال کرے گا؟ تم اپنی بہترین نوکری کو ٹھوکر مار کر اپنے ہنستے بستے گھر کو اجاڑنا چاہتے ہو؟ لیکن اگر آپ ان سے کہیں کہ میں گرمیوں کی چھٹیاں گزارنے یا کسی دنیاوی کورس میں شریک ہونے جا رہا ہوں تو ان سب کے چہرے کھل اٹھیں گے۔ مال، وقت، مشورہ، غرض ہر ممکن طریقے سے آپ کی مدد کریں گے۔ اور یہ خواہش کریں گے کہ خود بھی آپ کے ساتھ چلے جائیں...... سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ:

"لَوْ كَانَ عَرَضاً قَرِيْباً وَسَفَراً قَاصِداً لاَّتَّبَعُوكَ وَلَـكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ"
(التوبہ: ۴۲)

''اگر مالِ غنیمت ملنا آسان اور سفر ہلکا ہوتا تو تمہارے ساتھ شوق سے چل دیتے لیکن مسافت اُن کو دور نظر آئی''۔

دیکھنا میرے بھائی محتاط رہنا! گھر والوں اور دوستوں یاروں کی شکل میں موجود یہ دشمن کہیں تمہیں جہاد سے روک نہ دیں! بچنا ان کے دھوکے سے! بچنا ان کے فریب سے! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

"يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوّاً لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ"
(التغابن: ۱۴)

''اے ایمان والو بلا شبہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں تمہارے دشمن ہیں سو ان سے ہوشیار رہنا''۔

سوائے اللہ کے بندے! حق کو پہچاننے اور اس کی حلاوت دل میں محسوس کر لینے کے بعد دوسروں کی خواہشات کی پرواہ مت کرو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب جیسے نہ بننا جسے معلوم تھا کہ اس کا بھتیجا اللہ کا سچّا نبی ہے لیکن جب موت کا وقت آیا تو لوگوں کی خواہشات سے متاثر ہو کر آخری لمحے یہ کہہ کر جان دے دی کہ میں قریش کے آباؤ اجداد کے دین پر مرتا ہوں۔

اے جہاد کی دعوت سمجھ کر بیٹھ رہنے والے! جب تمہارے بسترِ مرگ پر وہ لوگ اکٹھے ہوں گے جو جہاد کو موت اور بیٹھ رہنے کو تحفظ کا ضامن قرار دیتے تھے تو ان میں تم سے سب سے زیادہ محبت کرنے والا بھی سوائے چند آنسو بہانے اور آہیں بھرنے کے کچھ نہ کر سکے گا۔ جبکہ دیگر لوگ تمہارے کفن دفن اور ہسپتال کے اخراجات کا بندوبست کرنے میں مصروف ہوں گے۔ موت کے یقینی آثار دیکھ کر، تمہاری میز پر پھولوں کا ایک گلدستہ رکھ کے، شفایابی کی چند جھوٹی تسلیاں لکھ کر چلتے بنیں گے۔ لیکن اُس وقت تمہیں میری یہ باتیں یاد آئیں گی مگر پھر ندامت کے سوا تمہارے ہاتھ میں کچھ نہ ہوگا۔ شہداء کے تصوراتی چہرے تمہیں دکھائی دینے لگیں گے، کبھی سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، کبھی سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ، کبھی عبداللہ عزام، کبھی ابومصعب الزرقاوی، کبھی ابو اللیث اللیبی اور کبھی ابو الجہاد المصری رحمہم اللہ...... پھر اپنی یہ زندگی تمہیں ایک سراب نظر آنے لگے گی اور تم سوچو گے کہ موت نے تمہیں ذرا مہلت نہیں دی۔ اُس وقت تمہیں احساس ہوگا کہ تم نے بڑے خسارے کا سودا کیا اور یہ جو تمہارے اردگرد جہاد کی راہ میں روڑے اٹکانے والے کھڑے ہیں۔ انہوں نے تمہیں دھوکے میں مبتلا کئے رکھا۔ پھر تمہیں اندازہ ہوگا کہ تمہارے اور اُن مجاہدین میں جن سے تم محبت کرتے ہو، جن کے راستے کو حق سمجھتے ہو، بہت فرق ہے کیونکہ اُنہوں نے اُس راہ میں جان دی جس سے اُنہیں محبت تھی اور تم نے اس راہ میں جان دی جس سے تمہارے گردوپیش کے لوگوں کو محبت تھی۔ **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ**

میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں۔ شاید یہ آپ کو جہاد کی طرف راغب کر سکے۔ یہ احمد نامی ایک غیر عرب شخص کا واقعہ ہے جو کہ کرسی سے اٹھنے سے بھی قاصر تھے۔ وہ دونوں ٹانگوں سے معذور تھے اور زمین پر اپنے ہاتھوں کے بل چلتے تھے لیکن خودداری کے وہ پیکر' پھر بھی جہاد کی خاطر ارضِ خراسان میں اپنے مجاہد بھائیوں سے آملے۔ جب وہ مجاہدین کے مرکز پہنچے تو انہوں نے امیرِ مرکز سے درخواست کی کہ وہ ان کا نام رات کے پہرے میں شامل کر لیں اور جب امیر نے اُن کی دل جوئی کے لیے اُن کا نام فہرست میں شامل کر لیا تو اِس خوشی میں کہ ان کی آنکھوں کو رات کے پہرے کا شرف نصیب ہوگا' وہ رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ اُس رات میرا بستر اُن کی کرسی کے بالکل ساتھ تھا اور مجھے ساری رات ان کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملتا رہا۔ پہرہ شروع ہونے سے لے کر فجر تک وہ پوری توجہ سے پہرہ بھی دیتے رہے اور اللہ کا ذکر کر کے روتے بھی رہے۔ مجھے ان پر بڑا رشک آیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنے اس بندے کو دونوں فضیلتوں سے نوازا ہے۔ یعنی ایک اللہ کی راہ میں پہرہ دینا اور

دوسرا اللہ تعالیٰ کی خشیت میں رونا۔

میرا اپنا حال یہ تھا کہ نیند کے غلبے کی وجہ سے کبھی سوتا کبھی جاگتا۔لیکن احمد مسلسل پہرہ دیتے رہے،دوسرے لوگ اپنی باری مکمل کر کے سو جاتے ،لیکن احمد اپنی جگہ قائم رہتے۔میں اپنے دل میں سوچتا رہا کہ بھلا ہمارے علاقوں کے لوگ عزیمت کی ان مثالوں سے کہاں واقف ہوں گے۔اُن کے گرد وپیش میں تو ہر وقت جہاد سے رکے رہنے اور دوسروں کو روکنے والوں کے جتھے منڈلاتے رہتے ہیں۔اللہ کی قسم! اگر جہاد فی سبیل اللہ میں ایسے لوگوں کی صحبت اور ہم نشینی کے سوا اور کچھ بھی نہ ہوتا......تو یہ بھی بہت تھا۔

میرے بھائیو جان رکھو! جب یقین اور ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور انسان صرف اپنے حواس ہی پر اعتماد کرنے لگتا ہے،تو وہ مادیت سے قریب اور ایمان بالغیب سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔پھر وہ دنیا کی زندگی پر مطمئن اور راضی ہو جاتا ہے جبکہ آخرت سے بیزار ہو کر اس کے ذکر سے بھی کتراتا ہے۔دنیا کی زندگی اس کے لیے اصل حقیقت جبکہ آخرت پر ایمان محض ایک واہمہ اور خیال بن جاتا ہے۔انسان کا عقیدہ راہِ حق سے ہٹ جاتا ہے اور وہ اپنے حواس خمسہ کا غلام بن جاتا ہے۔پھر وہ اسی پر ایمان رکھتا ہے جسے خود محسوس کر سکتا ہو جبکہ محسوسات پر مبنی زندگی کے علاوہ کسی اور زندگی کا تصور بھی کرنا اس کے لیے محال ٹھہرتا ہے۔

ایسے لوگوں کی مثال رحم مادر کے پردوں میں گم اس جنین کی سی ہے جو باہر کی زندگی سے بالکل ناواقف ہے۔جسے کچھ معلوم نہیں کہ اس کو کب اور کہاں جانا ہے،وہ اپنی ماں کے پیٹ میں کسی ارادے اور آزادی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔اس جنین کو باہر کی زندگی کا کچھ پتہ نہیں،اس کے حواس کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق زندگی اندھیروں میں گم،صرف ایک مجہول سی شے کا نام ہے۔فرض کیجیے کہ اگر اللہ تعالیٰ جنین کو عقل عطا کر دیں اور وہ اپنی کیفیات کو بیان کرنے کی قدرت حاصل کر لیں تو کیا وہ ولادت اور اس وقت پیش آنے والے مشکل مراحل کی مذمت میں کئی دیوان نہ بھر دیتے؟ وہ ولادت کے بعد ابتدائی شور شرابے کو موت سے تعبیر کرتے اور ان کی زبان میں اس مرحلے کے لیے وہی مثالیں دی جاتیں جو ہمارے ہاں موت کے لیے دی جاتی ہیں جبکہ اندھیروں میں قید اپنی بے بسی اور بے چارگی کی زندگی انہیں کون و مکان کی خوبصورت ترین شے نظر آتی اور ولادت اور اس کے مراحل سے وہ ہر ممکن طریقے سے بچنے کی کوشش کرتے۔کیونکہ ان کے حواس انہیں یہی کچھ بتاتے ہیں۔حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے،رحمِ مادر میں قرار پکڑنے والے ہر جنین کا اصل مقصد اس دنیا میں وارد ہو کر یہاں کی زندگی گزارنا ہے۔انسان کی زندگی تو شمار ہی اس کی ولادت کے بعد کی جاتی ہے اور کوئی انسان بھی رحمِ مادر میں دوبارہ جانے کی کبھی تمنا نہیں کرتا کیونکہ اب اس کے حواس دونوں مراحل سے گزر چکے ہیں۔

بندۂ مومن کے لیے' جسے یہ یقین ہو کہ دنیا ایک قید خانے کے سوا کچھ بھی نہیں' موت کی مثال ایسی ہی ہے۔ایک مجاہد کے لیے موت دراصل سعادتوں سے بھری' ایک اور زندگی کی شروعات کا نام ہے۔

یہ درست ہے کہ ہم نے کبھی کسی شہید کو دنیا میں واپس آ کر یہ بتلاتے نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا لیکن دراصل یہ اللہ تعالیٰ،اس کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہے' جو ہمیں موت کا عاشق بناتا ہے۔اللہ کی قسم! بندۂ مومن کے لیے یہ دنیا رحمِ مادر سے بھی زیادہ تنگ اور گھٹن والی جگہ ہے اور اُس کے لیے اس تنگی سے نجات حاصل کرنے کا سب سے آسان راستہ' شہادت فی سبیل اللہ ہے۔بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ولادت کے وقت پیش آنے والی مشکلات شہید کو موت کے وقت محسوس ہونے والی تکلیف سے کہیں بڑھ کر ہیں کیونکہ شہید کو تو موت کے وقت صرف ایک چیونٹی کے کاٹنے جیسی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

ایک مجاہد کے لیے موت تو ایسے ہی ہے' جیسے ایک ناقص زندگی سے ایک کامل زندگی کی جانب سفر......اگرچہ اس نے وہ زندگی پہلے کبھی نہیں دیکھی ......لیکن اسے اپنے ایمان کے سبب اس زندگی کی پہچان ضرور ہے......جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ" (سورہ محمد: آیت ۵)

"اور وہ اُنہیں اُس جنت میں داخل فرمائے گا جس کی وہ اُنہیں خوب پہچان کروا چکا ہے"۔

اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں،وہ مردہ نہیں! چاہے آپ اُنہیں منوں مٹی تلے دفن کر دیں۔اُن کے لیے رحمت اور مغفرت کی دعائیں کرتے ہوں،چاہے ان پر آنسو بہائیں اور ان کی تعزیت کے لیے محفلیں سجائیں۔لیکن وہ زندہ ہیں مگر آپ کو شعور نہیں۔وہ ایک ایسی زندگی کے مالک ہیں جو ظاہری حواس کی حدود سے بہت آگے کی زندگی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو اُس زندگی کی ایک جھلک ہی دکھلا دیں،تو ایسی موت کے طلب گاروں سے سارے معسکرات بھر جائیں۔وہ شہدا جن کے لیے آپ رحمت کی دعائیں کرتے ہیں،اگر اللہ تعالیٰ سبز پرندوں کے قالب میں موجود دو شہیدوں کا کوئی مکالمہ آپ کو سنوا دیں تو آپ کو معلوم ہو کہ دراصل وہ اللہ تعالیٰ سے آپ کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔

تردد کے شکار میرے بھائی! آپ کی مردانگی اور غیرت کے سامنے ایک سوالیہ نشان رکھتے ہوئے' میں آپ کو افغانستان کی سرزمین پر پیش آنے والا ایک واقعہ سناتا ہوں' جسے آپ صرف سنیے نہیں بلکہ تھوڑی دیر کے لیے آنکھیں بند کر کے اپنے تخیل کے پردے پر اس کی منظر کشی کیجیے!

ایک دن امریکیوں نے افغانستان کی ایک بستی پر طالبان کے دو بڑے رہنماؤں کے خلاف آپریشن کیا۔شدید مقابلے کے بعد دونوں جانثار شہید ہو گئے۔لیکن صلیب کے پجاریوں نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ اِس کے بعد اُن دونوں کی بیویوں کو ہیلی کاپٹر میں اٹھا کر لے گئے پھر جب ہیلی کاپٹر بلند ہوا تو اُن درندوں نے خواتین کے کپڑے نیچے پھینکنے شروع کر دیے تاکہ بستی والوں کو یہ دکھا سکیں کہ انہوں نے مجاہدین کی عزت و آبرو کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

میں جب بھی اِس واقعے کا تصور کرتا ہوں تو میرا کلیجہ پھٹنے لگتا ہے۔میرا دل چاہتا ہے کہ میرے پاس ہزاروں زندگیاں ہوں اور میں اِن سب کو یکے بعد دیگرے' اپنی اُن پاک

دامن، عفت مآب بہنوں کا بدلہ لینے کے لیے پیش کر دوں اور میرا دل چاہتا ہے کہ اُن علمائے سوء کو جو امریکہ کی صفوں میں شامل ہیں اور ابھی تک جہاد کے خلاف فتوے دیتے ہیں' ایک جگہ جمع کر کے ان سب کو زمین میں گاڑ دوں اور پھر مجاہدین کے یتیم بچے اور بیوہ عورتیں اُنہیں جوتے مار مار کر اِنہیں جوتوں کے نیچے زندہ دفن کر دیں!!!

لیکن ابھی اپنی آنکھیں مت کھو لیے گا! کیونکہ منظر ابھی ختم نہیں ہوا! ذرا ایک لمحے کے لیے یہ سوچیے...... کہ وہ دونوں خواتین آپ کی اپنی مائیں، بہنیں یا بیویاں ہیں۔ کیا آپ اس کا تصور بھی کر سکتے ہیں؟ کیا ایسا سوچنا بھی آپ کے لیے ممکن ہے؟ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو جان لیجیے کہ ارضِ افغانستان میں آپ کی پاک دامن مسلمان بہنوں کے ساتھ یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور پھر یہ تو ان بیسیوں واقعات میں سے ایک واقعہ ہے جنہیں نام نہاد 'آزاد میڈیا' نشر کرنے کی زحمت تک گوارا نہیں کرتا۔

مجھے اُن لوگوں پر حیرانی ہوتی ہے جو یہ سب کچھ سننے اور جاننے کے بعد بھی دنیا اور اس کی رنگینیوں کے اسیر بنے بیٹھے ہیں۔ گویا اُنہیں اِس سب کی کوئی پرواہ ہی نہیں، یہ کوئی ریڈ انڈینز کا تاریخی واقعہ نہیں، نہ ہی ویت نام جنگ کی کوئی کہانی ہے۔ بلکہ اے امتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ سب کچھ سرزمینِ اسلام میں ہو رہا ہے، وہ خواتین جن کا پردہ اتارا گیا اور جن کی آبرو کو داغ دار کیا گیا، وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں ہیں، وہ اُسی قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتی ہیں جس کی طرف ہم رخ کرتے ہیں، اُسی مہینے کے روزے رکھتی ہیں جس کے ہم رکھتے ہیں، اُسی بیت اللہ کا حج کرتی ہیں جس کا ہم حج کرتے ہیں۔ بھلا کیا خیر ہو گی آپ میں اگر آپ ان کی نصرت بھی نہ کر سکیں......اور یہ کیسی مردانگی ہے' جو اپنی بہنوں کا انتقام بھی نہ لے سکے؟

جہاد سے پیچھے بیٹھ رہنے والو! میں تمہیں مردوں کی شجاعت کے قصوں کی بجائے چند عورتوں کی دلیری کے واقعات سناتا ہوں تاکہ تم اپنی مردانگی کو جانچ سکو کہ آیا تم واقعی اُن جواں مردوں میں سے ہو جنہوں نے اللہ سے کیے اپنے عہد کو سچ کر دکھایا یا ایسے مردوں میں سے ہو جن کی مردانگی کی دلیل صرف ان کی جنم پرچی ہے؟

ایک مجاہدہ تفتیشی پوسٹ کے پاس پہنچی اور وہاں جا کر رونے لگی، جب اس کے رونے کی وجہ سے اس کے گرد فوجیوں کا ہجوم ہو گیا تو اس نے اپنی فدائی جیکٹ پھاڑ دی اور دشمن کو ٹکڑوں کو تقسیم کرتی ہوئی اپنے رب کی جنت کی جانب چل دی۔

ایک دوسری خاتون جو عمر میں بالکل بوڑھی تھیں...... ان کے گھر میں مہاجرین نے پناہ لی تو انہوں نے اپنی بندوق اٹھائی اور مجاہدین کے لیے پہرہ دینے لگیں۔ جب مجاہدین نے ان سے کہا کہ وہ ایسا نہ کریں بلکہ آرام کر لیں، تو وہ کہنے لگیں کہ: نہیں! اللہ کی قسم ہرگز نہیں! اگر دشمن آیا تو اس کے ساتھ سب سے پہلے میں لڑوں گی۔

ایک اور خاتون ایسی ہیں جنہوں نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ وہ بغیر کسی مہر کے ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنے کو تیار ہیں جو شہیدی حملہ کرنے میں ان کی مدد کرے۔

اور اس سے پہلے جو کچھ پاکستان میں مولانا عبدالرشید غازی رحمہ اللہ کی طالبات کے ساتھ ہوا، جنہوں نے عزیمت کا راستہ اختیار کرتے ہوئے' شریعت کی خاطر آخری دم تک گولیوں اور بارود کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مجھے ایک سچّے آدمی نے بتایا کہ مسجد کے صحن میں خون کی ایک نہر بہ رہی تھی۔ جس میں لوگ ہاتھ ڈالتے تھے تو ان معصوم بہنوں کی آنکھیں، ہڈیاں اور کٹے ہوئے اعضا ان کے ہاتھ میں آتے تھے۔ ہماری ماؤں' زینب، عائشہ، خدیجہ اور رقیہ (رضوان اللہ علیھن اجمعین) نے بھی اسلام کے لیے ایسی ہی عظیم قربانیاں دیں۔ اللہ ان سب سے راضی ہو!

لیکن اے جعفر! اے اسد! اے عاصم! اے خالد! سوال یہ ہے کہ تم نے اس دین کے لیے کیا کیا؟ اے قوتِ فیصلہ سے عاری لوگو! اے پس و پیش کے مارے لوگو! کل اپنے رب کو کیا جواب دو گے؟ جب تمہیں حشر کے دن اکٹھا کیا جائے گا۔ پھر کون سا عذر گھڑ کے لاؤ گے؟ اِن بہادر بہنوں نے تمہاری ساری حجتیں باطل کر دکھائی ہیں۔

میں اپنی گفتگو کا اختتام فضائلِ شہادت کے حوالے سے ایک حدیث مبارکہ پر کرتا ہوں، جو کہ اس موضوع سے متعلّق احادیث میں سے ایک جامع روایت ہے۔

"سیدنا عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: ایک صحابی نماز کے لیے آئے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز پڑھا رہے تھے۔ جب وہ صحابی صف کے پاس پہنچے تو انہوں نے دعا کی کہ: اے اللہ! آپ مجھے وہ افضل ترین شے عطا فرما دیں جو آپ اپنے صالح بندوں کو عطا فرماتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ: یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ تو انہوں نے کہا: میں تھا یا رسول اللہ! اس پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں تیرا گھوڑا مر جائے گا اور تو خود شہید ہو جائے گا"۔

اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! یعنی اس حدیث کے مطابق کسی شخص کا گھوڑا مر جانا اور خود اس کا اللہ کی راہ میں شہادت پا جانا' اللہ تعالیٰ کی جانب سے اُس کے نیک بندوں کو ملنے والا سب سے بڑا فضل اور احسان ہے۔

سوائے میرے بھائیو! اٹھو! اور اُس عبادت کی تیاری کرو جس کے جیسی اور کوئی عبادت نہیں۔ لپکو اُس موت کی جانب، جس کی تمنا خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ بھاگو اُس اعزاز و اکرام کی جانب جسے شہید دنیا سے جانے کے بعد بھی نہیں بھول پاتا۔ اور پھر سے اللہ کی راہ میں دسیوں مرتبہ قتل ہونے کی تمنا کرتا ہے۔ راستے میں حائل اِن دیواروں کو گرا دو! اِن بے معنی حدود کو پار کر جاؤ! خفیہ ایجنسیوں کے اس بودے حصار کو توڑ ڈالو! اور اُس جنت کی جانب بڑھو جس کا عرض آسمان و زمین جیسا ہے۔

تم میری یہ باتیں کبھی یاد کرو گے۔ اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

والسلام

آپ کا بھائی، ابودجانہ خراسانی

بمطابق: ۲۹ دسمبر 2009ء

☆☆☆☆☆

شیخ مصطفیٰ ابو یزید شہید رحمہ اللہ...... جنت الخلد کے نئے مکین!!!

سید کاشف علی

ان لوگوں کو مردہ خیال نہ کرو، جو اللہ کے راستے میں مارے گئے ہیں، بلکہ وہ زندہ ہیں۔انہیں ان کے رب کے ہاں رزق دیا جاتا ہے۔ جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا اس پر وہ خوش ہیں اور ان (مومنوں) کے بارے میں بھی خوشی محسوس کرتے ہیں جو ابھی تک ان سے نہیں ملے اور ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں کہ انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ اللہ کی نعمت اور اس کا فضل عطا ہونے پر خوشی محسوس کرتے ہیں اور بے شک اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے جنگ میں زخم لگنے کے بعد اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانا، ان میں سے جو لوگ نیکوکار اور پرہیزگار ہیں، ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔ انہی سے لوگوں نے کہا تھا کہ تمہارے خلاف ایک بڑی فوج جمع ہوئی ہے، پس تم ان سے ڈرو، تب اس بات نے ان کے ایمان میں اضافہ کر دیا اور انہوں نے کہا کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ (آل عمران ۱۶۹۔۱۷۳)

اور مؤمنوں نے جب لشکر دیکھے تو کہا یہ تو وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا تھا اور اس (چیز) نے ان کے ایمان اور فرمانبرداری کو اور زیادہ کر دیا۔ مؤمنوں میں سے کچھ لوگ وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا وہ سچ کر دکھایا، چنانچہ ان میں سے بعض نے اپنا عہد پورا کیا (شہادت پا گئے) اور ان میں سے بعض منتظر ہیں۔ اور انہوں نے (عہد میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔ (الاحزاب ۲۳، ۲۲)

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لوگوں میں سے بہترین زندگی اس شخص کی ہے، جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے، اس کی پشت پر سوار اڑا جا رہا ہو۔ جب بھی دشمن کی آواز سنتا ہے یا خوف محسوس کرتا ہے تو اپنی موت کی تلاش میں موت کے مقامات پر اڑ کر جا پہنچتا ہے'' (صحیح مسلم)۔

راہ عزیمت کے مسافر رضائے الٰہی کی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ اس راستے میں اٹھنے والا ان کا ہر قدم وحی کی روشنی سے محروم، انسانی عقل سے پروردہ ملحد اور مادیت پرستانہ نظریات کے کذب کو واضح کرتا ہے اور آیات ربانی کی حقانیت اور مبشراتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ ان افراد کا قافلہ ہے کہ جو تاریخ انسانی کے ہر دور میں نشان منزلِ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نور ہدایت سے تلاش کرتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور صحابہ کرامؓ کا اسوہ ان کی راہوں کا تعین کرتا ہے۔ یہی وہ بنیادیں ہیں جو راستے میں آنے والے حوادث اور آزمائشوں میں ان کو ثابت قدم اور رواں دواں رکھتی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو اپنے عمل سے، اپنے قول کو سچ ثابت کرتے ہیں اور تاریخ کے اندر اپنے دعوائے ایمانی کی گواہی اپنے خون سے رقم کرتے ہیں۔ شیخ عبداللہ عزامؒ شہیدؒ کے بقول: ''یہ لوگ انسانیت کا شرف ہیں۔ ان کی جستجو میں لگے رہو، ان کے ساتھ زندگی گزارو، ان کی قیادت اور راہ نمائی میں اپنا سفر طے کرو اور ان کی عطا کردہ روشنی میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی بندگی کرو''۔

اسی قافلے کے ایک عظیم مجاہد شیخ مصطفیٰ احمد محمد عثمان ابو یزیدؒ جو کہ مجاہدین کے ہاں شیخ سعید، شیخ عبدالسلام اور قاری سلطان کے نام سے معروف تھے۔ تقریباً ربع صدی (پچیس سال) سے زیادہ عرصہ تک ہجرت اور جہاد کی راہوں میں رضائے الٰہی کی جستجو کے بعد، مئی ۲۰۱۰ء کے آخری عشرے میں اپنا مقصودِ اصلی شہادت حاصل کر گئے۔ شیخ مصطفیٰ ابو یزیدؒ ۷ دسمبر ۱۹۵۵ء میں مصر میں پیدا ہوئے اور جوانی کے ابتدائی ایام میں ہی مصر کے حلقۂ جہاد کا حصّہ بن گئے۔ ۱۹۸۱ء میں انھیں انور سادات کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا اور تقریباً ۳ سال کا عرصہ انھوں نے قید میں گزارا۔ اس دوران وہ شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی جماعۃ الجہاد میں شامل ہو گئے۔ شیخ سعیدؒ مصر کی حکومت کو بہت سے مقدمات میں مطلوب تھے اور حکومت کی طرف سے آپ کو عمر قید اور پھانسی کی سزا بھی سنائی گئی۔ ۱۹۸۸ء میں شیخ نے مصر سے افغانستان کی طرف ہجرت کی اور تنظیم القاعدہ میں شمولیت اختیار کی۔ شیخ کا شمار القاعدہ کے بانی ارکان میں ہوتا ہے۔ ۱۹۹۱ء میں شیخ سعیدؒ، شیخ اسامہ حفظہ اللہ کے ہمراہ سوڈان چلے گئے۔ وہاں قیام کے دوران شیخ نے مجاہدین کے بیت المال کے ذمہ دار کی حیثیت سے اُسے مستحکم کیا اور مختلف محاذوں پر اموال کی ترسیل کا نظام مرتب کیا۔ ۱۹۹۶ء میں شیخ اسامہ حفظہ اللہ کے ساتھ دوبارہ افغانستان واپس آ گئے۔ شیخ سعیدؒ، شیخ اسامہ حفظہ اللہ کے قریبی ساتھی ہی نہیں بلکہ بلادِ خراسان میں تنظیم القاعدہ والجہاد کے امیر تھے۔

تنظیم القاعدہ میں شیخ اسامہ حفظہ اللہ کی نیابت کی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے امارتِ اسلامی افغانستان کے ذمہ داران خصوصاً امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے ساتھ شیخ سعیدؒ کا قریبی تعلّق تھا۔ اسی طرح مختلف خطوں میں برسرِ پیکار مجاہدین کے ساتھ بھی شیخ کا مستحکم رابطہ تھا۔ بالخصوص عراقی مجاہدین کے ساتھ شیخ مسلسل رابطے میں رہے اور دولۃ العراق الاسلامیہ کے قیام کے بعد، میڈیا سے بیت المال تک ہر حوالے سے دولۃ کو مستحکم کرنے کے لیے انہیں باقاعدہ راہ نمائی اور مشاورت فراہم کی۔ ۲۰۰۲ء میں امریکی حکومت نے شیخ سعیدؒ کا نام بھی کالعدم تنظیموں اور مطلوب افراد کی فہرست میں شامل کر دیا۔ شیخ ۲۰۰۸ء میں پہلی دفعہ السّحاب کے ایک ویڈیو انٹرویو میں منظر عام پر آئے۔

شیخ سعیدؒ مجاہدین کے حلقوں میں نہایت متّقی، بااعتماد، معتبر اور بارعب شخصیت کے حامل تھے اور بلادِ خراسان میں مصروفِ عمل مجاہدین؛ تحریک طالبان افغانستان، تحریک طالبان پاکستان، وزیرقبائل، اور بلادِ خراسان میں ترکستانی، ازبک، ترک غرض یہ کہ عرب و عجم کے مہاجرین کے تمام مجموعات آپ پر مکمل اعتماد کرتے تھے اور آپ کی رائے کا بہت

احترام کرتے تھے۔ شیخ سعیدؒ ہی کی سعی وکوشش شوریٰ اتحاد المجاہدین کی صورت میں رنگ لائی۔ جوکہ درحقیقت مجاہدین پر اُن کا بہت بڑا احسان ہے۔ جس کا بدلہ صرف اُن کا رب ہی دے سکتا ہے۔ اس اتحاد ویگانگت کے نتیجے میں خراسان کے تمام محاذوں پر مجاہدین کی کاروائیاں منظّم ہوگئیں، گزشتہ دوسالوں میں ان میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور کفار کی صفوں میں اس اتحاد کی بدولت ایسی کھلبلی مچی کہ وہ سٹپٹا کر رہ گئے۔

شیخ سعیدؒ نے مجاہدین کی تربیت اور تزکیہ نفس کے لیے مختلف اوقات میں انتہائی مؤثر مضامین لکھے جو مجاہدین خراسان کے عربی مجلّہ طلائع خراسان میں شائع ہوتے رہے، جن میں مجاہدین کو تعلّق باللہ، خشیت، اخلاص اور ایثار وقربانی جیسی صفات سے متصف ہونے کی ترغیب دی جاتی۔ اس کے علاوہ اُنہوں نے پوری امت کے زرخیز دماغوں اور ماہرین علوم وفنون (علما، اساتذہ، انجینئرز، ڈاکٹرز وغیرہ) کو ارضِ جہاد کی طرف ہجرت کی دعوت دی۔ اسی طرح اپنے بیانات کے ذریعے وقتاً فوقتاً پاکستان اور ہندوستان کے مسلمانوں کو فریضۂ جہاد کی ادائیگی پر ابھارا کہ ''اسلام کے دشمنوں کے خلاف جہاد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ آج یہود ونصاریٰ، مشرکین اور پاکستان کے جمہوریت پسند حکمران، یہ سب اسلام کے خلاف متحد ہوچکے ہیں۔ اس لیے ان سب کے خلاف جہاد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے''۔

شیخ سعیدؒ نے مجاہدین کی صفوں کو کفار کے مقابلے میں ترتیب دینے کے لیے جو کردار ادا کیا اُسی کی بدولت وہ کفار کی آنکھوں میں کھٹکنے والے کانٹا اور دل میں پیوست ہوجانے والے تیرِ قضا کی صورت اختیار کر گئے تھے۔ کفار اُن کی ہیبت وعظمت سے ہراساں بھی تھے اور اُنہیں شہید کرنے کے درپے بھی! اسی لیے متعدد بار دجالی میڈیا کے ذریعے اُن کی شہادت کا اعلان کیا گیا۔ ۱۳/اگست ۲۰۰۸ کو باجوڑ میں ہونے والے ڈرون میزائل حملے اُن کی شہادت کا واویلا کیا گیا۔ امریکی حکام اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھے کہ شیخ سعید القاعدہ قیادت میں تیسرے نمبر پر ہیں اور عملاً شیخ اسامہ کی نیابت کو سنبھالے ہوئے ہیں۔

۲۱، ۲۲ مئی ۲۰۱۰ کی درمیانی شب'' قائدین کے قائد، سرداروں کے سردار، معزز شیخ اور امت کے بطلِ عظیم، افغانستان میں تنظیم القاعدہ کے سپہ سالار، شیخ مصطفیٰ ابو یزید اپنی اہلیہ، تین بیٹیوں، ایک نواسی اور ارد گرد ہمسائے میں موجود دیگر عورتوں اور بچوں کے ہمراہ قافلۂ شہدا میں شامل ہوگئے''۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی شہادت کو قبول فرمائے (آمین)۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے شیخ کو اپنے اہل خانہ کے ہمراہ ایسی عظیم شہادت نصیب فرمائی کہ جو امت کے شیوخ اور امت کے نوجوانوں کے لیے یکساں طور پر مشعلِ راہ ہے۔

اگر چہ شیخ کی شہادت مجاہدین کے لیے ایک بہت بڑا نقصان ہے لیکن اس کے باوجود اس میں کفار کے لیے ان شاء اللہ خوشی کا کوئی مقام نہیں ہے۔ جیسا کہ اپنے ایک تبصرے میں ایک پاکستانی کالم نگار نے لکھا'' اگر چہ شیخ کی شہادت امریکہ کے لیے ایک بہت بڑا ہدف ہوسکتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے مجاہدین کے مورال اور کاروائیوں میں کسی قسم کا تعطل یا کمی کی کوئی توقع نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پچھلے سالوں میں اپنی قیادت کی ایک پوری نسل تیار کر چکے ہیں اور اپنے سارے تجربات اس نسل کو منتقل کر چکے ہیں''۔

ان شاء اللہ شیخ کی شہادت ان کے جانشین مجاہدین کے شوق شہادت کو اور بھی بڑھائے گی اور انہیں کفر پر اور بھی غضبناک کرنے کا باعث کرے گی''۔

''اور کوئی نفس اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا، اس نے موت کا وقت لکھا ہوا ہے۔ اور جو کوئی دنیا کا بدلہ چاہتا ہو تو ہم اسے اس میں سے عطا کر دیتے ہیں اور جو کوئی آخرت کا بدلہ چاہتا ہو تو ہم اسے اس میں سے عطا کر دیتے ہیں۔ اور ہم شکر ادا کرنے والوں کو اچھی جزا دینگے۔ اور کتنے ہی نبی گزرے ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا، انہیں اللہ کی راہ میں جو تکلیفیں پہنچیں، اس پر انہوں نے ہمت نہ ہاری اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ وہ (کافروں سے) دبے اور اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اور ان کا کہنا یہی تھا کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کاموں میں ہم سے جو زیادتیاں ہوئیں وہ معاف کر دے اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ چنانچہ اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی عطا کیا اور آخرت میں بہت اچھا ثواب دیا اور اللہ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے''۔ (آل عمران۔)

☆☆☆☆☆

شیخ ابو محمد مقدسی کے فرزند کی شہادت

۲۲ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ بروز ہفتہ عراق کے شہر موصل کے مضافات میں شیخ ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ کے لختِ جگر عمر بن ابو محمد المقدسی اپنے تین ساتھیوں سمیت شہید ہوگئے۔ اللہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے۔ آمین

شیخ ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ عصر حاضر کے علمائے جہاد میں ایک اہم نام ہیں، آپ اردن سے تعلّق رکھتے ہیں۔ اوائل شباب میں ہی سرزمین جہاد افغانستان کا رخ کیا اور سرخ ریچھ روس کا مقابلہ کرنے والے مجاہدین کے شانہ بشانہ محاذوں پر دادِ شجاعت دیتے ہیں۔ روس کی افغانستان سے پسپائی کے بعد آپ اردن واپس تشریف لے گئے اور تحریض جہاد کا فریضہ ادا کرنے میں جُت گئے۔ اِس اہم ترین فریضہ کی ادائیگی کی پاداش میں آپ کو متعدد بار قید وبند کی صعوبتوں سے گزرنا پڑا اور اردن میں سجونِ طواغیت کے در اس مردِ مجاہد کے لیے مسلسل وا ہوتے رہے، اس وقت بھی آپ نظر بندی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

شیخ المقدسی نے اپنے جگر گوشہ کو راہ خدا میں پیش کر کے ثابت کیا کہ قائدین جہاد جنتوں کا سودا چکانے کے لیے کسی بھی قسم کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ حقیقت یہی ہے کہ آج قائدین جہاد اپنا اور اپنی آل اولاد کا خون اسلام کی عزت و سرفرازی کے لیے بہا رہے ہیں۔ یہی جوہری فرق ہے کفار اور اُن کے حواریوں اور مجاہدین کے درمیان!!! کفار ومرتدین کے قائدین کرائے کے فوجیوں کو میدان میں مجاہدین کے مقابل اتار کر مرواتے ہیں اور خود عیش وعشرت کی زندگیاں گزارتے ہیں جبکہ مجاہدین اسلام اپنی جانوں اور اولادوں تک کو وار کر دین کی سربلندی اور اسلام کی عزت وعظمت کے دورِ تاباں کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

شریعت یا شہادت

شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کا لال مسجد شہادت کے بعد پیغام

یقیناً تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں،اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کے شرور سے اور اپنے اعمال کے برے نتائج سے۔جسے اللہ ہدایت دے اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دے تو اسے راہ دکھلانے والا کوئی نہیں۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔وہ تنہا ہے،کوئی اس کا شریک نہیں۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

امابعد،

پاکستان میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیوں کے نام:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اے نبی! جہاد کیجیے کافروں اور منافقوں کے خلاف اور ان پر سختی کیجیے۔اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔'' (التوبۃ:۷۳)

اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

''جو مسلمان بھی کسی ایسے موقع پر دوسرے مسلمان کا ساتھ چھوڑے جہاں اس کی عزت گھٹائی جا رہی ہو اور اس کی حرمت پامال کی جا رہی ہو،تو اللہ تعالیٰ ضرور ایسے موقع پر اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں جہاں وہ چاہ رہا ہوتا ہے کہ اللہ اس کی مدد کریں۔اور جو مسلمان بھی کسی ایسے موقع پر دوسرے مسلمان کی مدد کرے جہاں اس کی عزت گھٹائی جا رہی ہو اور اس کی حرمت پامال کی جا رہی ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور ایسے موقع پر اس کی مدد فرماتے ہیں جہاں وہ چاہ رہا ہوتا ہے کہ اللہ اس کی مدد کریں۔'' (أبو داؤد: كتاب الأدب ،باب من رد عن مسلم غيبة)

پرویز کا شہرِ اسلام،اسلام آباد میں واقع لال مسجد پر حملہ اتنا ہی اندوہ ناک واقعہ ہے جتنا اندوہ ناک ہندوؤں کا بابری مسجد پر حملہ اور اس کو مسمار کرنے کا جرم تھا۔یہ واقعہ بہت سی اہم اور خطرناک باتوں پر دلالت کرتا ہے،جن میں سے اہم ترین امور یہ ہیں:

سب سے پہلی بات جو اس واقعے سے صاف ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ پرویز اب بھی پورے شدّومدّ سے امریکہ سے دوستی،امریکہ کی کامل فرمانبرداری اور مسلمانوں کے خلاف امریکہ کی نصرت کرنے کے رستے پر قائم ہے۔اور یہ فعل اسلام کے دائرے سے خارج کرنے والے ان دس نواقض میں سے ایک ہے جو کہ علمائے دین کے یہاں معروف ہیں۔اور ایسے حاکم کے خلاف مسلح خروج کرنا اور اسے ہٹانا واجب ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو اپنا ساتھی نہ بناؤ،یہ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔اور تم میں سے جو شخص بھی ان کو اپنا ساتھی بنائے وہ انہی میں سے ہے۔بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتے۔'' (المائدۃ:۵۱)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ ''تم میں سے جو شخص بھی ان (کافروں) کو اپنا ساتھی بنائے گا وہ انہی میں سے ہے'' یہ معنی رکھتا ہے کہ کافروں کا ساتھ دینے والا کفر میں بھی ان کے ساتھ شریک ہے،جیسا کہ اہلِ تفسیر نے اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے۔یہی وہ حکمِ شرعی ہے جس کا فتویٰ مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دیا تھا اور (گیارہ ستمبر کو) نیویارک پر ہونے والے مبارک حملوں کے بعد جاری کردہ اپنے مشہور فتوے میں اس مسئلے کو خصوصیّت سے اجاگر کیا تھا۔آپؒ اس فتوے میں لکھتے ہیں کہ:

''اگر ایک اسلامی ملک کا حاکم بلادِ اسلامیہ پر حملے میں کسی کافر ملک کی مدد کرے تو شریعت کی رو سے مسلمانوں پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اسے حکومت سے بزور ہٹائیں اور اسے شرعاً اسلام اور مسلمانوں کا غدار گردانیں۔''

پس اے اسلامیانِ پاکستان!

بلاشبہ مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کاندھے پر موجود بھاری ذمہ داری کا حق ادا کر دیا تھا۔آپؒ نے ڈنکے کی چوٹ پر کلمۂ حق کہا اور مخلوق کی ناراضگی کی کچھ پرواہ نہ کی،اور اپنی جان و مال کو خطرے میں ڈالتے ہوئے پرویز کے بارے میں اللہ کا حکم پوری وضاحت سے بیان کر ڈالا کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کا غدار ہے اور اسے ہٹانا واجب ہے۔یہی وہ فتویٰ ہے جس نے پرویز اور اس کے امریکی آقاؤں کو غصہ دلایا،اور میرے خیال میں مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قاتل بھی ان کے سوا کوئی نہیں۔مفتی نظام الدین شامزئی اپنا فرض ادا کر کے چلے گئے اور بہت سے علمائے سوء کے رویے کے برعکس حق بات کو باطل سے نہیں بدلا۔لیکن ہمارے حصّے کا فرض اب بھی ہم پر باقی ہے۔اس فرض کی ادائیگی میں پہلے ہی ہم سے بہت تاخیر ہو چکی ہے کیونکہ یہ فتویٰ صادر ہوئے تو اب چھ سال گزر چکے ہیں۔پس ہمیں چاہیے کہ اب ہم اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں،امید ہے کہ یوں اللہ میری اور آپ کی تقصیر معاف فرما دیں گے۔

دوسری اہم بات جو لال مسجد کے واقعے سے پتہ چلتی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت کا مولانا عبدالعزیز کو ذرائع ابلاغ پر عورتوں کے لباس میں پیش کرنا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ پرویز اور اس کی حکومت اسلام اور مخلص علمائے اسلام کے لیے کس قدر بغض و نفرت رکھتے ہیں،اور کس طرح وہ ان کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں۔اور بلاشبہ یہ بغض و نفرت رکھنا اور یہ استہزا کرنا کفرِ اکبر ہے اور ان کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اور اگر تم ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو تو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے۔کہو کہ کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناؤ،تم ایمان لانے کے بعد کفر کر چکے ہو۔اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کر دیں تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے کیونکہ اصل میں وہی مجرم تھے۔'' (التوبۃ:۶۵،۶۶)

اگر آپ چاہیں تو تفسیر ابنِ کثیرؒ میں ان آیات کی تشریح خود پڑھ کر دیکھ لیجیے۔

تیسری اہم بات یہ ہے کہ ایسے ہی نازک واقعات لوگوں میں تمیز کرنے کا ذریعہ بنتے

ہیں۔رحمان کے ساتھی اور شیطان کے ساتھی چھٹ کر علیحدہ ہو جاتے ہیں۔پس وہ حقیقی علمائے دین جو اولیائے رحمان ہوتے ہیں ایسے مواقع پر بھی کھل کر حق بات کہتے ہیں۔اور اگر کسی وجہ سے بے بس ہو جائیں یا کمزور پڑ جائیں تو خاموش ہو جاتے ہیں،لیکن کسی ایک بھی قول یا عمل سے باطل کا ساتھ دینے پر تیار نہیں ہوتے۔لیکن جہاں تک اولیائے شیطان کا تعلّق ہے تو پاکستان کی فوج اور خفیہ ایجنسیاں انہیں کھینچ کر قولِ باطل کہنے اور اہلِ باطل کی نصرت کرنے کی راہ پر لے آتی ہیں۔پس ان میں سے کوئی تو پرویز اور اس کی فوج کے ساتھ اتحاد و یکجہتی کی دعوت دیتا ہے،کوئی طاغوتی افواج کے خلاف فدائی حملوں کو حرام قرار دیتا ہے اور کوئی براہِ راست مجاہدین پر حملہ آور ہوتے ہوئے ان پر طعن و تشنیع کرتا ہے،اور بلاشبہ یہ منافقین کا ساطرزِ عمل ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''یہ تمہارے بارے میں بخل کرتے ہیں۔پھر جب خوف و دہشت (کا وقت) آتا ہے تو تم ان کو دیکھو گے کہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں (اور) ان کی آنکھیں اس طرح گھوم رہی ہیں جیسے کسی کو موت سے غشی آ رہی ہو۔پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو تیز زبانوں کے ساتھ تمہارے بارے میں طعن و تشنیع کرنے لگتے ہیں اور یہ مال کے بڑے ہی حریص ہیں۔یہ لوگ (حقیقت میں) ایمان لائے ہی نہ تھے تو اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیے۔اور یہ اللہ کے لیے نہایت آسان تھا۔''(الأحزاب: ۱۹)

پس جو کوئی بھی ہمارے امام، مولانا عبدالرشید غازیؒ کی نصرت سے ہاتھ کھینچ کر بیٹھا رہا تو اس کا شمار اللہ کے یہاں بھی ''قاعدین'' (بیٹھے رہنے والوں) ہی میں ہو گا۔اور جو کوئی اس سے بھی آگے بڑھا اور پرویز کا ساتھ دیتے ہوئے اس نے آپؒ کی مخالفت کی، یہ دعویٰ کیا کہ اسلام ایسے قتال کا قائل ہی نہیں، قتال فی سبیل اللہ کی مذمت کرتے ہوئے اسے دہشت گردی قرار دیا اور یہ کہا کہ اصل رستہ تو پر امن مظاہرات اور جمہوری ذرائع کو اختیار کرنے کا رستہ ہے تو ایسا شخص یقیناً گمراہ ہے اور درحقیقت اس نے منافقین کا رستہ اختیار کیا ہے۔

جس طرح آج سے تقریباً دو دہائیاں قبل پاکستان کی سرزمین نے ائمہ اسلام میں سے ایک عظیم امام، بطلِ جہاد امام عبداللہ عزام رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت دیکھی تھی اور یہاں کی مٹی ان کے پاکیزہ خون سے سیراب ہوئی تھی، اسی طرح آج ایک مرتبہ پھر ہمیں اسی سرزمین پر ایک اور عظیم امام دیکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے، جو محض اہلِ پاکستان ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری امتِ مسلمہ کے لیے ایک امام کی حیثیت رکھتے ہیں۔یہ امام مولانا عبدالرشید غازی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔آپؒ نے، آپؒ کے ساتھیوں اور طلباء نے اور جامعہ حفصہ کی طالبات نے شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ کا مطالبہ کیا کیونکہ ہماری تخلیق کا مقصد ہی یہ ہے کہ ہم اللہ کے عطا کردہ دین اسلام کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔پس یہ سب لوگ درحقیقت اسی عظیم مقصد کی خاطر قتل ہوئے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''
(الذاریات:۵۶)

پس انہوں نے اپنی سب سے قیمتی متاع اس راہ میں لٹا دی اور اپنا دین بچانے کی خاطر اپنی جانیں قربان کر ڈالیں۔میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان سب کی شہادتیں قبول فرمائے!

بلاشبہ لال مسجد کے ان شہدا کو بد عہدی اور خیانت سے قتل کیا گیا۔مرتد و کافر پرویز اور اس کے ساتھیوں نے ان شہدا کے لہو سے ہاتھ رنگے، حالانکہ ان کا دعویٰ تھا کہ اس فوج کا مقصد تو کافروں کے مقابلے میں مسلمانوں کی حفاظت کرنا ہے۔لیکن یہاں تو اس کے بالکل برعکس اسی فوج نے مسلمانوں کے قتلِ عام میں کفار کے مددگار اور آلہء کار کا کردار ادا کیا۔اسی پرویز نے مسئلہء کشمیر کو دریا برد کر دیا اور ہندوؤں اور عیسائیوں کو راضی کرنے کے لیے آزادیٔ کشمیر کی خاطر لڑنے والے مقاتلین پر ہر طرح کی پابندیاں لگا دیں۔پھر اسی پرویز نے اپنے فوجی اور ہوائی اڈے امریکہ کے لیے کھول دیے تاکہ وہ افغانستان کے مسلمانوں پر حملہ آور ہو سکے۔پھر یہ سب کچھ بھی آپ لوگوں نے دیکھا کہ اس فوج نے اہلِ سوات پر چڑھائی کی کیونکہ وہ نفاذِ شریعت کا مطالبہ کر رہے تھے۔پھر اسی طرح یہ فوج وزیرستان پر بھی حملہ آور ہوئی۔اور یہ عظیم غداری تو اس کے علاوہ ہے کہ اسی فوج نے عرب مجاہدین کو، صحابہ رضوان اللہ علیہم کی اولادوں کو، پکڑ پکڑ کر عالمی کفر کے سردار امریکہ کے حوالے کیا۔

چنانچہ پرویز، اس کے وزرا، اس کی افواج اور وہ تمام لوگ جنہوں نے ان کی مدد کی، مسلمانوں کا خون بہانے میں باہم شریک ہیں۔پس جس نے جانتے بوجھتے اور پوری رضامندی کے ساتھ پرویز کی مدد کی تو وہ بھی پرویز کی طرح کافر ہے۔اور جس نے جانتے بوجھتے مگر جبر و اکراہ کے تحت اس کی مدد کی تو یہ جبر و اکراہ شرعاً کوئی عذر نہیں بن سکتا، کیونکہ جس شخص کو قتل پر مجبور کیا جا رہا ہو اس کی جان مقتول کی جان سے زیادہ قیمتی نہیں ہوتی (کہ وہ اپنی جان بچانے کی خاطر دوسرے مسلمان کی جان لے لے)۔رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

''اگر آسمان و زمین کے تمام لوگ ایک مومن کے خون میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اوندھے منہ جہنّم میں ڈال دیں گے۔''(ترمذي، كتاب الديّات عن رسول الله صلىٰ الله عليه وسلم، باب الحكم في الدماء)

میں پاکستانی فوج کے نمازی فوجیوں سے بھی یہی کہتا ہوں کہ تم پر لازم ہے کہ تم اپنی نوکریوں سے استعفے دو، اور پھر سے اسلام میں داخل ہو اور پرویز اور اس کے شرک سے برأت کا اعلان کرو۔

اس راہ میں مسلمانوں کو دین کی حفاظت کی خاطر اپنا خون تو پیش کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس دین کی حفاظت کی خاطر جو ہم تک بھی تبھی پہنچ پایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت شہید ہوئے، آپ کا سر زخمی ہوا اور آپ کا چہرہ مبارک خون سے تر ہو گیا۔اور دنیا کے بہترین لوگوں، یعنی حضرت حمزہؓ، حضرت مصعبؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم جیسوں کے لہو بہے۔پس یہی اصل رستہ ہے سو اسی کی پیروی کرو۔

عین ممکن ہے کہ بعض منافقین، مثلاً علمائے سوء وغیرہ یہ بات کہیں کہ اسلام تو ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ہم سب......یعنی عوام، فوج اور حکومت...... باہم مل جل کر رہیں تا کہ یکجان ہو کر بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کیا جا سکے اور فتنہ وفساد سے بچا جا سکے۔ میں اس کے جواب میں یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی بھی یہ بات کرے وہ درحقیقت اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ یہ حکومت اور فوج تو خود امت کے دشمن بن چکے ہیں اور ان کی حیثیت محض کفار کے ہاتھوں میں موجود اسلحے کی سی ہے جس کا رخ ہمیشہ مسلمانوں ہی کی طرف ہوتا ہے۔ یہ زندگی کے تمام معاملات میں دینِ اسلام کی طرف رجوع کرنے سے انکاری ہیں، خواہ سیاست ہو یا اقتصادیات، معاشرت ہو یا کوئی بھی دیگر شعبۂ حیات۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اور ان جیسے دیگر دشمنوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا ہے، نہ کہ ان کے ساتھ اکٹھے ہونے اور انہی سے چمٹے رہنے کا، جیسا کہ ان منافقین کا دعویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورے کا پورا اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔'' (الأنفال: ۳۹)

پس اگر دین کچھ تو اللہ کے لیے ہو اور کچھ غیر اللہ کے لیے، تو قتال واجب ہو جاتا ہے تا آنکہ پورے کا پورا دین اللہ ہی کے لیے خالص ہو جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے افغان مجاہدین کے ساتھ مل کر (پہلے افغان جہاد میں) روس کے خلاف لڑے تھے۔ اس وقت افغانی فوج کی حیثیت بھی بس کفار کے ہاتھوں میں موجود اسلحے کی سی تھی جو صرف ہمارے خلاف ہی استعمال ہوتا تھا۔ وہ افغانی فوجی بھی نمازیں پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے۔ لیکن عالمِ اسلام کے کبار علما نے اس وقت اس افغان فوج کے خلاف جنگ کرنے کا فتویٰ دیا تھا، اور یہ فتویٰ دینے والوں میں پاکستان کے علما بھی شامل تھے۔ پھر روس کے نکلنے کے بعد پاکستان کے علما نے شمالی اتحاد کے خلاف جنگ میں بھی طالبان کی تائید کی تھی، حالانکہ شمالی اتحاد والے بھی نمازیں پڑھتے تھے اور روزے رکھتے تھے۔ تو کیا پرویز وافواجِ پرویز اور احمد شاہ مسعود، ربانی اور سیاف وغیرہ کی افواج کے مابین کوئی فرق ہے؟ یقیناً کوئی فرق نہیں! ان میں سے ہر ایک نے صلیبیوں کی طرف سے اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف لڑنے کی خدمت اپنے ذمے لی ہے۔ پس جو لوگ پرویز اور اس کی افواج کے خلاف لڑنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں اور ایک حکمِ عام سے انہیں مستثنیٰ قرار دیتے ہیں، دراصل ان کے دلوں میں مرض ہے اور انہوں نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دے ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''کیا تمہارے کفار ان لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لیے (پہلی) کتابوں میں کوئی معافی لکھ دی گئی ہے؟'' (القمر: ۴۳)

میں پرویز اور اس کی فوج سے کہتا ہوں کہ تمہارا بھانڈا پھوٹ گیا ہے اور پوری امت، بالخصوص اہلِ پاکستان سے تمہاری غداریوں کا حال بھی کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ اب یہ لوگ تمہاری عسکری نمائشوں کے اس دھوکے میں نہیں آنے والے کہ تم ہر مرتبہ اپنے ہی لوگوں پر مصائب ڈھانے، بالخصوص اپنے ہی سرحدی علاقوں میں مسلمانوں کا قتلِ عام کرنے کے بعد توجہ بٹانے کے لیے کسی نئے میزائل کا تجربہ کر لیتے ہو۔ بالکل اسی طرح جیسے تم نے لال مسجد میں قتلِ عام کرنے کے بعد ایک نئے میزائل کا تجربہ کیا۔ آخر امت کو تمہارے اس اسلحے کا کیا فائدہ ہے؟ تمہارے ان تجربات، حتیٰ کہ تمہارے ایٹم بم کا بھی اسلام کو کیا فائدہ ہے؟ اس سارے اسلحے کے باوجود جب امریکی وزیرِ خارجہ پاول تمہارے پاس آیا تو تم لوگوں نے بالکل بزدلی کا مظاہرہ کیا، اس کے سامنے رکوع میں چلے گئے اور ذلیل غلاموں کی طرح اس کے سامنے بچھ کر سرزمینِ اسلام پاکستان کی فضائیں، زمین اور پانی، سب صلیبی امریکی افواج کے لیے کھول دیے، تا کہ یہ صلیبی لشکر پہلے افغانستان اور پھر وزیرستان میں بسنے والے مسلمانوں کو قتل کر سکے۔ پس بربادی ہو تمہارے لیے! اور تُف ہو تم پر!

کیا عام مسلمانوں پر شیر بن کر حملہ آور ہوتے ہو؟

اور دشمن کو دیکھ کر خرگوش اور شتر مرغ بن جاتے ہو؟

اور (اے پرویز!) تُو بھی یاد رکھ کہ تیرا مکہ مکرمہ جانا اور بیت اللہ کا طواف کرنا بھی تیرے کسی کام نہ آئے گا جب تک تُو کفر پر قائم ہے اور اسلام و اہلِ اسلام کے خلاف مصروفِ جنگ ہے۔ اگر کفر کے ساتھ کعبہ جانے سے کسی کو نفع پہنچتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب کو تو ضرور ہی پہنچتا!

اسی طرح ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ پرویز کے خلاف مسلح خروج خونریزی کا سبب بنے گا۔ میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ اگر تو مرتد حاکم کے خلاف قتال کا حکم انسانوں ہی میں سے کسی شخص نے دیا ہوتا تو پھر تو اس مسئلے میں عقل لڑانا، اپنی آرا پیش کرنا اور اس بارے میں بحث مباحثہ کرنا جائز ہوتا کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ لیکن اب، جب کہ آپ جانتے ہیں کہ مرتد حاکم کے خلاف قتال کا حکم اللہ تعالیٰ کی شریعت کا عطا کردہ حکم ہے، تو ایسے میں کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بالمقابل اپنی رائے لائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

''اور کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں، اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔'' (الأحزاب: ۳۶)

پس جب بھی استطاعت پائی جائے، مرتد حاکم کے خلاف خروج کرنا واجب ہو جاتا ہے، اور آج عملاً یہی معاملہ ہے (یعنی مطلوبہ استطاعت موجود ہے)۔ اور جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ خروج کے لیے درکار قوت ابھی تک فراہم نہیں ہوئی، تو اس پر یہ بات واجب ہے کہ وہ تیاری مکمل کرے اور جیسے ہی مطلوبہ قوت جمع ہو جائے مزید ٹال مٹول کیے بغیر پرویز اور اس کی افواج کے خلاف مسلح خروج کرے۔

پرویز، بلکہ مسلمانوں پر مسلط بیشتر حکمران چھلانگ لگا کر کرسیٔ اقتدار پر قابض ہو گئے ہیں اور اسلحے کے زور سے ہم پر غیر الٰہی قوانین کے مطابق حکومت کر رہے ہیں۔ پس یہ معاملہ انتخابات، مظاہرات اور چیخنے چلانے سے واپس جگہ پر نہیں آئے گا۔ چنانچہ ان شرکیہ انتخابات اور ان بے مقصد راستوں سے بچو، کیونکہ لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے، اور کافروں کا زور توڑنے کی واحد راہ قتال فی سبیل اللہ اور دیگر مسلمانوں کو اس پر ابھارنا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''پس تم اللہ کی راہ میں لڑو۔ تم اپنی ذات کے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں۔ اور دیگر مومنوں کو بھی ابھارو۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کے زور کو توڑ دے گا اور اللہ زورِ جنگ میں بہت شدید ہے اور سزا کے لحاظ سے بھی بہت سخت ہے۔'' (النساء: ۸۴)

قتال فی سبیل اللہ ایک عبادت ہے اور اس عبادت کی بنیاد ہی جانیں قربان کرنے پر کھڑی ہے۔ اس راہ میں مسلمانوں کو دین کی حفاظت کی خاطر اپنا خون تو پیش کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس دین کی حفاظت کی خاطر جو ہم تک بھی تبھی پہنچ پایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت شہید ہوئے، آپ کا سر زخمی ہوا اور آپ کا چہرہ مبارک خون سے تر ہو گیا۔ اور دنیا کے بہترین لوگوں، یعنی حضرت حمزہؓ، حضرت مصعبؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم جیسوں کے لہو بہے۔ پس یہی اصل رستہ ہے سو اسی کی پیروی کرو۔

لوگ فتح کا رستہ بھول گئے ہیں

اور یہ سمجھنے لگے ہیں کہ یہ بہت راحت و آسانی سے مل جاتی ہے

اور خون بہے بغیر ہی حاصل ہو جاتی ہے

آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا جہاد آج کہاں چلا

الغرض، میری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ پرویز، اس کی حکومت، اس کی فوج اور اس کے تمام معاونین کو ہٹانے کی خاطر جہاد و قتال کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ ان پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ ایک امیر المؤمنین پر متفق ہو کر اس کی بیعت کریں جو پرویزی نظام کے خود ساختہ شرکیہ دستور کی بجائے اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کا اہتمام کرے۔ نیز یہ امر بھی ذہن نشین رہے کہ یہاں بسنے والے مسلمان کبھی بھی پرویز اور اس کے شرکیہ قوانین کی غلامی سے آزاد نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ ان علمائے سوء اور قائدین کے اثر سے آزاد نہ ہو جائیں جو اسلام کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کرتے ہیں، حالانکہ وہی درحقیقت پرویز، اس کی حکومت اور اس کی افواج کے دفاع کا خطِ اوّل ہیں۔ آپ حضرات پہلے بھی اپنی آنکھوں سے ان لوگوں کے مؤقف کا مشاہدہ کر چکے ہیں جب یہ کفر کے نرغے میں پھنسے ہوئے افغانی مسلمانوں کی نصرت کے لیے تو نہ اٹھے، لیکن ان فوجی مراکز اور ہوائی اڈوں کا محاصرہ ختم کرانے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے جو پرویز نے امریکہ کو دیے تھے، اور انہی ہوائی اڈوں سے امریکہ کے جنگی جہاز روزانہ اڑتے تھے اور ہم پر تورا بورا، کابل، قندھار، پکتیا اور ننگرھار وغیرہ میں بمباری کیا کرتے تھے۔ اور آپ کی معلومات کے لیے یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ پرویز نے لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر حملے کی جرأت بھی تبھی کی تھی جب اس کو یہ اطمینان ہو چکا تھا کہ بیشتر علماء اور دینی جماعتوں کے قائدین اس شرعی جہاد کو چھوڑ چکے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حق واضح کرنے کے لیے اپنی شریعت کا حصّہ بنایا اور جس کا علم سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بلند فرمایا۔ صرف یہی نہیں، بلکہ ان لوگوں نے آگے بڑھتے ہوئے شرعی جہاد کو شرکیہ جمہوری طریقوں، پرامن مظاہرات اور جھوٹے وعدوں کی راہ سے بدل ڈالا، تاکہ یوں عام مسلمانوں کا غصہ بھی کسی مصروفیت میں لگ کر ٹھنڈا ہو جائے۔ پرویز تو اس دن بھی ان کا امتحان لے چکا تھا جب اس نے امارتِ اسلامیہ افغانستان کی کمر توڑی۔ یہ سب اس کے بعد خوشی خوشی، اپنی مرضی سے شرکیہ پارلیمنٹ میں شریک ہونے کے لیے پھر سے آ گئے، گویا کہ کوئی بات ہوئی ہی نہیں۔

پس اے پاکستان میں بسنے والے مسلمانو!

''حق''، ہر ایک سے بڑا ہے، ہر چیز پر مقدم ہے۔ اگر حق کو ہر ایک پر مقدم نہ رکھا جائے، اگر ہم قوی و ضعیف سب پر یکساں انداز سے حدود اللہ لاگو نہ کریں، تو یہی دراصل ہلاکت کا راستہ ہے، جیسا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتلا گئے ہیں کہ:

''تم سے پہلی امتیں اس وجہ سے ہلاک ہو گئیں کہ جب ان میں سے کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد (سزا) قائم کر دیتے۔ اور خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے گی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔'' (بخاري: كتاب أحاديث الأنبياء، باب الغار)

پس اے پاکستان میں بسنے والے نوجوانانِ اسلام!

بلاشبہ قلم تمہاری نیکیاں اور لغزشیں لکھ رہا ہے اور یہ عذر تمہارے کسی کام نہ آئیں گے کہ تمہارے علما و زعما کی ایک کثیر تعداد نے کافر حکام سے دوستی لگا رکھی ہے اور کچھ دیگر علماء پر طاغوتی حکمرانوں کے خوف سے ایسا ضعف طاری ہو گیا ہے کہ وہ حق بات کہنے اور علانیہ اس کا پرچار کرنے سے پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ ان گڑھوں میں گرنے سے صرف وہی علما مستثنٰی رہے ہیں جن پر اللہ نے اپنا خصوصی رحم فرمایا ہے، اور ایسے علما یا تو جیلوں میں بند ہیں اور یا انہیں دربدری کا سامنا ہے۔ یہ عظیم مصیبت، یعنی علمائے سوء کا مرتد حاکم کے ہم رکاب ہو کر چلنا، اس کے ساتھ مداہنت کا رویہ اختیار کرنا، مخلص علما و مجاہدین پر طعن و تشنیع کرنا، یہ سب کچھ راہِ حق سے دور رہنے کا کوئی عذر نہیں بن سکتا کیونکہ یہ مسئلہ پاکستان ہی کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ یہ ایک ایسی مصیبت ہے جس کا شکار تمام عالمِ اسلام ہے، اور بلاشبہ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی کوئی قوت ہمارے پاس نہیں سوائے اس کے جو اللہ عطا کرے۔

اے پاکستان میں بسنے والے اہلیانِ اسلام!

آپ میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے سامنے تنہا پیش ہوگا۔ ہر ایک سے صرف اس کے اپنے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس اپنا فرض ادا کرنے کی فکر کرو۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے اور موت کے بعد آنے والے (مراحل) کے لیے عمل کرے۔ اور احمق وہ ہے جو اپنے آپ کو اپنی خواہشات کے پیچھے چلائے اور پھر اللہ سے امیدیں باندھ لے۔'' (مسند أحمد: مسند شداد بن اوسؓ)

اور جان لو کہ جہاد جب فرضِ عین ہو جائے، جیسا کہ وہ آج ہے، تو پھر دو ہی راستے باقی رہ جاتے ہیں، کوئی تیسری راہ نہیں ہے۔ یا تو راہِ جہاد، جو کہ دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ ایمان لانے والوں کی راہ ہے۔ دوسرا جہاد سے پیچھے بیٹھے رہنے والوں کا راستہ، جو دراصل مذبذبین اور منافقین کا راستہ ہے۔ پس اپنے لیے کوئی ایک رستہ چن لو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''یہ اس بات پہ خوش ہیں کہ خانہ نشین عورتوں کے ساتھ (گھروں میں بیٹھ) رہیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے، پس یہ سمجھتے ہی نہیں۔ لیکن پیغمبر اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے، سب اپنے مال اور جان سے لڑے۔ انہی لوگوں کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی مراد پانے والے ہیں۔'' (التوبة: ۸۷، ۸۸)

ہم، یعنی تنظیم القاعدہ کے ساتھی، اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ ہم مولانا عبدالرشید غازی اور ان کے ساتھیوں کے خون کا بدلہ پرویز اور اس کے ساتھیوں سے ضرور لیں گے۔

(بقیہ صفحہ ۲۵ پر)

شہدا کے قافلہ سالار

شیخ ابو یحییٰ اللیبی

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وعلیٰ آلہ واصحابہ ومن والاہ

امتِ اسلام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت پہلے کسی شاعر نے کہا تھا:

دشمن سے قتل وقتال تو ہم مردوں پر فرض کیا گیا ہے

جب کہ پاک دامن عورتوں کے ذمے تو بس نزاکت وحیا والے کام ہیں

لیکن آج ہم ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں جہاں حقائق الٹ چکے ہیں۔اور شاید وہ وقت آ گیا ہے کہ جب مردوں کو عورتوں کے برقعے پہن لینے چاہئیں اور خود کو کمروں کی چار دیواری میں بند اور گھروں کی تاریکی تک محدود کر لینا چاہیے۔کیونکہ آج کے یہ مرد اُن میدانوں میں کودنے سے عاجز ہوگئے ہیں، جہاں جاری بڑے معرکوں میں شامل ہونا محض ابطال ہی کا کام ہے۔پس مردوں کو چاہیے کہ وہ کمزور عورتوں کے لیے میدان خالی کر دیں......شاید کہ یہ عورتیں اپنی امت کے لیے کوئی ایسا کام کر دکھائیں جسے کرنے سے مرد عاجز آ چکے ہیں۔

افسوس ہے ایک ایسے دور پر جہاں پست ہمتی نے جسدِ امت کو لاغر بنا دیا، امتیوں میں وہن کی بیماری پھیل گئی اور ان پر بزدلی اس قدر غالب آ گئی کہ بالآخر باپردہ خواتین اور معصوم بچوں کی پرورش کرنے والی مائیں اس بات پر مجبُور ہوگئیں کہ وہ مردوں کا کردار ادا کریں اور تکبیر کے نعرے بلند کرتی ہوئی میدان میں اتر آئیں......دین کے حامی وانصار تلاش کریں......اور مدد کے لیے چیخ چیخ کر پکاریں۔ان خواتین کو ان کے زندہ ایمان، بیدار ضمیر اور حساس دل حرکت میں لائے۔ایسے دل جن میں غیرتِ حق کے آتش فشاں پھوٹ رہے تھے۔ایسے دل جو دین کی بے حرمتی، عصمتوں کی پامالی اور شریعت کی تحقیر پر خون کے آنسو روتے تھے۔یہ سب کچھ ایک ایسے ملک میں ہوا جو فاسدوں اور مفسدوں کے کھیل تماشوں کی نظر ہو چکا ہے۔جس پر دین کو ترک کر دینے والے مرتد مسلط ہیں اور خواہشات وشہوات کے پجاریوں نے جس سے مردانگی چھین لی ہے۔

ہم سب نے اس زخمی پاکستان کے شہر اسلام آباد میں واقع جامعہ حفصہؓ کے حالات سنے۔ایک ایسا مدرسہ جس نے اپنے عمل سے یہ ثابت کیا کہ وہ واقعتاً جامعہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کہلائے جانے کا مستحق تھا۔جہاں عصمت، عفت اور پاک دامنی نے بے حرمتی، بے حیائی ونفس پرستی کا مقابلہ کیا۔جہاں یہ صدا بلند ہوئی کہ ایمانی عزت سے جیو اور اپنے عقیدے پر فخر کرو تاکہ یہ جدید گھٹیا مغربی تہذیب تمہاری نگاہوں میں حقیر وذلیل بن جائے؛ اور''آزادی'' کا یہ بے حیا مغربی تصور بھی تمہارے لیے قابلِ نفرت بن جائے جس کی دعوت لے کر کچھ رذیل لوگ پاکستان میں بھی اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بھی جدید جاہلیّت کے قافلے میں شامل کر سکیں۔

پس یہ ایمانی پکار اتنے زور سے بلند کی گئی کہ زمین اس کی گونج سے کانپنے لگی اور اس بودے جاہلی نظام کی جڑیں ہل کر رہ گئیں۔

کیا یہ زمانۂ جاہلیّت کے حکم (فیصلے) کے خواہش مند ہیں؟ اللہ سے اچھا حکم (فیصلہ) کس کا ہے؟ ان کے لیے جو یقین رکھتے ہیں......(المائدۃ:۵۰)

جی ہاں! یہ ایک ایسا مدرسہ ہے جس کی دی ہوئی شہادتیں (سندیں) شاید ان دنیاوی سندوں کے درمیان کوئی نمایاں مقام نہیں رکھتیں؛ حالانکہ کتنے ہی لوگ ان سندوں کے پیچھے مرے جاتے ہیں۔لیکن جو شہادت (سند) اس مدرسے نے اس مرتبہ دی ہے اور جو مؤقف اس نے اس مسئلے میں اختیار کیا ہے اس نے اسے عزت ووقار کی بلند ترین چوٹیوں پر پہنچ دیا ہے اور کامیابی کے اعلیٰ ترین مراتب پر اس کا نام لکھوا دیا ہے۔یہ ایک ایسا امر ہے جس کا اعتراف کرنے پر اپنے اور پرائے سب ہی مجبُور ہوگئے کیونکہ حق، سچ اور ایمان کی گواہی کی یہی شان ہوتی ہے۔

یہ گواہی حق کی گواہی ہے کیونکہ اس مدرسے نے حق کہا اور ہدایت کا علم بلند کیا ایمان ویقین کی باتوں سے دلوں کے امراض کا علاج کیا۔عفت وحیا کی دعوت کا ساتھ دیا اور اس گھٹا ٹوپ تاریکی کے عالم میں پکار کر کہہ ڈالا۔

اور یہ کہ یہی تو میرا سیدھا رستہ ہے تو تم اسی پر چلنا۔اور دوسرے رستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) اللہ کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے۔ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیز گار بنو......(الأنعام:۱۵۳)

یہ گواہی حق کی گواہی ہے......کیونکہ دینی غیرت کا جذبہ ہی اس مدرسے کے لیے اصل محرک بنا۔عقیدے کی حفاظت کی تڑپ نے اسے اٹھنے پر مجبُور کیا۔ذلت کی طرف بلانے والوں کے سامنے انکار کے جذبے نے اسے آگے بڑھایا۔اسلام سے سچّے تعلّق پر فخر اسے اس کے ضعف کے باوجود میدان میں لے آیا اور اس نے باطل کے ذلیل چہرے پر یہ حقیقت صاف دے ماری:

ہم نے اللہ پر جھوٹ (افترا) باندھا اگر ہم تمہارے مذہب میں لوٹ جائیں اس کے بعد کہ اللہ ہمیں اس سے نجات بخش چکا ہے......(الأعراف:۸۹)

یہ گواہی حق کی گواہی ہے......کیونکہ اس نے دھوکے باز باطل کو رسوا کر کے رکھ دیا۔اہلِ باطل کے سیاہ بدنما چہروں پر پڑی دجل کی نقابیں چاک کر ڈالیں۔باطل کو دھوکہ دہی و فریب کی شیطانی لذتوں سے نکال کر تمام لوگوں کے سامنے یوں عریاں ورسوا حال لا کھڑا کیا کہ اس کے پاس اپنی قبیح شکل پر پردہ ڈالنے کی کوئی صورت باقی نہ رہی۔اور پھر حق کی اس گواہی نے باطل کو حقارت کے ساتھ اٹھا کر وہیں پھینک دیا جہاں پھینکے جانے کا یہ مستحق تھا۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل لوگوں میں سے ہیں......(المجادلۃ:۲۰)

یہ گواہی حق کی گواہی ہے......کیونکہ یہ اجلی وبے داغ فطرت سے پھوٹی ہے۔تنہا اللہ کے سامنے جھکنے والے قلوب کی گہرائی سے اٹھی ہے اور پاکیزہ نفوس کے ضمیر سے نکلی ہے۔یہ

گواہی دینے والوں نے کسی جھوٹے کذاب سے اجازت لینے کا انتظار نہ کیا نہ ہی کسی مداہنت کرنے والے چاپلوس کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی۔اور نہ ہی کسی مفسد طاغوت کی سرپرستی میں چلنا گوارا کیا انہیں اجازت،حمایت اور سرپرستی دینے کے لیے تو فضل وعنایت والے کریم رب کا یہ ایک فرمان ہی کافی تھا:

اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے۔یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔(آل عمران:۱۰۴)

یقیناً مبارک باد کا مستحق ہے یہ گروہ جس نے اسلام کے عالی اخلاق کے سائے میں اپنی جگہ بنائی۔اور دیکھتے ہی دیکھتے عزت وشرف کی بلند ترین چوٹی پر جا پہنچا۔اور پورے یقین و اطمینان کے ساتھ داعیٔ حق کی پکار پر لبیک کہا۔حالانکہ پسپائی اور ذلت کی طرف دعوت دینے والوں کے شور وغوغا نے انہیں ہر سمت سے گھیر رکھا تھا۔

تو نے حق کی آواز پر بلا توقف لبیک کہا
اور جھوٹے فاجر کی بات ماننے سے انکار کیا
تو دشمن کی بدخلقی کا سامنا بھی عزت سے کرتی رہی
اور تو نے وہ اعلیٰ اخلاق اختیار کیے جس کا حکم تیرے مالک نے دیا تھا
تو نے ان کی پوشاک اور مال واسباب سے نگاہیں پھیر لیں
اور اپنا مقصود و مطلوب بس آخرت ہی کو بنا لیا
اے بہنا! تجھے رضائے الٰہی والی راہ پر چلنے کی توفیق ملی
پس عاجزی کے ساتھ اس ذات کا شکر ادا کر جس نے تجھ پر یہ انعام فرمایا

آج جہاں ایک سمت جامعہ حفصہ تاریخ کے صفحات پر اپنا بے مثال کردار ثبت کر کے فخر وسربلندی کے عرش پر جا پہنچی ہے،وہیں اس جامعہ کے اساتذہ اور علماء بھی اپنے شاگردوں کے مؤقف سے قدم بھر پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں۔انہی علماء واساتذہ نے تو ان طالبات کو ایمان کے حقیقی معنی سمجھائے۔ان کے دلوں میں عالی ہمتی اتاری بلندیاں پانے کی تڑپ ان میں پیدا کی اور قربانیوں کی راہ کو ان کے سامنے آسان کر کے دکھایا۔پس ان اساتذہ کے سروں پر اللہ تعالیٰ نے عزت وشرف کا وہ تاج رکھا جو تاریخ کی پیشانی پر چمکتا ہوا صاف نظر آتا ہے۔انہوں نے اپنے قول وفعل سے وہ شعار زندہ کر دکھایا ہے جس کے مضمون و معانی کی گہرائی کو صرف صبر وہدایت اور یقین کے امام ہی سمجھ سکتے ہیں۔

مجھے کچھ پروا نہیں جب میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں
کہ میں کس کروٹ گر کر اللہ کی خاطر جان دیتا ہوں
اور میری یہ قربانی محض ایک الہ کی خاطر ہے
اور اگر وہ چاہے تو میرے جسم کے کٹے پھٹے ٹکڑوں ہی میں برکت ڈال دے

اہلِ حق ویقین کی زبانوں پر آج سے پہلے بھی یہی بول ہوتے تھے اور وہ یونہی دین کے معاملے میں ادنیٰ سی ذلت برداشت کرنے پر تیار نہ ہوتے تھے۔اور آج بھی اہلِ حق ویقین کی زبانوں پر یہی بول ہیں بلکہ آئندہ بھی یہی بول ہوں گے۔اور یہ لوگ آج بھی ایسا کوئی لفظ اپنے منہ سے نکالنے سے انکاری ہیں جس سے باطل کا ذلیل نفس راضی ومطمئن ہو جائے۔

یہ وہ ایمانی پیغام تھا جو لال مسجد کے خونریز معرکے نے ہمیں دیا۔یہ مسجد محض اپنے ظاہری رنگ اور نام کے اعتبار ہی سے لال مسجد نہ تھی بلکہ یہ تو واقعتاً لال مسجد کہلانے کی مستحق تھی؛ کیونکہ اس کے در و دیوار کو وفا شعار شہدا نے اپنے پاکیزہ خون سے سرخی بخشی اور اس کی زمین کو اپنے لہو سے سیراب کیا۔ہم ان کے بارے میں ایسا ہی گمان رکھتے ہیں اور ان کا محاسب تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔اس مسجد والوں نے اس مثالی کردار کا مظاہرہ کیا جو ابطال میں سے بھی خال خال ہی کوئی ادا کر پاتا ہے۔اور یہ لوگ تاریخ کے صفحات میں اہلِ باطل سے مقابلے کا ایک ایسا منفرد قصہ رقم کر گئے ہیں جس کا دہرایا جانا مشکل نظر آتا ہے۔پس جیسے اس عظیم مسجد کے حلقوں سے کبھی وہ علما وطلبا نکلا کرتے تھے جو بھلائی کی طرف بلاتے،نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے تھے اسی طرح آج اسی مسجد سے وہ کھرے اور نادر و نایاب ہیرے فارغ التحصیل ہو کر نکلے ہیں جو لہو رنگ تمغے سینوں پر سجا کر سید الشہدا کے سرداروں کی صف میں جا کھڑے ہوئے ہیں۔ہم ان کے بارے میں ایسا ہی گمان کرتے ہیں اور محاسب تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

شیروں کے اس دستے میں سرِ فہرست' پیچھے نہ ہٹنے والے،امام،عالمِ باعمل،شہید باپ اور شہید ماں کے شہید بیٹے مولانا عبدالرشید غازی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔آپ نے ذلت وپستی کے اس دور میں کلمہ ءحق بلند کیا،اپنے ایمان کے بل پر بلندیوں کو عبور کیا،اس متکبر باطل کو ذلیل و رسوا کیا جس کا سارا اعتماد اپنی قوت وجبر پر تھا۔اس شہید نے پورے یقین،وثوق اور اطمینان سے باطل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمہارا غرور وتکبر تمہیں ہی پیارا ہو جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تو صاف کہتا ہوں:

تو میں تو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوں۔تم اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر ایک کام (جو میرے بارے میں کرنا چاہو) مقرر کر لو اور وہ تمہاری جماعت (کو معلوم ہو جائے اور کسی) سے پوشیدہ نہ رہے۔پھر وہ کام میرے حق میں کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو...... (یونس:۷۱)

آپؒ نے محاصرے میں گھر جانے اور دشمن کی دھونس،دھمکیوں کی بوچھاڑ سن لینے کے بعد یہ کہا......میں موت کو اس بات پر ترجیح دیتا ہوں کہ میں نے جن باتوں کی دعوت دی ہے ان میں سے کسی ایک سے بھی پیچھے ہٹوں یا خود کو گرفتاری کے لیے پیش کر دوں۔اور پھر آپ کے فعل نے آپ کے اس قول کی تصدیق کر دی۔

اس کے لیے موت سے بچنا بہت آسان تھا
لیکن اس کے مضبوط مؤقف اور اعلیٰ اخلاق نے یہ گوارا نہ کیا
اور اس نے خود موت کے دلدل میں مضبوطی سے قدم جمایا
اور اس سے کہا کہ: میرا حشر بھی اب اس نقشِ پا کے تلے سے ہوگا!

کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا:
''سب سے افضل جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ ءحق کہنا ہے''

تو ذرا سوچیے کہ اس کلمہ ءحق کا عند اللہ کیا بلند مقام ہو گا جو (محض ظلم ہی کے نہیں بلکہ) عالمی کفر وطغیان کے ایک اساسی رکن کے منہ پر کہہ ڈالا گیا ہو؟ بلکہ اس کی حکومت،

فوج، جاسوسی اداروں اور سیکیورٹی دستوں سب ہی کے منہ پر کہہ ڈالا گیا ہو؟ مولانا عبدالرشید غازیؒ نے کلمہ ءحق صاف صاف اور صراحتاً کہہ ڈالا...... بلا لچک، بلامداہنت وبلا فریب۔ اورسب کے سامنے ڈنکے کی چوٹ پر بات کی حالانکہ آپ ظلم وانتقام کی تلواروں کو اپنے سامنے چمکتا دیکھ رہے تھے لیکن آپ نے کچھ پروا نا کی، کسی بات کو خاطر میں نہ لائے اورحق بات کھول کھول کر پہنچاتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ موت سے جا ملے اورموت آپ سے آن ملی آپ رحمۃ اللہ علیہ شہید کردیے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کی والدہ رحمھا اللہ کو بھی شہید کردیا گیا۔ اور یوں جھوٹے الزامات بکنے والی ہر زبان گنگ ہوگئی اوربغض وحسد سے لبریز ہروہ دل سیاہ ہوکر بجھ گیا جو جھوٹے الزامات کوفروغ دینے اورافواہیں پھیلانے نکلا تھا۔ گویا یہ شہید ؒ زبانِ حال سے ان سب حاسدوں سے کہہ رہا ہے:

(ان سے) کہہ دو کہ (بدبختو) غصّے میں مرجاؤ اللہ تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے (آلِ عمران:۱۱۹)

آپؒ ان سب لوگوں کے لیے ایک نمونے کی حیثیت رکھتے تھے جو آپ کے ساتھ مل کرلڑے۔ اوراب تو آپ اپنی ذات میں خود ایک مدرسے کی حیثیت رکھتے ہیں......ان تمام لوگوں کے لیے جوان شاءاللہ آپ کے بعد اس راستے پرچلیں گے۔ آپ کے بعد اس راہ پر آنے والے لوگ آپ ہی کے اُسوے کی روشنی میں اپنے عزائم بلند رکھیں گے۔ آپ ہی سے یہ سبق سیکھیں گے کہ اپنی تمام دوڑ دھوپ کا ہدف سعادت کے اعلیٰ مراتب کو بنایا جائے اورشہادت کا شرف بھی یوں حاصل کیا جائے کہ اس کی محترم ترین حالت اوراعلیٰ ترین درجہ انسان کے حصّے میں آئے۔

اگر تم عزتوں کی تلاش میں بے خوف وخطر کود ہی پڑو
تو پھر ستاروں سے کم کسی چیز پر راضی نہ ہونا
جب حقیر کاموں میں لگ کر بھی موت کا ذائقہ تو چکھنا ہی ہوگا
تو کیوں نہ عظیم کام کرتے ہوئے موت کا مزہ چکھا جائے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شہدا کے سردار حمزہؓ بن عبدالمطلب ہیں اوروہ شخص (بھی) ہے جو کسی جابر سلطان کے سامنے کھڑا ہوا پھر اسے (نیکی کا) حکم دیا اور (برائی سے) منع کیا تو اس (سلطان) حاکم نے اسے قتل کرڈالا''

تو کیا لال مسجد کے شہدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کردہ یہ وصف نہیں پایا جاتا۔ وہ وصف جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا کا سردار ہونے کی علامت بتلایا ہے؟

یہ شہدا جبر واستبداد کے سہارے قائم، اس غلیظ لادین طاغوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑے ہوگئے، جب انہوں نے دیکھا کہ یہ طاغوت بستیوں اورآبادیوں کو ارتداد کے گڑھے کی طرف کھینچتا چلا جارہا ہے، اخلاق سے عاری کررہا ہے، اپنے مشرقی اورمغربی آقاؤں کی مکمل غلامی سکھلا رہا ہے، تاکہ یہاں کے مسلم عوام اپنی ثقافت، اخلاق، عقیدے اور عادات میں ان کفار کی ہوبہو نقل بن جائیں۔ پس اس موقع پر یہ ابطال اٹھ کھڑے ہوئے اس طاغوت اوراس کی ذلیل کٹھ پتلی فوج کا رستہ روکنے کے لیے اوراس کے ان جاسوسی اداروں کی آنکھوں میں بھی آنکھیں ڈالیں جوصرف کمزوروں ہی کے سامنے شیر بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان شہدا نے ان سب طواغیت کے سامنے ڈٹ کر کہا کہ فساد کے اس سلسلے کو بند کرو جس نے بستیوں کو تباہ، اقدار کو پامال اورعزت ووقار کوروند کر رکھ دیا ہے۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان نے گائے کے پجاریوں کے تسلط سے اس لیے آزادی وخودمختاری حاصل نہیں کی تھی کہ اسے شہوات کے پجاری اور بے ہودہ وفاجر حکمران اپنا غلام بنالیں۔ ایسے حکام جو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان اس لیے قائم نہیں ہوا تھا کہ یہ ایک اسلام دشمن ملک بن کر اہلِ اسلام کے خلاف جنگ کرے، احکامِ دین کو ایک طرف اٹھا پھینکے اور پھر ایسے ردی افکار کے سامنے سر جھکائے جوان عقلوں کی پیداوار ہیں، جن پر اللہ نے لعنت فرمائی اوراپنا غضب برسایا اورانہیں بندر، خنزیر اور طاغوت کے بندے بنادیا۔ پھر یہاں انہی کفری افکار کی تعظیم وتکریم ہو، انہی کو مقدم جانا جائے، انہی کے مطابق ملک کا نظام چلایا جائے اورلوگوں کوتہذیب، جدیدیت اورترقی کے نام پر یہی سب قبول کرنے پر مجبور کیا جائے۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان اس لیے نہیں بنا تھا کہ یہ صلیب کے محافظ امریکہ اوراس کے پیروکاروں کا حلیف اور مددگار بن کر مجاہدین کو جلاوطن کرے، انہیں جیلوں میں، ڈالے اللہ کے موحد بندوں کو عبرت کا نشان بنائے اور اپنی فضائیں اور بحر وبر ان کافروں کے لیے کھول دے جو صبح وشام کڑے حفاظتی انتظامات میں اور پوری طرح مسلح ہوکر یہاں (پاکستان) سے نکلیں اورافغانستان میں ہزارہا مسلمانوں کو قتل کر کے بحفاظت واپس لوٹ آئیں۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستانی فوج، جو جھوٹ بولتے ہوئے ''ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ'' کو اپنا شعار قرار دیتی ہے اس فوج کا اصل مقصد یہ نہ تھا کہ یہ صلیبیوں کا دفاع کرے، ان کے احکامات کو بلا چون وچرا نافذ کرے، مسجدوں کو گرائے، مدارس کا محاصرہ کرے اورگلی کوچوں میں مسلمانوں کا قتلِ عام کرے۔ اس فوج کی اصل ذمہ داری تو یہ تھی کہ یہ بلا دجل وفریب اس شعار کی حقیقتاً پابندی کرے جس کا یہ صبح وشام دم بھرتی ہے۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کی اصل اقدار عزت، عصمت، عفت، حیاء اورغیرت ہیں۔ پس ان کے درمیان بدکاری، فسق وفجور اور بے حیائی وعریانی کے دلدادہ لوگوں کی کوئی جگہ نہیں۔ نہ ہی ان لوگوں کے لیے یہاں کوئی گنجائش ہے جو اہلِ ایمان میں فحاشی کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔

ان شہدا نے سب طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ پاکستان مسلمانوں کی سرزمین ہے اور یہاں بسنے والے بھی مسلمان ہیں اس لیے یہاں حکومت بھی لازماً اسلام ہی کی ہوگی، یہاں کا نظام اسی کی شریعتِ عادلہ کے سائے میں چلے گا، یہاں کی فضاؤں میں صرف پرچمِ توحید ہی بلند ہوکر لہرائے گا اورلادینیت (سیکولرازم) اورصلیب کے پرچموں کو اس زمین میں خاک آلود کردیا جائے گا۔ اوراگر ایسا نہ ہوسکا تو پھر زمین کا پیٹ ہمارے لیے اس کی پشت سے کہیں بہتر ہوگا۔

یہ تھے وہ اعلیٰ مقاصد جن کی خاطر وہ اٹھے انہی کی خاطر وہ لڑے انہی کی خاطر وہ قتل کیے گئے اور بلاشبہ وہ شہدا کے سرداروں میں شامل ہونے کے حق دار ہیں۔ ہم ان کے بارے میں

ایسا ہی گمان رکھتے ہیں اور محاسب تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے اللہ سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا (الأحزاب:۲۳)

مجھے یوں محسوس ہوتا ہے گویا میں ان کے ساتھ ساتھ ہوں اور وہ میری نگاہوں کے سامنے انتہائی سخاوت سے ایک ایک کر کے اپنی جانوں کی قربانی دے رہے ہیں، اور باری باری موت کے سمندر میں کود رہے ہیں، تا کہ اپنے ربّ کے سامنے کل کوئی عذر پیش کر سکیں۔ ایمان کی بہاریں اور ربّ کی جنتیں پانے کا شوق ان کے وجدان میں سرایت کر چکا ہے اور گویا وہ بچھڑتے وقت وصیّت کرتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں:

اے پیارے بھائی! اگر تو مجھ سے بچھڑنے پر آنسو بہا رہا ہے
اور رو رو کر تو نے میری قبر تک تر کر ڈالی ہے
تو ذرا میرے جسم کے ذروں سے بعد میں آنے والوں کے لیے کچھ شمعیں بھی روشن کر لے
اور ان کی روشنی میں عزت اور سربلندی کی سمت یہ سفر جاری رکھ

پس سخاوت کرنے والوں کو اس راہ میں خوب سخاوت کرنی چاہیے۔ مال لٹانے والوں کو یہاں سب کچھ لگا دینا چاہیے۔ اور اصحابِ جود و کرم کو اس میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہیے۔

ان شاء اللہ ان شہدا کا یہ طاہر و پاکیزہ خون ایک ایسا مینارۂ نور ثابت ہوگا جس کی روشنی میں اس راہ کے راہرو اپنی منزل صاف دیکھ پائیں گے۔ یہ خون ایک ایسا ابلتا ہوا چشمہ ثابت ہوگا جو پاکستان میں شجرِ اسلام کو بھرپور سیراب کرے گا۔ اور ان شاء اللہ ان شہدا کا یہ پرچم اس امانت کے حقیقی مستحقین تھام لیں گے، یعنی وہ لوگ جو انہی شہدا کی راہ پر گامزن ہوں گے انہی کی سیرتوں کی پیروی کریں گے اور انہی جیسے کارنامے دہرائیں گے تا کہ اس محل کی تعمیر مکمل کر سکیں جس کی بنیادوں کو ان شہدا نے اپنے جسموں کے ٹکڑوں سے مستحکم کیا۔ اور یوں یہ قافلۂ حق ان شاء اللہ چلتا چلا جائے گا۔

جہاں میں اہلِ ایمان صورتِ خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

یہ تو ممکن ہی نہیں کہ ایسی زبردست قربانی جس کی عظمت بیان کرنے پر کوئی زبان قادر نہ ہو یونہی رائیگاں چلی جائے۔ اور جھوٹ کے اس سمندر میں گھل کر ختم ہو جائے۔ اللہ کی سنت یہی ہے کہ پاکیزہ خون ضرور رنگ لاتا ہے۔

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہو کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے......البقرۃ:(۱۵۴)

اے شہید! تیرے ذریعے اللہ نے حق کی جبین کو تا ابدالآباد بلند کیا
اور اب تو تو ایک پرچم کی طرح ہماری صفوں کے لیے ایک علامت بنا رہے گا
سالاروں کا قائد بن کر قربانیوں کی مثال بن کر
اور ہم کبھی یہ بات نہ بھولیں گے
کہ تو نے ہی ہمیں سکھلائی موت کے منہ میں بھی مومن کی مسکراہٹ

پس اے پاکستان میں بسنے والے مجاہدو! اے قربانیاں دینے کے باوجود آگے بڑھتے چلے جانے والے شیرو! اے شہادت کے طالبو! حوروں کے عاشقو! انسان کو موت تو ایک ہی دفعہ آتی ہے پس شہادت کے اس باغ میں کود پڑو جس کا دروازہ اللہ نے تمہاری سرزمین پر کھول دیا ہے۔ اور یوں ڈٹ کر کھڑے ہو جاؤ کہ اللہ تم سے راضی ہو جائے۔ اٹھو اور سب مل کر اس مرتد، مفسد، طاغوت کو مٹا ڈالو۔ اس کے لادین (سیکولر) طاغوتی نظام کو گرا دو۔ اس کی احمق فوج کے قلعوں اس کے ناپاک جاسوسی اداروں کی کمین گاہوں اور اس کی جاہلی حکومت کے مراکز کو تباہ کر دو۔ اور اپنے پڑوسیوں یعنی افغانستان کے خوددار لوگوں کی اقتداء کرو جنہوں نے اپنے ثبات، عزیمت، صبر کی قوت اور اپنے رب پر سچے توکل کے ذریعے اپنی زمین کو جابر و متکبر سلطنتوں کا ایسا مقبرہ بنا دیا ہے کہ جو بھی یہاں گھستا ہے۔ ذلیل و رسوا ہو کر شکست و ہزیمت کا دھبہ چہرے پر لگوا کر یہاں سے نکلتا ہے۔ اور اس کے تمام ذلیل کٹھ پتلی آلۂ کار بھی اس کے ساتھ ہی جلا ڈالے جاتے ہیں۔

پس اے اہلِ پاکستان تم بھی ایسا ہی کرنے کی کوشش کرو۔ جان لو کہ اہلِ پاکستان کو جو قیمت اس مرتد حکومت کے سامنے ہتھیار ڈالنے اس کی پیروی کرنے اور اس کے سامنے سر جھکانے کی صورت میں مجبوراً ادا کرنا پڑے گی وہ اس قیمت سے کئی گنا زیادہ ہے جسے وہ برضا و رغبت ادا کر کے یہاں کے باسی حقیقی عزت پا سکتے ہیں۔ یعنی ایک ایسے نظام کے تحت زندگی جہاں دین کا کلمہ بلند ہو، شریعت حاکم ہو، عقیدہ محفوظ ہو اور تمام انسانوں کی غلامی سے آزاد ہو کر تنہا ایک اللہ کی غلامی اختیار کی جا سکے۔

حق کبھی عزت کی بھیک مانگنے سے قائم نہیں ہوتا، نہ ہی ذلت کے ساتھ جھکنے سے اپنے حقوق ملتے ہیں اور نہ ہی ظلم کا خاتمہ کبھی سفارشوں سے ہو پاتا ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ پانے کے لیے شیروں کے سے عزائم، آسمان کو چھوتی ہمتیں، سنجیدہ جدوجہد اور پیہم قربانیاں درکار ہوں گی مشکلات کو ہلکا جاننا ہوگا اور خطرات سے بے پرواہ ہونا ہوگا۔

لوگوں کو ان کے عزم و ہمت کے بقدر ہی ان پر مشکلات آتی ہیں
اور مرتبے، عزت مندوں کو اُن کے ظرف کے مطابق ہی ملتے ہیں
چھوٹوں کی نگاہ میں ان کا چھوٹا سا مسئلہ بھی بہت بڑا بن جاتا ہے
اور بڑوں کی نگاہ میں ان کے بڑے بڑے مسائل بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں

اور آپ کے لیے ان سب باتوں سے بہتر اور نفع بخش اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

تم ہلکے ہو یا بوجھل، نکل آؤ اور اللہ کے رستے میں مال اور جان سے لڑو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم سمجھو......(التوبۃ:۴۱)

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان شہدا کی شہادتیں قبول کرے۔ علیّین میں ان کے درجات بلند کرے۔ ہمارے قیدی بھائی بہنوں کو رہائی اور تکلیف میں مبتلا لوگوں کو نجات دے۔ زخمیوں اور بیماروں کو شفا دے۔ ان کے اہل و عیال کو خصوصی صبر عطا کرے۔ اور ان سب کو بلا حساب ثواب دے۔ بلاشبہ وہ رب کریم و وہاب ہے۔

وآخر دعوانا عن الحمد للہ رب العلمین

☆☆☆☆☆

وانا آپریشن کے بارے میں پاکستان کے علما کا متفقہ فتویٰ

یہ وہ تاریخی فتویٰ ہے جس کی بنیاد پر صلیب کی محافظ فوج نے لال مسجد کے فرزندوں کو اپنے مذموم مقاصد کی راہ میں حائل جانا اور اُنہیں اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لیے شہید کر دیا...... یہ فتویٰ کئی فوجیوں کو ارتداد سے ایمان کی طرف لانے کا باعث بنا......اس فتوے کے مندرجات آج بھی وزیرستان، سوات، اورکزئی، مہمند اور پاکستان بھر میں مجاہدین کے ساتھ جنگ لڑنے والے فوجی اور پولیس ملازمین کو دعوتِ فکر دے رہے ہیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے پاکستان کے فوجی وانا میں مجاہدین اور دیگر عوام کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر آپریشن کر رہے ہیں اور مزاحمت کرنے والے معصوم مسلمانوں کو گرفتار اور قتل کر رہے ہیں۔ دریں حالات علمائے کرام درج ذیل سوالات کے جوابات قرآن وسنت کی روشنی میں عنایت فرمائیں:

سوال نمبر ۱: یہ کہ پاکستانی افواج کا اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف کارروائی کر کے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا یا کرانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۲: کیا حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا حکم اپنی رعایا یا اپنی فوج کو دے تو کیا اس حکم کی تعمیل ضروری ہے یا نہیں؟ کیا ایسی صورت میں پاکستانی فوج کے لیے اس قسم کی کارروائیوں میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۳: مذکورہ صورت میں جو فوجی آپریشن میں شریک ہیں تو ان کی موت کیسی موت ہے؟ آیا شہید ہیں یا حرام موت مارے جائیں گے؟ ایسی موت کی صورت میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھانا یا اس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۴: ان مجاہدین اور دیگر معصوم مسلمانوں، جن پر جنگ زبردستی مسلط کی گئی ہے ان کے مارے جانے کا کیا حکم ہے؟

کرنل (ریٹائرڈ) محمود الحسن

جواب:

الجواب باسم ملهم الصواب

(۱) موجودہ حالات میں پاکستانی فوج کا وانا (وزیرستان) میں مجاہدین اور ان کے حامی مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر کارروائی کر کے ان کو گرفتار کرنا یا ان کو قتل کرنا، کرانا قرآن وسنت کی صریح نصوص کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناجائز وحرام اور سخت گناہ ہے، خواہ یہ کارروائی امریکہ کے شدید دباؤ کی وجہ سے ہو یا بغیر دباؤ کے ہو، دونوں صورتوں میں کافروں کو خوش کرنے کے لیے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی، خواہ وہ ان کو شہید کرنے کی صورت میں ہو یا ان کو گرفتار کر کے کسی کافر کے حوالے کرنے کی صورت میں، متعدد آیات واحادیثِ مبارکہ اور عباراتِ فقہاء کی روشنی میں ناجائز اور حرام ہے۔ ان صریح آیات کی پیشِ نظر شریعت نے کسی مسلمان کے لیے کسی دوسرے مسلمان کے خلاف کارروائی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ نیز اگر مسلمانوں کو یہ اندیشہ بھی ہو کہ اگر ہم نے غیر مسلموں کا یہ مطالبہ نہیں مانا تو غیر مسلم خود ہمیں قتل کر ڈالیں گے یا کسی شدید نقصان میں مبتلا کر دیں گے تب بھی ان کا یہ مطالبہ ماننا مسلمانوں کے لیے جائز نہیں۔

(۲) حاکمِ وقت کے کسی ایسے حکم کو ماننا اور اس کی اطاعت کرنا جو شریعت کے خلاف ہو ہرگز جائز نہیں، حرام ہے۔ لہٰذا حاکمِ وقت اگر کسی بے گناہ کے قتل یا گرفتار کرنے کا اپنی رعایا یا اپنی فوج کو حکم دے تو اس حکم کی تعمیل ہرگز جائز نہیں۔ وانا میں مسلمانوں کے خلاف حکومتی کارروائی چونکہ شریعت کے خلاف ہے اس لیے فوج کے لیے اس کارروائی میں شریک ہونا جائز نہیں۔ لہٰذا مسلمان فوجیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف اس قسم کی کسی بھی کارروائی میں شریک ہونے سے انکار کر دیں ورنہ وہ بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہوں گے۔

(۳) مذکورہ صورت میں حاکمِ وقت یا کمانڈر کے خلافِ شرع حکم پر عمل کرتے ہوئے جو فوجی اس کارروائی میں شریک ہوگا تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور اگر اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ ہرگز شہید نہیں کہلائے گا۔ جہاں تک ایسے لوگوں کی موت واقع ہونے کی صورت میں نمازِ جنازہ پڑھانے اور اس میں لوگوں کے شریک ہونے کا تعلّق ہے تو ایک مسلمان کی غیرت، حمیت اور دینی جذبے کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی نمازِ جنازہ میں بھی کوئی شریک نہ ہو اور نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے کوئی آگے ہو۔

(۴) ایسے تمام افراد جو ان ظالمانہ فوجی کارروائیوں میں مارے جائیں چونکہ شرعاً وہ معصوم اور بے گناہ ہیں لہٰذا شرعاً وہ شہید ہوں گے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

(۱) وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (النساء:۹۳)

(رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنّم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے)

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ (الممتحنه:۱)

(اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کے ساتھ دوستی کی طرح ڈالتے ہو، حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس کو ماننے سے وہ انکار کر چکے ہیں)

(۳) بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ـ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ

جَمِيْعًا (النساء:۱۳۸،۱۳۹)

(اور جو منافق اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں یہ مژدہ سنادو کہ ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں ان کے پاس جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہے)

(۴) وفی الحدیث عن البراءؓ بن عازب ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: لزوال الدنیا وما فیها اهون عند اللّٰه تعالیٰ من قتل مؤمن ولو ان اهل السمٰوٰت واهل الارض اشترکوا فی دم مؤمن لادخلهم اللّٰه تعالیٰ النار

(روح المعانی، جلد:۳، ص:۱۱۶)

(حدیث میں حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: دنیا و مافیہا کا تباہ ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مومن کے قتل کیے جانے سے زیادہ ہلکی بات ہے۔اگر آسمانوں اور زمین والے ایک مومن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنّم میں پھینک دے گا)

(۵) عن ابن عمرؓ ان رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم قال: المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه(الی عدوه)الخ

(متفق علیه، ریاض الصالحین:۱۰۸)

(حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ وہ اسے اس کے دشمن کے حوالے کرتا ہے......)

(۶) وفی احکام القرآن للجصاص(۲/۴۰۲) وهذا یدل علی انه غیر جائز للمومنین الا ستنصار بالکفار علی غیرهم من الکفار اذ کانوا متی غلبوا کان حکم الکفر هو الغالب

(احکام القرآن للجصاص میں درج ہے کہ: یہ بات دلالت کرتی ہے کہ مومنوں کے لیے کافر دشمنوں کے مقابلے میں دیگر کافروں کی مدد طلب کرنا ایسی حالت میں جائز نہیں جب (یہ معلوم ہو کہ) فتح یاب ہونے کی صورت میں کافروں کی حکومت غالب آجائے گی)

(۷) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم: السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب وکره حق مالم یؤمر بمعصیة فان امر بمعصیة فلا سمع و لا طاعة (بخاری، جلد:۱ص:۴۱۵)

(حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے لیے امیر کی بات سننا اور ماننا ضروری ہے خواہ اس کی بات اسے پسند ہو یا ناپسند ہو، بشرطیکہ وہ کسی نافرمانی کا حکم نہ دے۔پس اگر وہ معصیت کا حکم دے تو نہ بات سنی جائے، نہ مانی)

(۹) وفی شرح السیر جلد:۳، ص:۲۴۲: وان قالوا لهم قاتلوا معنا المسلمین والا قتلناکم لم یسعهم القتال مع المسلمین لان ذلک حرام لعینه فلا یجوز الا قدام علیه بسبب تحدید بالقتل کما لو قال له اقتل هذا المسلم والا قتلتک۔

(شرح السیر میں عبارت اس طرح ہے: جب کفار کہیں کہ "ہمارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے"، تو مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ کفار سے مل کر مسلمانوں کو قتل کریں اس لیے کہ یہ حرام لعینه (بالذات حرام) ہے، چنانچہ قتل کی دھمکی کے باوجود اس قسم کا اقدام حرام ہے...... بالکل اسی طرح جیسے یہ جائز نہیں کہ اگر کسی مسلمان فرد کو دھمکی دی جائے کہ "فلاں مسلمان کو قتل کرو ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا" اور وہ عملاً ایسا کر گزرے)

(۱۰) و کذٰلک من ......عدا علی قوم ظلما فقتلوه لا یکون شهیدا لانه ظلم نفسه۔(بدائع، جلد:۲ ص:۶۶)

(اسی طرح......وہ شخص جس نے کسی گروہ کے خلاف ظالمانہ طور پر چڑھائی کی اور ان لوگوں نے اس (حملہ آور) شخص کو قتل کر ڈالا تو وہ (مقتول) شہید نہیں کہلائے گا کیونکہ وہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہوئے مرا)

(۱۱) ومن قتل مدافعا عن نفسه اوماله اوعن المسلمین او اهل الذمة بایّ آلة قتل، بحدید اوحجر او خشب فهو شهید، کذا فی محیط السرخسی (هندیه، جلد:۱، ص: ۱۶۸)

(جو شخص اپنی جان، مال، مسلمانوں یا اہلِ ذمہ کا دفاع کرتے ہوئے قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے، خواہ وہ کسی بھی آلۂ قتل......لوہے پتھر، لکڑی وغیرہ......سے قتل ہوا ہو)

واللّٰه اعلم با لصواب

عبدالدیان عفا اللّٰه عنه

دارالافتاء، مرکزی جامع لال مسجد (اسلام آباد)

اس فتوے پر پاکستان بھر کے مختلف مکاتبِ فکر سے تعلّق رکھنے والے ۵۰۰ سے زائد مفتیانِ عظّام، علمائے کرام اور شیوخ الحدیث کے دستخط ثبت ہیں۔جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف چند علماء کے نام و دستخط ذیل میں دیے جا رہے ہیں:

(۱) مولانا مفتی نظام الدین شامزیؒ شہیدؒ، شیخ الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔
(۲) مولانا ظہور الحق صاحب، مدیر دارالعلوم معارف القرآن، مدنی مسجد، حسن ابدال۔
(۳) مولانا عبدالسلام صاحب، شیخ الحدیث اشاعت القرآن، حضرو، اٹک۔
(۴) قاری چمن محمد، مدرس اشاعت القرآن، حضرو۔

(۵)مفتی سیف اللہ حقانی صاحب، رئیس دارالافتاء، دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ۔

(۶)مولانا عبدالرحیم صاحب، خطیب جامع مسجد ۳۳، جنوبی سرگودھا۔

(۷)فتح محمد صاحب، مدیر جامعہ صدیقیہ، واہ کینٹ۔

(۸)مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب، مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔

(۹)مفتی حمید اللہ جان صاحب، جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

(۱۰)مفتی شیر محمد صاحب۔

(۱۱)مفتی زکریا صاحب، دارالافتاء جامعہ اشرفیہ، لاہور۔

(۱۲)مولانا محمد اسحاق صاحب، مہتمم مدرسہ تدریس القرآن وخطیب مرکزی جامع لالہ رخ، واہ کینٹ۔

(۱۳)مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب، مہتمم جامعہ ابوہریرۃؓ زڑہ میانہ، نوشہرہ۔

(۱۴)مفتی حبیب اللہ صاحب۔ دارالافتاء والارشاد ناظم آباد، کراچی۔

(۱۵)مولانا محمد صدیق صاحب، مہتمم جامعہ تعلیم القرآن مدنی مسجد، لائق علی چوک، واہ کینٹ۔

(۱۶)مولانا عبدالمعبود صاحب، جامع مسجد پھولوں والی، رحمٰن پورہ، راولپنڈی۔

(۱۷)قاری سعید الرحمٰن صاحب، مدیر جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی۔

(۱۸)قاضی عبدالرشید صاحب، مہتمم دارالعلوم جامعہ فاروقیہ، ڈھمیال کیمپ، راولپنڈی۔

(۱۹)مولانا محمد صدیق اخونزادہ صاحب،۔

(۲۰)مفتی ریاض احمد صاحب، دارالافتاء دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی۔

(۲۱)مولانا محمد عبدالکریم صاحب، مدیر جامعہ قاسمیہ، ایف سیون فور، اسلام آباد۔

(۲۲)مفتی محمد اسماعیل طورو صاحب، دارالافتاء جامعہ اسلامیہ، صدر، راولپنڈی۔

(۲۳)مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب، خطیب جامع مسجد دارالاسلام، جی سکس ٹو، اسلام آباد۔

(۲۴)مولانا فیض الرحمٰن عثمانی صاحب، رئیس ادارۂ علوم اسلامیہ، سترہ میل، بھارہ کہو، اسلام آباد۔

(۲۵)مولانا عبداللہ حقانی صاحب، شیخ الحدیث مدرسہ وجامعہ خدیجۃ الکبریٰؓ، اسلام آباد۔

(۲۶)مولانا محمود الحسن طیب صاحب، مفتی مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ۔

(۲۷)مولانا محمد بشیر سیالکوٹی صاحب، مدیر معہد اللغۃ العربیۃ ومدیر بیت العلم، اسلام آباد۔

(۲۸)مولانا وحید قاسمی صاحب، جنرل سیکرٹری عالمی مجلس ختم نبوت ومدیر مدرسہ فاروقیہ، اسلام آباد۔

(۲۹)مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ۔

(۳۰)مولانا مفتی مختار الدین صاحب، کربوغہ شریف، خلیفۂ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی۔

(۳۱)مولانا فضل محمد صاحب، استاد الحدیث جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔

(۳۲)مولانا سعید اللہ شاہ صاحب۔ استاد الحدیث۔

(۳۳)مولانا سبحان اللہ صاحب، مفتی جامعہ امداد العلوم، صدر، پشاور۔

(۳۴)مولانا محمد قاسم ابن مولانا محمد امیر بجلی گھر، پشاور۔

(۳۵)مفتی غلام الرحمٰن صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ عثمانیہ، صدر، پشاور۔

(۳۶)مولانا مفتی سید قمر صاحب، دارالافتاء دارالعلوم سرحد، دارالعلوم آسیا گیٹ، پشاور۔

(۳۷)مولانا محمد امین اورکزئی شہیدؒ، شاھو وام، ہنگو۔

(۳۸)مولانا شیخ الحدیث محمد عبداللہ صاحب۔

(۳۹)مفتی دین اظہر صاحب۔

(۴۰)مولانا مفتی عبدالحمید دین پوری صاحب۔

(۴۱)مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن صاحب۔

(۴۲)مفتی محمد شفیق عارف صاحب۔

(۴۳)مفتی انعام الحق صاحب۔

(۴۴)مفتی عبدالقادر، جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔

(۴۵)مولانا سید سلیمان بنوری صاحب، نائب مہتمم جامعہ بنوریؒ ٹاون، کراچی۔

(۴۶)مفتی جمال احمد صاحب، دارالعلوم فیصل آباد۔

(۴۷)مولانا محمد زاہد صاحب، جامعہ امدادیہ، فیصل آباد۔

(۴۸)پیر سیف اللہ خالد صاحب، مدیر جامعہ المنظور الاسلامیہ، لاہور۔

(۴۹)مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، مفتی جامعہ المنظور الاسلامیہ، لاہور۔

(۵۰)مولانا احمد علی صاحب مدرسہ الحسنین، گرین ایریا، فیصل آباد۔

(۵۱)مفتی محمد عیسیٰ صاحب، دارالعلوم اسلامیہ، کامران بلاک، لاہور۔

(۵۲)مولانا رشید احمد علوی صاحب، مدیر دارالعلوم اسلامیہ۔

(۵۳)قاضی حمید اللہ صاحب، مرکزی جامع مسجد شیراں والا باغ، گوجرانوالہ۔

(۵۴)مولانا فخر الدین صاحب، جامعہ اشرف العلوم، گوجرانوالہ۔

(۵۵)مفتی عبدالدیان صاحب، مفتی مرکزی جامع مسجد، اسلام آباد۔

(۵۶)مفتی محمد فاروق صاحب، رئیس دارالافتاء جامعہ فریدیہ، اسلام آباد۔

(۵۷)مولانا محمد عبدالعزیز صاحب، خطیب مرکزی جامع مسجد، اسلام آباد۔

(۵۸)مفتی سیف الدین صاحب، جامعہ محمدیہ، ایف سکس فور، اسلام آباد۔

مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کا فتویٰ:

اگر کسی فوجی کو ''ایک مسلمان کے قتل'' اور ''پھانسی یا کورٹ مارشل'' کے درمیان (کسی ایک چیز کے اختیار کرنے کا) فیصلہ کرنا پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ کے قانون میں اس کے لیے اخروی لحاظ سے آسان، سہولت دہ اور جائز یہی ہے کہ وہ اپنے لیے ''کورٹ مارشل'' اور ''تختۂ دار'' کا راستہ اختیار کرلے۔

کوہاٹ کے مفتیان کا فتویٰ:

''شریعت کی رو سے مسلمانوں کے خلاف لڑنے والے فوجی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں اور ان کا مرنا حرام موت ہے اور ان کا حکم ''قطاع الطریق'' یعنی راہزن اور ڈاکو کا ہے۔ نمازِ جنازہ کے لیے جو حکم راہزن اور ڈاکو کا ہے وہی ان کا ہے۔''

دارالعلوم اکوڑہ خٹک کے مفتیانِ کرام کا فتویٰ:

''فقہ کی معتبر اور مشہور کتب درمختار وردمختار میں ہے کہ عصبی (جو وطن یا قوم کی عصبیت میں لڑتا ہوا مارا جائے) پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی جائے گی۔''

☆☆☆☆☆☆

اسلام آباد' بغداد بن جائے گا!!!

مصعب ابراہیم

3 سال گزر چکے ہیں!!!لال مسجد سے ایک آوازہ بلند ہوااوراس صدائے شریعت کو اپنے تئیں دبانے کے لیے سفاکیت کی انتہاؤں کو عبور کیا گیا۔لیکن نفاذِ شریعت کی خاطر اپنا سب کچھ تج دینے والوں کے لیے آج عبدالرشید غازی شہیدؒ کا نام استعارہ بن چکا ہے۔ پاکستان میں شریعت کے نفاذ کی تڑپ اور آس رکھنے والوں اور اس مقصد کے لیے اللہ رب العزت سے اپنی جانوں کا سودا کرنے والوں کی جدوجہد اور تاریخ ہرگز مرتب نہیں ہوسکتی جب تک کہ شہدائے لال مسجد کا تذکرہ نہ کیا جائے اور شہید ابن شہید' عبدالرشید غازیؒ کے کارہائے نمایاں کو اجاگر نہ کیا جائے۔شہدائے لال مسجد اور عبدالرشید غازیؒ کا نام شریعت کی بالادستی کی تحریک کا عنوان بن چکا ہے۔

آئینی وقانونی جدوجہد اور مسلح جدوجہد' ایک تقابل:

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ان شہدا نے سرزمین پاکستان میں شریعت اسلامیہ کو بحیثیت نظام لاگو کرنے کی جدوجہد کو ایک نیا آہنگ بخشا۔انہوں نے اپنے کردار وعمل سے اس بات کو ثابت کیا کہ اسلامی نظام حیات کو معاشرے میں علو و برتری اگر عطا ہوسکتی ہے تو اُس کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ مسلح جدوجہد کے ذریعے رائج الوقت کفریہ اور طاغوتی نظام' بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا جائے ۔اس فسادی نظام کے مقابل سینہ ٹھونک کر میدان میں نکلا جائے،اس شیطانی جال کے بخیے ادھیڑے جائیں اور اس کی جگہ اسلام کا الٰہی نظام قائم کر کے اللہ کے بندوں کو اللہ ہی کی بندگی پر ابھارا جائے۔

> **عبدالرشید غازی شہیدؒ نے اپنی شہادت سے پہلے فرمایا تھا کہ '' عنقریب اسلام آباد' بغداد بن جائے گا''۔اُن کے رب نے اپنے اُس مخلص بندے کی زبان سے نکلے ہوئے ہر ہر حرف کو سچ کر دکھایا اور آج واقعتاً پاکستان کے اندر جہادی کارروائیوں کی بدولت کابل، بغداد اور اسلام آباد میں کوئی فرق باقی نہیں رہا۔**

عبدالرشید غازی شہیدؒ اور شہدائے لال مسجد و جامعہ حفصہ نے اُن طبقات کی آنکھوں پر پڑی گرہ بھی کھول دی ہے' جو پاکستان میں شریعت کے نفاذ کے لیے آئینی ، قانونی، جمہوری، دستوری اور پرامن جہدوجہد کے علاوہ کسی بھی طریقہ کو ناممکن العمل بتاتے اور گردانتے ہیں۔اِن شہدا نے اپنے عمل اور کردار سے شریعت اسلامیہ کو عملی طور پر نافذ کرنے کے لیے ایک ایسے راستے کی نشان دہی کی ہے' جس پر آنے والے عشاق کے قافلے چلتے رہیں گے اور اپنی منزلِ مراد کو پاتے رہیں گے۔

پاکستان کی ۶۳ سالہ تاریخ میں شرک،حکم بغیر ماانزل اللہ،ظلم و جبر اور اللہ سے بغاوت کی بنیادوں پر قائم نظام نے اس خطے کے مسلمانوں کی دنیا اور آخرت کو کھوٹا کر کے رکھ دیا ہے۔ان ۶۳ سالوں میں پرامن آئینی وقانونی جدوجہد کے اسیروں نے اپنی سعی و جہد کے نتیجے میں کیا کامیابیاں حاصل کیں اور اس طاغوتی نظام کے لیے کس قدر خطرہ بن سکے؟ دوسری جانب لال مسجد اور جامعہ حفصہ میں اپنے لہو سے اسلام کی تاریخ کا زریں باب رقم کرنے والوں کے نقوش ہائے قدم پر چلتے ہوئے مجاہدین نے محض ۳ سال کے عرصے میں اس باطل نظام کو کس طرح ہلا مارا ہے......کیا اب بھی دیکھنے والی آنکھیں، سننے والے کان،سوچنے سمجھنے والے دماغ ایسی بابرکت جدوجہد کی تنقیص کر سکتے ہیں اور اس مقدس راستے سے سرموانحراف کو گوارا کر سکتے ہیں؟؟؟ان شہدا نے اپنے جسم وجاں کو وار کر یہ پیغام دیا کہ

نہ گفتگو سے نہ شاعری سے جائے گا

عصا اٹھاؤ کہ فرعون اسی سے جائے گا

نَهِیُ عَنِ الْمُنُكَرُ بِالْيَدُ:

عبدالرشید غازی شہیدؒ اور اُن کے باعزم ساتھی اُس قافلے کے سالار ہیں' جو اللہ کی حدود کو قائم کرنے ،اُس کے دین کے نفاذ ،شریعت اسلامیہ کے علو و برتری کے لیے اور طاغوت کی حکمرانی ، باطل کی کارفرمائی ،منکرات کی فرمانروائی کو بزورقوت ختم کرنے کے لیے میدان میں نکلا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ان پاکیزہ صفت افراد نے حرز جاں بنالیا کہ '' تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے اسے ہاتھ سے بدل ڈالے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اگر یہ بھی نہ کرسکتا ہو تو اپنے دل سے نفرت کرے یہ ضعیف ایمان ہے،اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں''(صحیح مسلم)۔

برائی کو دیکھ کر بزور روک دینے،اُس کا تدارک کرنے اور اُس کے راستے مسدود کرنے ہی کی بنا پر اس قافلے کے راہی ایمان کے مضبوط ترین کڑے کو تھامے ہوئے ہیں، یقین وایمان کے بلندترین درجات پر فائز ہیں۔یہی وجہ ہے کہ جس ذات باری تعالیٰ نے اُنہیں ایمان کی اس حقیقت سے آشنا کروایا اور اُس کو ان کے قلوب میں پیوست کر دیا' اُسی ذاتِ پاک نے اُنہیں اس ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ایسی بے مثل استقامت سے نوازا کہ جو اسلامی تاریخ کے درخشاں باب کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔

اس کے برعکس ان پیکرانِ عزیمت واستقامت کی مخالفت کرنے والوں پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی یہ وعید صادق آ رہی ہے کہ '' اس ذات کی قسم جس کے

ہاتھ میں میری جان ہے تم اچھائی کا حکم اور برائیوں سے مخالفت کرتے رہو ورنہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل فرمادے گا پھر تم دعائیں کروگے لیکن قبول نہ ہوں گی'' (مسند احمد، ترمذی)۔ پس ذلت وپستی کے راستوں پر چلنے والوں کی حالت زار بھی ہر ایک کے سامنے ہے اور عزت و سرفرازی کی منزلوں سے ہم کنار ہونے والوں کا کردار وعمل بھی واضح ہے۔

ایک حد فاصل:

پاکستانی فوج نے لال مسجد وجامعہ حفصہ میں جس سفاکیت کا مظاہرہ کیا، اُس کے بعد بھی کسی بھی صاحب فہم وبصیرت کے دل میں اس فوج کے لیے کوئی نرم گوشہ پایا جانا محال ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان بے حس اور ایمان سے عاری فورسز کی جانب سے لال مسجد کے طلبہ اور جامعہ حفصہ کی طالبات پر ڈھائے جانے والے ظلم و جور نے ایک حد فاصل کھینچ دی ہے......کفر وارتداد اور ایمان ویقین کے درمیان ایک حد فاصل......اب دونوں لشکر اور اُن کے مقاصد کھل کر سامنے آگئے۔ ایک طرف ''دہشت گردی کے خاتمہ'' کے نام پر اسلام دشمنی اور دین بے زاری پر تلا ہوا لشکر اور اُس کے صلیبی آقا کھڑے ہیں جبکہ دوسری جانب اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں پر جان لٹانے اور آخرت کا سودا چکانے والوں کا لشکر سینہ سپر ہے!!!

فوج کی حقیقت

پاکستانی فوج کی پوری تاریخ ناکامیوں، نامرادیوں، شکست وریخت سے بھری پڑی ہے۔ ۱۹۶۵ کی جنگ کے قصے اور فاحشہ گلوکاراؤں کی آوازوں میں قوم کو لوریاں سنا سنا کر، بچوں کو نصابہ کتب میں یہ یقین کروایا گیا کہ فتح پاکستانی فوج کی ہوئی لیکن حقیقت میں تو سیکڑوں مربع میل کا پاکستانی علاقہ بھارت کے قبضے میں چلا گیا جو اب مستقل طور پر بھارت کا حصّہ ہے۔ ۱۹۷۱ میں رقم کی جانے والی ''بہادری اور سرفروشی'' کی داستانیں تو بھلائے نہیں بھولتیں۔ اُس پر مستزاد اس بے حمیت فوج کے وہ کالے کرتوت ہیں جو اہل بنگال کے اذہان سے کبھی محو نہیں ہوسکیں گے۔ آزاد تحقیقاتی اداروں کی رپورٹس کے مطابق ۴ لاکھ سے زاید بنگالی خواتین کو پاکستان کے بدقماش فوجیوں نے اپنی ہوس کا نشانہ بنایا۔

اپنی بدفطرتی سے یہ فوج اب تک جان نہیں چھڑا سکی، سوات و مالاکنڈ کے مہاجرین کے پشاور اور مردان میں واقع کیمپوں سے بھی اس ''پاک'' فوج کے افسروں اور کارندوں نے ۱۰۰۰ سے زاید جوان بچیوں کو غائب کیا۔ پھر جامعہ حفصہ کی طالبات اور قال اللہ وقال رسول کو اپنا وظیفۂ زندگی بنا لینے والی بچیوں کو بھلا کون بھول سکتا ہے کہ نجانے ''ایمان، تقویٰ، جہاد'' والے ہاتھوں نے اُنہیں کس کس کو بیچ دیا اور کن خفیہ عقوبت خانوں کے در و دیوار اُن کی دلدوز چیخوں اور آہ وبکا پر گواہ ہوں گے......

یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ پرویز مشرف کے جرائم کسی سے کم نہیں اور جلد یا بدیر وہ ملعون' اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا۔ دنیا اور آخرت کی رسوائیوں کا طوق اپنے گلے میں ڈالے' وہ ''دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو'' کی صدا لگا تا پھرے گا لیکن صرف وہ ہی مجرم نہیں جیسا کہ بعض حلقوں کا گمان تھا کہ اصل خرابی پرویز کی ذات کی وجہ سے ہے، وہ نہیں رہے گا تو راوی چین ہی چین لکھے گا۔ لیکن عملاً کیا ہوا؟؟؟ ایک پرویز کے جانے کے بعد دوسرا پرویز آموجود ہوا۔ اسلام، جہاد، مجاہدین کے خلاف صف آرا ہونے میں یہ کسی بھی طرح اپنے پیش رو سے کم نہیں......صلیبیوں کی خدمت گزاری میں، شریعت سے بیر اور دشمنی میں، مجاہدین کے خلاف بغض اور کینے میں......غرض کسی بھی میدان میں یہ پرانے پرویز سے پیچھے نہیں رہا۔ لہٰذا مجاہدین کی یہ سوچی سمجھی رائے ہے کہ اصل خرابی کا ذمہ دار فاسد، ظالمانہ اور حکم بغیر ما انزل اللہ پر کھڑا یہ شیطانی نظام ہے۔ اس لیے نیا پرویز ہو یا پرانا پرویز' تمام کے تمام اسی نظام کے کل پرزے ہیں اور اسی نظام کے وفادار و مطیع فرمان ہیں۔ لہٰذا اس نظام کو چوٹ لگانا اور اسے زمیں بوس کرنا اور اس کے منہدم شدہ عمارت کی باقیات تک کو دریا برد کرنے کے بعد شریعت اسلامیہ کے الٰہی قوانین کے نفاذ تک مجاہدین جہاد وقتال کا یہ مبارک سلسلہ جاری رکھیں گے۔ ان شاء اللہ

شریعت یا شہادت:

لال مسجد وجامعہ حفصہ سے اٹھنے والی شریعت یا شہادت کی صدا' اب ہر راہیٔ فی سبیل اللہ کے دل کی آواز اور زندگی کا لائحہ عمل بن چکی ہے۔ شہدائے لال مسجد اور جامعہ حفصہ کی معزز اور عفت وعصمت کی پیکر طالبات علوم دینیہ کی شہادتوں سے شریعت یا شہادت کا نعرہ پورے پاکستان میں گونجنے لگا۔ مجاہدین شریعت یا شہادت کا علم لے کر نکلے اور لال مسجد کی بابرکت تحریک کی بدولت پاکستان بھر اور آزاد قبائل میں اس نظام بدی سے بغاوت کا جذبہ عروج پر پہنچ گیا۔ اس فسادی نظام کو الٹنے کے لیے پاکستان بھر میں اور آزاد قبائل میں کارروائیاں کی جانے لگیں۔ جولائی ۲۰۰۷ کے بعد مجاہدین نے پاکستان کے ہر بڑے شہر میں اپنی عسکری کارروائیوں کو ترتیب دیا۔

سرحد، سوات، وزیرستان و دیگر آزاد قبائل:

شہدائے لال مسجد کی قربانیوں کے سلسلے کو جاری و ساری رکھنے اور ثمر آور بنانے کے لیے مجاہدین کی قیادت نے اپنی حکمت عملی وضع کی۔ شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ، شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ، امیر بیت اللہ محسود شہید رحمہ اللہ اور مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ سمیت تمام جہادی قیادت نے نظام پاکستان کے خلاف علم جہاد و قتال بلند کیا۔ سوات میں شریعت یا شہادت کی بنیاد پر مجاہدین نے پاکستانی فوج وسیکورٹی اداروں کا جینا محال کر دیا۔ مالاکنڈ، باجوڑ، مہمند،

> ان شہدا نے سرزمین پاکستان میں شریعت اسلامیہ کو بحیثیت نظام لاگو کرنے کی جدوجہد کو ایک نیا آہنگ بخشا۔ اِنہوں نے اپنے کردار وعمل سے اس بات کو ثابت کیا کہ اسلامی نظام حیات کو معاشرے میں علو و برتری اگر عطا ہوسکتی ہے تو اُس کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ مسلح جدوجہد کے ذریعے رائج الوقت کفریہ اور طاغوتی نظام' بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکا جائے۔

اورکزئی، خیبر اور کرم میں مجاہدین نے اسلام آباد میں محصور کر کے شہید کیے گئے اپنے بھائیوں اور بہنوں کا قصاص پاکستانی فوج سے وصول کیا۔ وزیرستان کی سرزمین میں اتحاد و یگانگت کے ذریعے مجاہدین پاکستانی افواج کے مدمقابل صف آرا ہوئے۔

محاذِ پاکستان کے اندر:

لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، پشاور، ملتان، سرگودھا سمیت ملک بھر میں کامیاب جہادی کارروائیوں نے پاکستانی حکومت اور نظام کو مضمحل کر دیا۔ کرار یونٹ (جس کے 'جوانوں' نے لال مسجد آپریشن کیا) کے میس میں فدائی حملہ، ۲۰۰۴ میں شمالی وزیرستان آپریشن کے انچارج' رافضی میجر جنرل فیصل علوی کی مجاہدین کے ہاتھوں ہلاکت، میریٹ ہوٹل اسلام آباد پر فدائی حملہ' جس کے نتیجے میں بیسیوں امریکی فوجی مردار ہوئے، نیول وار کالج لاہور میں زیرِ تربیت نیوی افسران پر دو حملے، ایف آئی اے ہیڈ کوارٹر لاہور پر فدائی حملہ' بیسیوں سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکتیں، پولیس ٹریننگ سنٹر مناواں میں نو سو کے قریب پولیس ملازمین پر صرف تین افراد نے آٹھ گھنٹے تک قبضہ کیے رکھنا اور سیکڑوں پولیس اہل کاروں کی ہلاکتیں، اینٹی ٹیررسٹ پولیس ہیڈ کوارٹر اسلام آباد کی عمارت کو بارود بھری گاڑی سے اڑانا، راولپنڈی میں آئی ایس آئی کے اہل کاروں سے بھری دو بسوں کو دھماکے سے اڑانا، سرگودھا میں فضائیہ افسران کی بس کو دھماکے سے تباہ کرنا، لاہور میں آئی ایس آئی کے مرکز پر شہیدی حملہ' جس کے نتیجے میں عمارت مکمل طور پر تباہ ہوگئی، ملتان میں آئی ایس آئی کے مرکز کی شہیدی حملہ میں تباہی، اسلام آباد میں اقوام متحدہ کے دفتر پر فدائی حملہ، راولپنڈی میں فوج کے ہیڈ کوارٹر GHQ پر مجاہدین کے قبضہ کے بعد بیسیوں فوجی افسران اور جوانوں کی ہلاکتیں، لاہور میں بیدیاں پولیس ٹریننگ سنٹر، مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر اور ایف آئی اے کی بلڈنگ میں یک بارگی حملے، اسلام آباد میں ایک بریگیڈیئر کو فائرنگ کر کے ہلاک کرنا، کامرہ میں ایئر فورس کمپلیکس پر حملہ، راولپنڈی میں ایک بینک کے باہر اُس وقت حملہ' جب مہینے کے ابتدائی دنوں میں خفیہ اداروں کے اہل کار بینک سے تنخواہ وصول کر رہے تھے، پشاور میں آئی ایس آئی کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا گیا، اسلام آباد میں نیوی ہیڈ کوارٹر پر حملہ، راولپنڈی میں پریڈ لین پر حملہ...... یہ اُن چند بڑی کارروائیوں کا محض مختصر سا تذکرہ ہے جو اللہ کے بندوں نے اُسی کی مدد و نصرت کے ساتھ پاکستانی فوج اور اس کے سیکورٹی اداروں کے خلاف کی۔

عبدالرشید غازی شہیدؒ نے اپنی شہادت سے پہلے فرمایا تھا کہ ''عنقریب اسلام آباد' بغداد بن جائے گا''۔ اُن کے رب نے اپنے اُس مخلص بندے کی زبان سے نکلے ہوئے ہر ہر حرف کو سچ کر دکھایا اور آج واقعتاً پاکستان کے اندر جہادی کارروائیوں کی بدولت کابل، بغداد اور اسلام آباد میں کوئی فرق باقی نہیں رہا۔ زرداری و کیانی، حامد کرزئی اور نوری المالکی میں اب کوئی فرق روا نہیں رکھا جا سکتا۔ اب بہت جلد اپنے ہم عصر معاونینِ طواغیت کی طرح پاکستان کے مرتد حکمران اور اِن کا نظام بھی مجاہدین کے ہاتھوں نیست و نابود ہونے کو ہے اور غازی شہیدؒ کے کارواں اپنی منزل مقصود پر ڈیرے ڈالنے کو ہیں!!!

☆☆☆☆☆

بقیہ: شریعت یا شہادت

اور اسی طرح ہم ہر اس طاہر و پاکیزہ خون کا بدلہ لے کر رہیں گے جو ان ظالموں کے ہاتھوں بہا ہے، جن میں سرِ فہرست ابطالِ اسلام کا وہ لہو ہے جو وزیرستان میں بہایا گیا، خواہ شمالی وزیرستان میں ہو، یا جنوبی وزیرستان میں۔ اور اسی پاکیزہ لہو میں دو محترم قائدینِ جہاد، کمانڈان نیک محمد اور عبداللہ محسود رحمۃ اللہ علیہم کا خون بھی شامل ہے۔ یقیناً وزیرستان کے قبائل نے عالمی کفر...... یعنی امریکہ، اس کے حلیفوں اور اس کے آلۂ کاروں...... کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر استقامت کے ساتھ ایک تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ ایک ایسا عظیم کردار جو بڑے بڑے ممالک بھی ادا کرنے سے عاجز رہے۔ ان کی اس ثابت قدمی کا اصل سبب ان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اسی پر توکل ہے۔ انہوں نے اللہ ہی کی خاطر عظیم جانی اور مالی قربانیاں دیں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس راہ میں جو کچھ ان سے چھن گیا اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بہت بہتر نعم البدل عطا فرمائے! مسلمان کبھی بھی اہلِ وزیرستان کا یہ عظیم کردار نہ بھولیں گے۔ نہ ہی علمائے اسلام، قائدینِ امت اور ابنائے ملت کا یہ خون یونہی رائیگاں جانے دیا جائے گا، جب تک کہ ہمارے جسم و جاں میں خون کا آخری قطرہ تک موجود ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں یہ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے!

اے اللہ! اے ہمارے رب! ہمارے جو بھائی اور بہنیں قتل کر ڈالے گئے ان کی شہادتیں قبول فرما اور زخمیوں کو اپنے خصوصی کرم سے شفا دے! اے اللہ ان کی قبروں کو ان پر کشادہ کر دے! ان کے اہل و عیال میں ان کا خلیفہ بن جا! اور علیین میں ان کے درجات بلند فرما!

اے اللہ! بلاشبہ پرویز، اس کے وزرا، اس کے علما اور اس کی افواج نے افغانستان و پاکستان میں تیرے اولیاء سے دشمنی لگائی، بالخصوص وزیرستان، سوات، باجوڑ اور لال مسجد میں تو دشمنی کی حد کر دی۔ اے اللہ! پس تو ان کی کمر توڑ دے! ان کی جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے! ان کی وحدت پارہ پارہ کر دے! اے اللہ! تو ان سے ان کے عزیز و اقارب چھین لے جیسے انہوں نے ہم سے ہمارے عزیز و اقارب چھینے!

اے اللہ ہم ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور آپ کو ان کی گردنوں پر مسلط کرتے ہیں!

اے اللہ! ان کی تدبیروں کو انہی کی تباہی کا سبب بنا دے!

اے اللہ! تو جیسے بھی چاہے ان کے مقابلے میں ہمارے لیے کافی ہو جا!

اے اللہ! تو ان کو اپنی گرفت میں لے لے کیونکہ بلاشبہ وہ تجھے عاجز نہیں کر سکتے!

اے اللہ! تو ان میں سے ایک ایک کو گن لے! ان کو قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال! ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ!

اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے!

اللّٰھم صل و سلم علی نبینا محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔

☆☆☆☆☆

مساجد کی شہادت......صلیبیوں کا خصوصی ہدف

عبیدالرحمٰن زبیر

مساجد و مدارس سے بلند ہونے والی اللہ اکبراللہ اکبر کی پکار اور قال اللہ وقال رسول اللہ کی صدائیں‘ جہاں امت مسلمہ کے لیے حیات آفرین پیغام کی حامل ہیں، وہیں دین اسلام کے ازلی دشمنوں‘ یہود و نصاریٰ کے لیے پیام اجل کی حیثیت رکھتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ مساجد و مدارس صلیبیوں کے خصوصی اہداف میں شامل ہیں کیونکہ مساجد و مدارس سے وابستہ درویش صفت مومنین کا گروہ ہی پوری دنیا میں یہود و نصاریٰ کے مقابل اسلام کے دفاع کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔

مساجد کی مسلمہ اہمیّت:

مساجد اللہ کا گھر ہیں اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ’کعبۃ اللہ کی بیٹیاں‘ قرار دیا ہے۔مساجد اللہ کے شعائر میں سے ہیں اور ان کی عزت و احترام اور حفاظت کی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔شعائر اللہ کی حفاظت و تعظیم کو متقی و پرہیزگاروں کی خاص نشانی کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ (سورہ الحج: ۳۲)

’’جو تعظیم کرتا ہے اللہ کی نشانیوں کی سو یقیناً (یہ تعظیم کرنا) دل کا تقویٰ ہے‘‘۔

پاکستانی فوج کے ہاتھوں مساجد کی تباہی:

یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں اپنے ایمان کو بیچ دینے والے پاکستانی حکمرانوں اور فوج سے ان کے صلیبی آقا اسی لیے واری صدقے جا رہے ہیں۔صلیبیوں کی طرف سے انہیں ’’حسن کارکردگی‘‘ کے تمغات سے نوازا جا رہا ہے۔وجہ صاف ظاہر ہے کہ یہ بلا دریغ اور وحشیانہ انداز سے مساجد و مدارس پر بم باری کر کے اُنہیں ویران اور تباہ کر کے صلیبیوں کی رضا جوئی کے متلاشی ہیں۔وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُوْلَـئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلاَّ خَآئِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (سورہ البقرہ: ۱۱۴)۔

’’اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے ذکر کیے جانے کو روکے اور اُن کی بربادی کی کوشش کرے۔ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی ان میں جانا چاہیے۔ان کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑے بڑے عذاب ہیں‘‘۔

لال مسجد و جامعہ حفصہ اور اسلام آباد کی مساجد:

لال مسجد، جامعہ حفصہ اسلام آباد کے واقعات کسی کو یاد کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔جو ظلم وہاں روا رکھا گیا،معصوم و مطہر بچیوں کا وائٹ فاسفورس سے جس طرح شکار کیا گیا، مسجد و مدرسہ کی حرمت جس طرح پامال کی گئی، قرآن مجید و کتب احادیث جس طرح بے حرمتی کی گئی‘ اس سب کو احاطۂ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔لیکن غور تو کیجیے کہ لال مسجد و جامعہ حفصہ کا معاملہ شروع کہاں سے ہوا تھا۔کیا اسلام آباد کی گیارہ مساجد کی شہادت کوئی معمولی واقعہ تھا، کہ جس کا اب سرسری انداز میں بھی ذکر نہیں کیا جاتا ہے؟

قبائلی علاقوں اور سوات میں پاکستانی فوج نے جب بھی چڑھائی کی ہے، اُس کا اولین ہدف مساجد و مدارس بنے رہے ہیں۔اُن علاقوں کی حالت دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے ’’ایمان، تقویٰ، جہاد‘‘ کا ڈھول پیٹنے والوں اور اس نعرے سے اپنے قبیح اور خبیث چہرے پر پردہ ڈالنے والی اس فوج کو شعائر اسلام سے خصوصی چڑ ہے۔تبھی تو آپریشن زدہ علاقوں میں کوئی ایک مدرسہ و مسجد بھی ان کی بم باری سے محفوظ و مامون نہیں رہیں۔ان علاقوں میں سیکڑوں مساجد کو بم برسا کر شہید کیا گیا، مدارس میں موجود معصوم بچے مدارس کی عمارتوں سمیت شہید ہو گئے، مساجد میں قرآن مجید کے نسخے ان بم باریوں کی نذر ہو گئے۔

سوات میں مساجد و مدارس کی فوج کے ہاتھوں تباہی:

سوات میں برسرپیکار طالبان راہ نما استاد فاتح نے ادارہ السحاب سے گفتگو کرتے ہوئے کہا’’پاکستانی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کو جہاں بھی مسجد نظر آتی ہے......تو پہلا نشانہ اسی کو بناتے ہیں۔ان کو پتہ ہے کہ مسجد مسلمانوں کی نشانی ہے......یہ اسلام کی نشانی ہے......تو سب سے پہلے یہ اسلام کی نشانی کو مٹاتے ہیں۔یہاں سوات میں اس جنگ کے آغاز میں ۴۰، ۵۰ مساجد شہید ہو چکی ہیں۔آپ جس بھی درّے میں جائیں......جس علاقے جائیں......آپ کو مسجد شہید ہی نظر آئے گی۔جیسا کہ کچھ دن قبل انہوں نے تحصیل مٹہ میں وئینئی گاؤں میں بمباری کی...... وہاں تقریباً چودہ (۱۴) معصوم عورتیں اور بچے شہید ہو گئے......اور اس کے ساتھ مسجد کو بھی شہید کر دیا۔اس کے علاوہ علاقہ شور میں گٹ کی مسجد پر دو مرتبہ بمباری کی گئی۔ایک مرتبہ معاہدے سے دو تین مہینے پہلے اور ایک مرتبہ اب اس پر دوبارہ بمباری کر کے اس کو مکمل شہید کر دیا۔اس کے علاوہ کبل، مٹہ، چار باغ کے علاقوں میں بھی اور دوسری بہت سی جگہوں پر آپ جا کر دیکھ سکتے ہیں۔آپ جہاں بھی جائیں گے آپ کو ان خبیثوں کے ہاتھوں مسجد شہید ہی نظر آئے گی‘‘۔

وزیرستان میں مساجد و مدارس پر فوج کی بم باری:

وزیرستان میں مدرسہ گلشن علم میران شاہ، مدرسہ خلیفہ میران شاہ، دارالعلوم نعمانیہ کانی گرم، مدرسہ نبراس العلوم مسجد حیٔ کلی، مسجد کانی گرم، مسجد لالے ژائی، مسجد کڑمہ، مسجد سام، مسجد سروکئی، مدرسہ تعلیم القرآن سروکئی، مدرسہ گڑ دائی رغزئی، مسجد سپنکئی رغزئی اور مسجد مری جان‘ ان سب مساجد اور مدارس کو صلیبی اتحادی پاکستانی فوج نے بم باری کر کے مسمار کیا۔کیا پاکستانی فوج کا کردار کفار سے بدتر نہیں ہے؟

اورکزئی میں تبلیغی مرکز پر بم باری:

۲۵ مارچ ۲۰۱۰ کو اورکزئی ایجنسی میں ماموزئی کے علاقے میں تبلیغی جماعت کے مرکز پر بم باری کی وجہ سے ۷۰ سے زاید علما و طلبا شہید ہو گئے۔سیکورٹی فورسز نے تبلیغی مرکز میں ہونے والے اجتماع پر بم باری کی، جس کی زد میں آ کر مسجد بھی منہدم ہو گئی۔ (بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل

(لاہور میں قادیانیوں پر ہونے والے حملوں کے تناظر میں)

رب نواز فاروقی

''انسان تو انسان ہی ہوتے ہیں چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں اور اُن کو قتل کرنا تو مناسب نہیں' اور'' پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے تو سبھی برابر ہیں' چاہے وہ اقلیت ہوں یا اکثریت''۔ یہ باتیں بڑھتے بڑھتے یہاں تک جا پہنچیں کہ'' قادیانی ہمارے بھائی اور پاکستان کا قیمتی سرمایہ ہیں''۔ ڈالروں کے بدلے ایمان کا سودا کرنے والے ڈالری دانش وروں، کالم نگاروں، اینکرز اور ہر لحظہ امریکی ستائش کے متمنی سیاست دانوں اور صلیبیوں کی خوشنودی پا کر اپنی باری کے منتظر موقع پرستوں کی قادیانیوں کے مرنے پر مذمتیں تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں کہ اُن کے دل تو صلیبیوں کے مرنے پر بھی تڑپ اٹھتے ہیں اور یہود و نصاریٰ کے حواریوں کی موت پر اُن کی آنکھیں ٹسوے بہا بہا کر لال سرخ ہو جاتی ہیں۔ مگر دینی قیادت سے منسوب 'مذمتی بیانات' ضرور سوالیہ نشان ہیں کہ جن کا فرض منصبی کسی بغیر ماانزل اللہ' قانون' کی پاسداری نہیں بلکہ شریعت کی تابع داری ہے وہ کیوں اِن زنادقہ کی اموات پر اظہار افسوس کر رہے ہیں؟

علمائے کرام تو اس شرعی مسئلے سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اصلاً تو ہر کافر حربی ہی ہوتا ہے سوائے اس کے کہ وہ ذمی ہو یا معاہد ہو یا مستامن ہو اور پاکستان کے قادیانی ان میں سے کسی زمرے میں بھی نہیں آتے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ حکومت پاکستان نے ان کو امان دی رکھی ہے اور وہ مستامن ہیں تو عرض ہے کہ حکومتِ پاکستان تو اپنے ارتداد کے باعث باطل ہو چکی، اب اُس کی امان چہ معنی دارد؟

قادیانیوں کو تمام علمائے کرام نے زندیق کہا ہے۔ اس بات کی صراحت فقیہ العصر، مفتی اعظم حضرت مولانا رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے 'احسن الفتاویٰ' سے اس طرح ہوتی ہے، حضرت فرماتے ہیں'' قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے باوجود ذمی نہیں۔ اس لیے کہ یہ زندیق ہیں اور زندیق کسی صورت بھی ذمی نہیں قرار پاتا بہر صورت واجب القتل ہے''۔ (جلد ۶، صفحہ ۳۵۹)

زندیق کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا'' جو اسلام کا مدعی ہو اور اپنے کفریہ عقائد کا برملا اعلان کرتا ہو اور انہی کفریہ عقائد کو اسلام قرار دیتا ہو''۔ زندیق کے احکام میں لکھتے ہیں '' حکومت پر فرض ہے کہ ان کے قتل کا حکم دے، خواہ کوئی خود زندیق بنا یا باپ دادا سے اس مذہب میں چلا آتا ہو، جبکہ مرتد کی اولاد واجب القتل نہیں''۔ (جلد ۶، صفحہ ۳۸۷، ۳۸۸)

حضرت مفتی صاحب کے یہ چند اقوال تو محض تذکیر کے لیے عرض کر دیے ورنہ علمائے ربانیین کے اس عنوان سے فرمودات پر تو کئی کتب مرتب ہو سکتی ہیں۔

نئی نبوت کے دعوے دار کذابوں کی صورت میں فتنۂ قادیانیت ہی سے اس امت کو پہلی بار سابقہ پیش نہیں آیا بلکہ یہ فتنہ تو خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہی میں سامنے آ گیا تھا اور پھر مسیلمہ کذاب، طلیحہ خویلد اور سجاح کے فتنوں کی سرکوبی خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک دور میں ہوئی۔ گویا کہ اس ضمن میں شریعت کی بالکل واضح اور صریح تعلیمات امت کے سامنے موجود ہیں اور امت میں کبھی بھی اس بارے میں کوئی ابہام نہیں رہا کہ نئی نبوت کے دعوے دار اور اُس کے ماننے والے قابل گردن زدنی ہی ہیں اور اس فتنے کا تریاق ہمیں اس دورِ غلامی سے پہلے کہیں بھی ''پرامن'' اور'' قانونی جدوجہد'' کی صورت میں نہیں ملتا۔ اصل المیہ یہ ہے کہ ہمیں نفسِ مسئلہ کی بجائے اِدھر اُدھر کی باتوں میں الجھا دیا جاتا ہے اور کسی بھی معاملے میں شرعی حکم معلوم کرنے کی بجائے سیاسی مصلحت اور حکمت کے مباحث چھیڑ دیے جاتے ہیں تا کہ معاملہ کسی کروٹ نہ بیٹھ سکے اور بات الجھاؤ ہی کا شکار رہے۔

قادیانیوں کے قتل پر عامۃ المسلمین نے تو خوشی اور مسرت کا ہی اظہار کیا البتہ مخصوص طبقات نے مذمت ہی میں عافیت سمجھی۔ ان حضرات کی مذمت کے پیچھے دو عوامل کارفرما ہیں۔ ایک تو یہ کہ تین صدیوں کی مسلسل غلامی نے ہمارے ہاں غلامانہ نفسیات کو جنم دیا ہے، جس میں موت سے ایسی نفرت پیدا کی گئی ہے کہ اب کسی حال میں بھی اور کسی کا بھی مرنا اچھا نہیں لگتا۔ طبائع، قتل و قتال (چاہے وہ حکم شرعی ہی کیوں نہ ہو) سے اکراہ کرتی ہیں اور امن و امان، قانون کی پاسداری جیسے بظاہر خوشنما عنوانات کا ذکر بھلا لگتا ہے۔ نظامِ زندگی میں شریعت کی تنفیذ، غیرت، جرأت، دلیری جیسے 'جذباتی' الفاظ 'شرفا' کی طبائع کو مکدّر کر دیتے ہیں۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ غلاموں کے لیے آقاؤں نے ایسا نظام تعلیم وضع کیا کہ وہاں سے فارغ التحصیل افراد کے لیے شریعت کا حکم کسی درجے میں بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور تمام مسائل کو عقل اور وہ بھی عقل سقیم (ظاہر ہے وحی سے پہلوتہی کرنے والی عقل، عقلِ سلیم تو نہیں ہو سکتی) سے دیکھا، جانچا اور پرکھا جاتا ہے۔ گفتگوؤں اور بحثوں میں عقلی استدلال ہی مقدم ہوتا ہے اور مغرب کی دی ہوئی اصطلاحات' حقوق انسانی، امن، آزادی وغیرہ کو ایسا معتبر مانا جاتا ہے کہ گویا وہ منصوص اصطلاحات ہیں جن پر کسی کو کوئی اعتراض کرنے کا حق ہی نہیں۔ المیہ در المیہ یہ ہے کہ اچھے بھلے دین دار طبقات کے ہاں بھی ہر مسئلے کے یہی پہلو زیر غور ہوتے ہیں۔

اگر ہم ان حقائق کو اچھی طرح سمجھ لیں تو پھر ۵۳ء اور ۷۴ء میں تحریک ختم نبوت چلانے والوں کی قادیانیوں کے قتل پر مذمت کو بھی سمجھ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شرعی احکامات کو مقدم رکھنے اور ان ہی کے مطابق افعال و اعمال ڈھالنے کی توفیق سے نوازیں۔ آمین

☆☆☆☆☆

لاہور دھماکوں کے اسباب

علامہ احمد میاں حمادی
(صوبائی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ)

لاہور میں قادیانیوں کی دو عبادت گاہوں پر فدائی حملے، بم دھماکے اور گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی، جس پر دنیا ہل گئی، کافی سیاسی بیانات آئے، حتیٰ کہ علما کی جانب سے بھی ان حملوں کی سخت مذمت کی گئی، مجھے اس بات سے کوئی اختلاف نہیں کہ سیاسی لوگوں نے قادیانیوں سے ہمدردی کا اظہار کیا اس لیے کہ جو لوگ صبح ایک پارٹی اور شام دوسری پارٹی میں ہوں ان سے اس قسم کے بیانات اگرچہ ایمانی علامات کے منافی ہیں لیکن وہ دینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ پوری دنیا نے ان واقعات کی بھرپور انداز میں مذمت کی شاید اتنی سخت مذمت عافیہ صدیقی کی گرفتاری، ایمل کانسی کی شہادت، وانا میں امریکی حملوں پر بھی نہ کی گئی ہو۔ اس بات پر تو ہر ایک نے مذمت کر دی لیکن ان حملوں کے اسباب پر کسی نے لب کشائی کی جرأت نہ کی مجھے افسوس اس کا ہے...... کیوں ہوئے حملے...... اس بات سے کوئی مسلمان اختلاف نہیں کر سکتا کہ قادیانی ایک بدترین گستاخ رسول قوم ہے...... جس نے نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلکہ باری تعالیٰ...... صحابہ کرامؓ...... قرآن...... ازواج مطہراتؓ سے لے کر ایک ایک مسلمان کی توہین کی ہے۔ قادیانی مسلمان نہ ہوتے ہوئے خود کو مسلمان کہلوائے...... اسلام پر نہ ہوتے ہوئی خود کو اسلام کا پیروکار کہلوائے...... ایک مسلمان کو اس کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہیں ہو سکتی اس بات کا ثبوت قرآن میں بھی ہے اور کئی ایک احادیث میں اس کا ثبوت ملتا ہے اگر تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جانوں سے زیادہ عزیز نہیں تو تم کامل الایمان نہیں ہو۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص مجھے آکر کہے کہ مولانا محمود الحسین آپ کا باپ نہیں بلکہ میں ہوں، اب دو باتیں ہیں ایک تو میں خود طیش میں آجاؤں گا لیکن اگر میں صبر کر لوں تو دنیا مجھے غیرت مند کہنے کو تیار نہ ہوگی۔ ٹھیک یہی اختلاف ہمارا قادیانیوں کے ساتھ ہے۔ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ صرف نبی کہہ کر مانتے ہیں بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں، ایک مکہ میں اور دوسری مرزا قادیانی کی شکل میں قادیان میں اور پہلی بعثت سے بڑھ کر قادیان والی بعثت ہے"...... اب میں اپنی بات کو اختتام پر رکھ کر آپ کے سامنے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں جو اس نے اپنے فیصلے میں لکھے ہیں...... اور یہ ایک اٹل حقیقت ہے عدالت فیصلہ غلط دے یہ تو ممکن ہے...... لیکن حوالہ غلط چاہ کر بھی نہیں لکھ سکتی کہ مخالف گروپ سامنے ہے۔ 1993 میں جسٹس شفیع الرحمٰن کی سربراہی میں جسٹس عبدالقدیر چوہدری، جسٹس محمد افضل لون، جسٹس سلیم اختر، جسٹس ولی محمد خان صاحبان پر مشتمل فل بینچ نے قادیانیوں کے اعتراضات کہ ہمیں مذہبی آزادی ہونی چاہیے، مسلمان کہلوانے...... مساجد بنانے...... اذان کہنے...... کلمہ لکھنے وغیرہ کی اجازت ہونی چاہیے، پر مذکورہ ججوں نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ سنایا۔ (بادی النظر میں یہ بات بھی سامنے رہے کہ بغیر ما انزل اللہ کے مطابق عدالتوں کا پورا انظام چلانے والے ججوں کی شرعی حیثیت، فاسق، ظالم اور کافر کی ہے [ادارہ])۔ یہ فیصلہ ہمیشہ کے لیے اُن رہ نماؤں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے جو اپنی آنکھیں بند کر کے قادیانیوں کو مظلوم ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور ان کی موت پر ایسا غم کرتے ہیں جیسا کہ شاید کبھی کسی مسلمان عالم دین کی شہادت پر بھی نہ کیا ہو...... ان ججوں نے اپنے اس فیصلے میں لکھا ہے کہ...... قادیانی عقیدہ ہے کہ "میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمد کی ذات کا عکس جھلکتا ہے"، بحوالہ نزول المسیح ص ۴۸...... میں اس محمد کی تکمیل ہوں یعنی محمد کا ظل ہوں دیکھیے حقیقت الوحی ص ۲۷...... میں ہی آخری نبی ہوں...... اور خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا اور مجھے محمد کی تجسیم بنایا دیکھیے ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱۔ سپریم کورٹ کے اس حوالے سے ریمارکس ہیں کہ اوپر جو کچھ کہا گیا اس کی روشنی میں اس بات پر عمومی اتفاق رائے پایا جاتا ہے کہ جب کوئی احمدی کلمہ پڑھتا ہے یا اس کا اظہار کرتا ہے تو وہ اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایسا نبی ہے جس کی اطاعت واجب ہے اور جو ایسا نہیں کرتا وہ بے دین ہے بصورت دیگر وہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے دھوکا دیتے ہیں...... یہ اسلام سے غداری اور سنگین ترین جرم ہے...... ان ججوں نے پیرا نمبر ۸۵ میں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف یہ کہ اپنی تحریروں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کو گھٹانے کی کوشش کی ہے بلکہ بعض مقامات پر ان کا مذاق بھی اڑایا ہے مثلاً مرزا قادیانی اپنی کتاب روحانی خزائن کے ص ۲۶۳ ج ۷ پر رقمطراز ہے کہ "پیغمبر اسلام اشاعت دین کو مکمل نہ کر سکے میں نے اس کی تکمیل کی"، ایک اور کتاب میں لکھا ہے کہ رسول اکرم بعض نازل شدہ پیغامات کو سمجھ نہ سکے اور ان سے بہت غلطیاں سرزد ہوئیں دیکھیے ازالہ اوہام ص ۳۴۶...... رسول اکرم تین ہزار معجزے رکھتے تھی...... جبکہ میرے پاس دس لاکھ نشانیاں ہیں...... رسول اکرم نصاریٰ کا تیار کردہ پنیر کھاتے تھے جس میں وہ سور کی چربی ملاتے تھی...... اب اندازہ کریں کہ توہین سے زیادہ ہوتا ہے مذاق اڑانا...... توہین کوئی برداشت نہیں کر سکتا، اپنے نبی کا مذاق کون برداشت کر سکے گا۔ اور یہ نہیں کہ قادیانی جماعت کا ان پر ایمان نہ ہو اس لیے کہ قادیانیت میں شامل ہونے کے لیے جو فارم مہیا کیا جاتا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں" میں مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی پر ایمان لاتا/لاتی ہوں" اور یہ تمام کتب اب بھی پاکستان میں چھپ کر تقسیم ہو رہی ہیں اور قادیانی اپنے گماشتوں کو یہ کتب دے کر اس کے مطالعے کو یقینی بنانے کا کہتے ہیں...... ان حقائق کو مدنظر رکھا جائے تو واضح ہوگا کہ یہ واقعات کیوں ہوئے اور کیا آئندہ بھی ہوں گی؟ اس فیصلے میں لکھا گیا ہے کہ "کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے اگر وہ ایسا توہین آمیز مواد جیسا کہ مرزا نے تخلیق کیا ہے سننے...... پڑھنے...... یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟" اب آپ دیکھیں کہ کس نے حملہ کیا، ان کا کیا مقصد تھا، کون تھے......؟ قطع نظر اس کے کہ قادیانی پاکستان کے شہری ہیں پہلے وہ خود کو شہری ماننے پر تیار تو ہوں...... قادیانی عقیدہ ہے کہ پاکستان خدا کی مرضی کے خلاف بنا ہے یہ ایک دن ضرور اکھنڈ بھارت بنے گا...... یہ بات کس سے مخفی ہے کہ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی تھا اور وہ برملا کہا کرتا تھا کہ "اسے اسلامی حکومت کا کافر وزیر یا کافر حکومت کا اسلامی وزیر سمجھیں"...... اور یہ بات کس سے مخفی ہے کہ پاکستان کے ایٹمی راز بھارت اور اسرائیل تک پہنچانے میں عبدالسلام قادیانی نے کیا کردار ادا کیا...... ان تمام باتوں سے ہٹ کر یہ ملک کلمہ اور اسلام کی سربلندی کے لیے حاصل کیا گیا اور

اسلام کی اساس ہے ختم نبوت' تو جس قوم کا اس اساس پر یقین نہ ہو وہ کیوں کر اس ملک وقوم کی وفادار ہوگی؟ مجھے بے حد افسوس ہوا ان پر جو قادیانیوں کی ہلاکتوں پر آنسو بہا بیٹھے اور اپنی مسند بھلا بیٹھے۔کیا انہیں اس شرعی مسئلہ کا علم نہیں کہ رسول اللہ کے گستاخ کی توبہ بھی قبول نہیں اسے بہر صورت قتل کیا جائے گا۔ اگر یہ اسلامی حد کہ جو شخص رسول اللہ کی توہین کرے گا اس کو قتل کیا جائے نافذ العمل ہوتی تو نہ تو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کی جسارت کرتا اور نہ ہی لاہور جیسے واقعات رونما ہوتے۔ اگر کسی قادیانیوں کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام کا اعلانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام ایک اور رشدی تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔کیا اس صورت میں انتظامیہ اُن کی جان مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے؟ اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ مزید برآں اگر گلیوں میں یا جائے عام پر جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ خانہ جنگی کی اجازت دینے کے مترادف ہے یا نہیں؟ یہ محض قیاس آرائی نہیں حقیقتاً ماضی میں بارہا ایسا ہو چکا ہے اور بھاری جانی و مالی نقصان کے بعد اس پر قابو پایا گیا (تفصیلات کے لیے منیر رپورٹ دیکھی جا سکتی ہی)۔ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی احمدی یا قادیانی سر عام کسی بلے کارڈ' بیج' یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے' یا دیوار یا نمائشی دروازوں' یا جھنڈیوں پر لکھتا' یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ اعلانیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز امن عامہ کو خراب کرنے کا موجب بن سکتی ہے' جس کے نتیجے میں جان و مال کا نقصان ہوسکتا ہے' ایسی صورت میں احتیاطی تدابیر بروئے کار لانا لازمی ہے تاکہ امن و امان برقرار رکھا جاسکے۔ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ احمدیوں کو اپنی شخصیات' مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب' القاب یا نام وضع کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا' آخر ہندوؤں' عیسائیوں' سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے تہوار' القابات جدا بنا رکھے ہیں نا۔اب قادیانیوں کی جانب سے اشتعال انگیزیاں مثلاً اپنی عبادت گاہوں میں اذانیں دینا' کلمہ لکھنا' خود کو مسلمان اور مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ ہی نہیں اس سے بڑھ کر ماننا...... اس کی بیویوں کو امہات المومنین' اپنے ساتھیوں کو صحابہ کہنا' قرآن کے لیے یہ کہنا کہ یہ دوبارہ مرزا قادیانی پر اترا ہے اور جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں بلکہ رنڈیوں کی اولاد ہے' کو برداشت کیا جا سکتا ہے؟ قادیانیوں کی طرف سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک صحابہ کرامؓ کی' خدا کی بدترین توہین کرنا' کیا اس سے مسلمانوں کا طیش میں آنا ایک فطری عمل نہیں؟ اس سوال پر حکومت سنجیدگی سے غور کری...... قادیانیوں کو اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روکے جیسا کہ سپریم کورٹ نے لکھا ہے۔اذان دینے اور اپنی عبادت گاہیں مساجد کے طرز پر بنانے اور ان پر کلمہ لکھنے' خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر مرتد' رنڈیوں کی اولاد کہنے سے انہیں روکے' سب سے بڑی بات کہ قادیانیوں کو حکومت پابند بنائے کہ وہ خود کو کم از کم غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلیں اور مسلمانوں کی اسلامی اصطلاحات کو استعمال نہ کریں۔جب قادیانی گروہ کی جانب سے اشتعال انگیز کارروائیاں ہوتی رہیں تو بقول سپریم کورٹ کے کہ اس پر ردعمل ایک فطری چیز ہے۔امید ہے کہ حکومت میری معروضات پر سنجیدگی سے غور کرکے کوئی راستہ امن عامہ کے لیے تلاش کرے گی اور کسی مسلمان کو امریکا کو خوش کرنے کے لیے قادیانیوں کی ہلاکتوں پر حد سے زیادہ افسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔یہ ہمارے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ملک وملت کے غدار ہیں۔

☆☆☆☆☆

مساجد کی شہادت......صلیبیوں کا خصوصی ہدف

اسی طرح دیر، باجوڑ، خیبر، مہمند، کرم، شمالی وزیرستان میں ان کے بم بار جیٹ طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کا اولین ہدف علاقے میں موجود مدارس و مساجد ہی ہوتی ہیں۔

۱۰۰۰ سے زاید مساجد شہید کی گئیں:

گذشتہ چند سالوں کے دوران میں صوبہ سرحد اور آزاد قبائل میں پاکستانی افواج کی کارروائیوں کا مرکزی ہدف مساجد و مدارس ہی رہے ہیں۔اس دوران ۱۰۰۰ سے زاید مساجد کو شہید کیا گیا۔ایک پریڈ لین کے واقعے پر چیخ و پکار کرنے والے اور آسمان سر پر اٹھا لینے والے دجالی میڈیا کے نزدیک یہ ایک ہزار سے زاید مساجد اس قابل بھی نہیں تھیں کہ ان کی تباہی پر دو سطری خبر ہی عوام کے سامنے لائی جائے۔

علمائے کرام سے استدعا:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین بیچ اس مسئلہ کے کہ 'بنات کعبۃ اللہ' کی حرمت کو پامال کرنے والے، اسلام دشمنی میں تمام حدود کو عبور کرکے مساجد و مدارس کو بم باریوں کا نشانہ بنا کر منہدم اور مسمار کرنے والے اور یہود و نصاریٰ کے لشکروں میں شامل ہو کر اللہ کے گھروں کی ویرانیوں میں اپنا بھرپور حصّہ ڈالنے والے پاکستانی سیکورٹی اداروں اور اُن کے ملازمین کا شرعی حکم کیا ہے؟

☆ کیا اِن جرائم کے ارتکاب کے بعد بھی یہ مسلمان ہیں؟

☆ کیا ان کے نکاح باقی ہیں نیز ان کی بیویاں اگر مسلمان ہیں تو وہ کیا کریں؟

☆ کیا ان کے ہاں پیدا ہونے والی اولاد جائز اور حلال ہے؟

☆ کیا مسلمانوں سے مقابلہ کرتے ہوئے یہ مریں تو ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

☆ کیا انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا؟

☆☆☆☆☆

نیٹو کنٹینرز کی بربادی کا سلسلہ

عمار یوسف

افغانستان میں صلیبی وصیہونی اتحاد کی شکست نوشتۂ دیوار ہے۔اس نوشتۂ دیوار کو پڑھنے اور سمجھنے کے لیے کسی ضرب تقسیم کی ضرورت نہیں بلکہ اپنی شکست کو قریب آتے دیکھ کر یہود و نصاریٰ کے سردار خود واویلا کر رہے ہیں۔افغانستان میں تاریخ انسانی کی بدترین شکست کے بعد پٹے ہوئے اِن سردارانِ کفار کی حالت ایسے ضعیف ولا چار شخص کی سی ہے کہ جو عالم نزع سے دوچار ہو اور زبانِ حال سے کہہ رہا ہو کہ ''بڑھتی چلی آ رہی ہے شامِ حیات!!!''۔ طالبان مجاہدین نے افغانستان و پاکستان میں صلیبیوں کی اسی 'شامِ حیات' کو اندھیری گھٹا ٹوپ سیاہ رات میں بدل ڈالنے کے لیے اب نئی حکمت عملی وضع کی ہے۔

گذشتہ ماہ امارت اسلامیہ کے طالبان مجاہدین کے افغانستان میں نیٹو کنٹینرز پر ۴۴ حملے کیے۔ یہ تعداد اس امر کا عندیہ دے رہی ہے کہ اب مجاہدین نے یہ طے کرلیا ہے کہ صلیبیوں کو'نان نفقہ' سے محروم کیے بنا کوئی چارہ نہیں۔

پاکستان سے نیٹو فورسز کو رسد کی سپلائی کے لیے ایک لاکھ کنٹینرز جی ٹی روڈ کے راستے افغانستان جا چکے ہیں۔ یو ایس ٹرانسکام اور لبرٹی گلوبل لاجسٹک نیٹو فورسز کی رسد کی سپلائی کا کام کر رہی ہے۔ان غیر ملکی کمپنیوں نے پاکستانی کمپنیوں سیکورٹی پیکرز، رزاق سروسز، کنڈی سروسز ایجنسی، بلال ٹرانسپورٹ، واٹر لنک، ڈاملو اور ترین سروسز نامی ۷ کمپنیوں کی معاونت حاصل کر رکھی ہے۔کراچی سے یومیہ ۲۰۰ آئل ٹینکرز اور ۴۰۰ سے زاید ٹرک نیٹو افواج کے لیے کابل وقندھار روانہ ہوتے ہیں۔ پاکستان آئل ٹینکرز ایسوسی ایشن کے صدر میر محمد یوسف شہوانی کے بقول''پاکستان کی دو معروف تیل کمپنیاں نیٹو کو تیل سپلائی کر رہی ہیں۔ان کے روزانہ ڈیڑھ سو سے دوسو ٹینکر کراچی سے قندہار، کابل یا افغانستان کے دوسرے صوبوں میں جاتے ہیں۔ یہاں سے پٹرول، ڈیزل، کروسین آئل اور ہوائی جہاز کا خصوصی تیل افغانستان میں نیٹو افواج کر بھیجا جا رہا ہے۔ایک ٹینکر میں ۵۰ سے ۶۰ ہزار لیٹر تیل آتا ہے۔

افغانستان میں موجود کفار کی افواج کو ۷۰ فیصد سے زاید سامان رسد پاکستان کی شاہ راہوں سے گزر کر پہنچایا جاتا ہے۔اسی لیے پاکستان میں بھی مجاہدین نے سندھ کے ساحلوں سے لے کر طورخم اور چمن کی سرحدوں تک نیٹو کے سپلائی لائن کنٹینرز کو تباہ کرنے اور صلیبی افواج کے لیے لے جائی جانے والی اس رسد کو کاٹنے کی حکمت عملی ترتیب دی ہے۔کراچی سے براستہ کوئٹہ چمن جانے والے راستے پر آئے روز حملے ہوتے ہیں لیکن ذرائع ابلاغ ان حملوں کو بہت زیادہ اہمیّت نہیں دیتے۔ان حملوں میں مجاہدین کی حکمت عملی یہ ہوتی ہے کہ موٹر سائیکل پر سوار ہو کر کسی ایک دو آئل ٹینکر یا کنٹینر کو آگ لگا دیں۔سال ۲۰۰۹ کے وسط سے تاحال اس روٹ پر نیٹو سپلائی لائن پر ۱۶ بڑے حملے کیے گئے، جن میں ۵۱ سے زاید آئل ٹینکر اور کنٹینرز تباہ ہوئے۔

اسی طرح پشاور سے خیبر ایجنسی جانے والے راستے پر بھی متعدد بار مجاہدین نے نیٹو کنٹینرز کو ہدف بنایا اور انہیں حملوں کو روکنے کے لیے پاسدارانِ صلیب پاکستانی فوج نے خیبر ایجنسی پر چڑھائی کی۔

پنجاب میں ضلع چکوال کی تحصیل تلہ گنگ میں ۲۴ اپریل ۲۰۱۰ کو مجاہدین نے نیٹو کنٹینرز پر حملہ کر کے ۱۲ سے زاید کنٹینرز اور آئل ٹینکرز کو آگ لگا دی۔ ۸ جون ۲۰۱۰ کو اسلام آباد میں سنگ جانی کے مقام پر طالبان نے نیٹو ٹرمینل پر حملہ کر کے ۱۰۰ سے زاید کنٹینرز اور آئل ٹینکر زتباہ کر دیے، اس حملے کے دوران ۱۵ سے ۲۰ ڈرائیوز (بعض اطلاعات کے مطابق ۸۰ تک) ہلاک ہوگئے۔تفصیلات کے مطابق ان کنٹینرز پر ۲۰۰ سے زاید جنگی گاڑیاں لدی ہوئی تھیں جو کہ باگرام ایئربیس پر امریکی فوج کو پہنچائی جانی تھیں۔ یہ جنگی گاڑیاں بھی اس حملے میں نذرِ آتش کر دی گئیں اور مکمل طور پر تباہ ہوگئیں۔ یہ حملہ معاشی طور پر صلیبیوں کے لیے کس قدر تباہ کن تھا' اِس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اس کارروائی کا دکھ پینٹا گون کو بھی ہوا۔ ۱۱ جون ۲۰۱۰ کے اخبارات میں پینٹا گون کے ترجمان برائن وائٹ کا بیان شائع ہوا کہ ''اس عمل کو شیطانی قرار دیتے ہیں اور اس کارروائی کو چھوٹی قرار نہیں دیا جا سکتا''۔

ان حملوں کے بعد نیٹو نے روس اور وسط ایشیا سے رسد کی فراہمی شروع کر دی ۹ جون ۲۰۱۰ کو افغانستان میں تعینات صلیبی افواج کے لیے رسد لے کر پہلی ٹرین روس، قازقستان اور ازبکستان سے ہوتی ہوئی تاجک افغان سرحد پر پہنچی۔

اس حملے میں مجاہدین کی حکمت عملی کا رخ بدلا ہوا تھا کہ گذشتہ آٹھ نو برسوں میں کنٹینرز کو تو جلایا گیا مگر اُن میں کام کرنے والوں کو'توبہ' کروا کر چھوڑ دیا جاتا رہا اور یوں وہ پھر تازہ دم ہو کر یہود و نصاریٰ کی خدمت میں مگن ہو جاتے مگر اس بار وہ بہت خوف زدہ ہو گئے ہیں۔ ۱۲ جون کے اخبارات میں یہ خبر قابل غور ہے''افغانستان میں نیٹو کے لیے سپلائی لے جانے والے ٹرک ڈرائیوروں نے پاکستان میں حملوں کے باعث اپنی ملازمتوں کو کوسنا شروع کر دیا۔ایک ڈرائیور نے بتایا کہ مجھے طالبان نے ۲ مرتبہ روک کر کہا کہ ہم تمہاری کھال اتار دیں گے، اگر تم اس کام سے باز نہ آئے''۔

طالبان مجاہدین نے ان کامیاب کارروائیوں کے ذریعے یہود و نصاریٰ اور اُن کے اتحادیوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ اب بھی وقت ہے کہ مجاہدین کا راستہ چھوڑ کر اپنی زندگیوں کو بچالو ورنہ اللہ کی مدد و نصرت کے سہارے یہ صفحۂ ہستی تمہارے وجود نامسعود سے پاک ہوا ہی چاہتی ہے۔ پھر تمہارا اچھتاوا کسی کام کا نہیں!!!

☆☆☆☆☆

مولانا فضل اللہ کی قیادت میں نورستان میں مجاہدین سرفرمِ عمل

خباب اسماعیل

۲۶ مئی ۲۰۱۰ کو پاکستان سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں طالبان نے افغانستان کے مشرقی سرحدی صوبے نورستان پر حملہ کر دیا۔تحریک طالبان سوات کے کمانڈر مولانا فضل اللہ کی قیادت میں ۳۰۰ کے قریب طالبان نے صوبے نورستان کے ضلع برگ متال میں ۲۴ مئی ۲۰۱۰ کو اپنی کارروائیوں کا آغاز کیا۔

۲۷ مئی ۲۰۱۰ کو افغان بارڈر پولیس نے دعویٰ کیا کہ تحریک طالبان کے راہ نما مولانا فضل اللہ صاحب کو افغانستان کے صوبے نورستان میں شہید کر دیا گیا ہے۔تفصیلات بتاتے ہوئے نورستان پولیس کے ترجمان فاروق خان نے بتایا کہ ''نورستان میں تقریباً چار سو افغان پولیس اہلکار مقامی لشکروں کی مدد سے کئی سو عسکریت پسندوں کے حملوں کا پچھلے پانچ روز سے مقابلہ کر رہے ہیں۔جمعرات کو ان عسکریت پسندوں نے پاکستانی سرحد سے ملحقہ ضلع برگ متال پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں شدید جھڑپیں ہوئیں''۔۲۸ مئی کو افغان پولیس نے اپنے ہی دعوے کی تردید اور نفی کرتے ہوئے کہا کہ ''صوبہ نورستان میں ہلاک ہونے والے طالبان رہنما مولانا فضل اللہ نہیں بلکہ ان کے نائب حمید اللہ تھے''۔

۲۹ مئی ۲۰۱۰ کو طالبان نے افغان صوبے نورستان کے ضلع برگ متال پر قبضہ کرلیا،طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کے مطابق پولیس کو بھاری جانی نقصان پہنچایا گیا۔طالبان نے ضلع برگ متال کے پولیس ہیڈ کوارٹرز، ریڈیو اسٹیشن اور دیگر سرکاری عمارتوں پر قبضہ کرلیا ہے۔

اس سارے واقعہ سے یہ حقیقت نکھر کر سامنے آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے حق کو واضح کرتا ہے،مکر اور جھوٹ کے دبیز پردوں سے کس لطافت کے ساتھ سچ کو برآمد کرواتا ہے......طاغوتی قوتوں کی طرف سے پھیلائے گئے دھوکہ وفریب کے جالوں کے تارو پود بکھیر دیتا ہے اور کس طرح اُن کے مکر کی تمام بازیاں اُنہی پر الٹ دیتا ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

۱۴ جون ۲۰۱۰ کو مہمند ایجنسی کی تحصیل خویزئی کے علاقے شونکڑئی میں ایک چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا۔اس حملے کے نتیجے میں ۷ راہل کار ہلاک جبکہ ۶۰ کو اغوا کر لیا گیا۔ امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین کے مطابق ان مغوی اہل کاروں کی اکثریت کو اغوا کے بعد افغانستان میں رکھا گیا ہے جبکہ کچھ اہل کاروں کو مہمند ایجنسی میں ہی رکھا گیا۔ پاکستانی سکیورٹی اداروں کے مطابق ''متذکرہ بالا چیک پوسٹ پر حملہ افغانستان کے علاقے سے ہوا ہے جس میں زیادہ تر افغانی طالبان شامل تھے''۔

پاکستان کے ذرائع ابلاغ نے آئی ایس آئی کے شیطانی دماغوں کے تیار کردہ منصوبوں کی تکمیل کے لیے ایک اودھم مچا رکھا ہے، پاکستانی طالبان اور افغان طالبان کے درمیان تقسیم واختلافات کی طاغوتی سازشوں کو ہوا دینے کی غرض سے ہر تجزیہ نگار اور 'دانش ور' اپنی الگ ڈفلی بجا رہا ہے۔افغانستان کو آگ اور بارود کی نذر کر دینے میں صلیبیوں کے صف اول کے اتحادی افغان طالبان کی مدح سرائی کر رہے ہیں۔اور یہ صورت اُس وقت پیدا ہوئی جبکہ جنگ کا پانسہ پلٹ چکا ہے،طالبان پورے افغانستان میں فتح کے دروازوں پر دستک دے رہے ہیں اور اِن صلیبی حواریوں کو اپنا یومِ حساب قریب دکھائی دے رہا ہے۔وگرنہ اس سے پہلے تو انہوں نے غداری اور خیانت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا اور نا ہی کسی موقع پر طالبان کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے میں شرم وہچکچاہٹ محسوس کی۔ دوسری جانب پاکستان میں مجاہدین کے ہاتھوں کاری سے کاری ضربیں کھانے کے بعد انہیں یہاں برسر پیکار مجاہدین را،موساد،سی آئی اے اور امریکہ کے ایجنٹ دکھائی دیتے ہیں۔

مجاہدین کے درمیان افغان طالبان اور پاکستانی طالبان کی تقسیم اور پھر اس سے آگے بڑھ کر القاعدہ اور عرب مجاہدین کو مجاہدین سے الگ تھلگ پیش کرنے کی مہم چلانے کا مقصد ہی یہ ہے کہ مجاہدین کے درمیان اخوت،محبت،تعاون اور ایک دوسرے کی پشتیبانی کی جو فضا قائم ہے اُسے ختم کیا جائے۔ذرائع ابلاغ کے زور پر مجاہدین کے درمیان اختلافات کا ہوّا کھڑا کیا جائے۔یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مجاہدین خواہ وہ افغانستان میں ہوں یا پاکستان میں' اُن کے درمیان کسی قسم کا کوئی تفاوت اور اختلاف سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ طالبان کے امیر ہیں،تنظیم القاعدۃ والجہاد نے شیخ اسامہ کی سرکردگی میں ملا محمد عمر کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور پاکستان کے باطل اور طاغوتی نظام کے خلاف برسر پیکار مجاہدین بھی ملا محمد عمر حفظہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت ہیں۔ماضی قریب میں نیک محمد شہیدؒ ہوں یا عبداللہ محسود شہیدؒ، بیت اللہ محسود شہیدؒ ہوں اور حال میں امیر حکیم اللہ حفظہ اللہ، مفتی ولی الرحمٰن حفظہ اللہ،حافظ گل بہادر حفظہ اللہ ہوں یا مولوی صادق نور حفظہ اللہ،میر بہادر ہوں،مولوی نور زلی حفظہ اللہ ہوں یا مولوی نذیر حفظہ اللہ،مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ ہوں یا مولوی فقیر محمد حفظہ اللہ......تمام قائدین ملا محمد عمر کو امیر تسلیم کرتے ہیں اور اُن کی ہدایات کے مطابق ہی اپنے معاملات کو چلاتے ہیں۔اسی طرح اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنی آباؤاجداد کے وطن کو خیر باد کہنے والے عرب وعجم کے تمام تر مجاہدین بھی ایک ہی نظام کا حصّہ ہے اور ایک ہی تسبیح کے دانے ہیں۔

افغانستان و پاکستان میں موجود صلیبی افواج کی ہزیمت، کفار کی تباہی، کفار کی ''صف اول''(فرنٹ لائن) کو الٹنے اور خطہ خراسان میں شریعت کی حکمرانی کے لیے تمام مجاہدین یک جان و یک قالب ہیں۔افغانستان میں تو صلیبی خود چیخ و پکار کر رہے ہیں کہ ہماری حالت 'چراغ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں' کے مصداق ہے۔ (بقیہ صفحہ ۴۲ پر)

کرائے کی فوج کا گزارہ صلیبی امداد کے چند ٹکڑوں پر

سیف خولہ

فوج ملک کے دفاع کے لیے بنائی جاتی ہے۔لیکن پاکستان میں ملک کے بجٹ کا سب سے بڑا حصّہ وصولنے والی فوج اپنے ملک کے لوگوں کو قتل کرنے ان کے گھر بار جلانے، تباہ کر کے لیے بنائی گئی ہے کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔امریکا کے ساتھ جنگی بیگار میں ہلکان پاکستانی فوج جس طرح امریکی وفاداری کا تمغہ حسن کارکردگی کا اعزاز رکھتی ہے اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔اپنے ہی لوگوں کے گھر بار جلانا ان پر بمباری کرنا اور ان کو دہشت گردی کا لیبل لگا کر امریکا کے حوالے کر کے پیسے کمانا ابرہہ ثانی کے ہراول دستے کی حیثیت سے اس فوج کے نمایاں کارنامے ہیں۔دولت ایمانی سے بے بہرہ پاکستانی فوج اور حکمرانوں کے لیے صلیبی بھیک کے چند ٹکڑوں کا حصول بھی اس درجہ پر آ گیا ہے کہ آقاوں کی خدمت میں عرضیاں پیش کرنی پڑ رہی ہیں۔

ملاحظہ کیجیے یہ خبر جس میں آن لائن کے مطابق مسلح افواج نے امریکہ سے اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت ملنے والی رقوم میں سے خطیر حصّہ مانگ لیا ہے وزارت دفاع کے ذرائع نے بتایا ہے کہ اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت امریکا اب تک موجودہ حکومت کو ۱ء۳ ارب ڈالر فراہم کر چکا ہے۔جس میں سے مسلح افواج کو صرف ۱۰ فیصد حصّہ ملا ہے۔جس پر عسکری قیادت نے تحفظات کا اظہار کیا ہے اور وفاقی حکومت سے کہا ہے کہ اس فنڈ میں ملنے والی رقم میں سے ایک خطیر حصّہ جو ۲۰ سے ۵۰ فیصد ہے وہ فوج کو دیا جائے تا کہ فوج اس کو قبائلی علاقوں کی بہتری (یعنی امریکی مفادات کی تکمیل) پر لگا سکے۔یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسلح افواج نے قبائلی علاقوں میں فنڈز خرچ کرنے کا مطالبہ کیا جس کی امریکہ نے یقین دہانی بھی کرائی ہے۔

دوسری خبر پاکستان کے سیکرٹری دفاع نے کہا ہے کہ امریکا نے کولیشن سپورٹ فنڈ جاری نہ کیا تو دہشت گردی کے خلاف جنگ سے علیحدہ ہو جائیں گے۔امداد کی فراہمی کی بندش پر امریکہ سے لجاجت بھرے انداز میں شکوہ کرتے ہوئے اپنی بولی خرید مزید بڑھانے کا تقاضا کیا کہ ''اگر فنڈز نہ ملے تو فوج اپنی ترجیحات تبدیل کر دے گی''۔یہ دو خبریں تقریباً ایک ساتھ شائع ہوئی ہیں۔اس سے پہلے بھی پاکستانی فوج کے ڈپٹی چیفس آف اسٹاف لیفٹیننٹ جنرل محمود علی نے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ '' پاکستانی فوج شمالی وزیرستان میں کاروائی مناسب وقت پر کرے گی اور یہ کاروائی اس وقت کی جائے گی جب مطلوبہ وسائل دستیاب کیے جائیں گے۔'' گویا ہم تو اپنے آقاوں کی غلامی میں ننگ دین ننگ ملت کا کردار ادا کرنے کو ہر دم تیار ہی ہیں بس ذرا دانہ پانی کا مناسب انتظام نہیں ہے۔اس کے باوجود ہم مسلمانوں کی بستیاں، مدرسے، مساجد، تعلیمی اداروں، کو تہہ تیغ کیے جا رہے ہیں۔سب سے زیادہ حیرت تو پاکستانی کی ترجیحات بدلنے کی دھمکی پر ہے یعنی دہشت گردی کے خلاف جنگی بیگار کا خرچہ نہ ملنے پر ترجیحات تبدیل کرنے کی دھمکی ایسی ہی ہے جیسے کرائے کے قاتل و بدمعاش پیسے پورے نہ ملنے پر کام کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔پاکستانی فوج کی طرف سے کرایہ پر کام کرنے کا یہ سرکاری اعلان ہے جس کی تصدیق وزارت دفاع کے ساتھ ساتھ کرایہ کے فوج کے سربراہ کی جناب سے بھی ہوئی ہے۔صلیبی فوج کے ہراول دستے کی حیثیت سے جو سیاہ کارنامے پاکستانی فوج نے انجام دیے ہیں اس کی تفصیلات اب رفتہ رفتہ منظر عام پر آتی جا رہی ہیں پیسے لے کر کام کرنے کا اعتراف تو مشرف نے بھی اپنی کتاب میں کیا ہے جس میں ہر ہر فرد کے عوض پانچ پانچ ہزار ڈالرز لیے گئے تھے۔ادھر رچرڈ ہالبروک کا کہنا ہے کہ ہم تو ایک ایک نقصان پورا کر رہے ہیں سویلین لوگوں کی ہلاکت کا معاوضہ بھی دیتے ہیں۔اب انتظار اس بات کا ہے کہ کیانی کب یہ اعتراف کرتا ہیں کہ فوج کے موجودہ ریٹ کیا رہے ہیں ان ساری خدمات کے صلے میں کس نے کتنا کمایا ہے؟

صلیبیوں کی خدمت گزاری میں ۹ سال سے جاری ظالمانہ امریکی خباثت میں شانہ بشانہ ساتھ دینے والی پاکستانی فوج کا اب اتنا ہی کردار رہ گیا ہے کہ وہ کرائے کی نرخ طے کر کے کام کی حامی بھر لیا کرے۔کرایہ کی فوج ہونے کا یہ سرکاری اعتراف یہ بتاتا ہے کی پیسوں کی خاطر فوج کی ترجیحات بھی تبدیل ہو سکتی ہیں۔خبر پڑھیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ پیسے نہ ملنے کی صورت میں کام بند کرنے کی دھمکیاں دینے والے بدمعاش خصلت لوگ پیسے زیادہ ملنے کی صورت میں وہ بھی کر ڈالیں گے جس کا ابھی نام نہاد دم بھرا جاتا ہے۔مثلاً میوزیم میں رکھنے کے لیے تیار کیا جانے والا ایٹم بم، اور کہوٹہ پلانٹ وغیرہ کے تمام جملہ حقوق بھی دستیاب کیے جا سکتے ہیں کیونکہ جن لوگوں نے ڈالروں کے عوض اپنی بہن، بیٹیوں کا سودا کر ڈالا ہو ان سے کس غیرت کی توقع کی جا سکتی ہے؟ ملک کے قبائلی حصوں میں کیے جانے والے آپریشن میں جس طرح کے حالات کا سامنا اس فوج کو ہے وہ نشان عبرت ہے ان لوگوں کے لیے جو کے بصیرت رکھتے ہوں۔روزانہ کی

ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت ایک لاکھ تیس ہزار سے ایک لاکھ پچاس ہزار پاکستانی قبائلی علاقے میں امریکی چاکری میں مصروف ہیں۔سپر پاور کی قابل رحم حالت اور معیشت کے ڈوبتے جہاز کی گواہی ان کے اپنے صلیبی ادارے اور نمائندے دے رہے ہیں امریکی محکمہ دفاع کے مطابق امریکی بجٹ میں فوری طور پر پندرہ ارب ڈالر کی کمی ہونی چاہیے۔

بنیادوں پر جس طرح پاکستانی فوج کو اپنے فوجیوں کی لاشیں وصول کرنی پڑ رہی ہیں اس نے پاکستانی فوج کی کارکردگی کے بھی سارے پول کھول کر رکھ دیے ہیں اور اس بات کو بھی ثابت کر دیا ہے کہ اللہ پر بھروسے کے بعد اُس کی رحمت اور نصرت کی امید پر کی جانے والی جدوجہد میں اللہ اپنے بندوں کو کبھی ذلیل و رسوا نہیں کرتا۔اس کا ثبوت پاکستان میں پاکستانی فوجیوں کی ذلتوں سے اور افغانستان میں اتحادی فوجوں کی رسوائی سے بخوبی ہوتا ہے کہ وہ کس طرح مجاہدین کے ہاتھوں بری طرح مار کھا رہی ہیں۔اپنے حالیہ دورے پاکستان میں بھی رچرڈ ہالبروک نے پاکستانی قیادت سے اہم مسائل (واضح رہے سب سے اہم مسئلہ اس وقت اپنی گردن افغانستان سے چھڑانا ہے) پر گفتگو کی۔بعد ازاں شاہ محمود قریشی کے ساتھ پریس کانفرنس میں پاکستانی حکومت اور فوج کی خدمات کو سراہا۔جس وقت یہ دورہ چل رہا تھا اسی وقت شمالی علاقہ جات میں ابرہہ ثانی امریکا نے ڈرون حملوں میں ۱۳/افراد شہید کر دیے گئے اور درجنوں زخمی۔امداد کے نام پر امریکی ڈومور اور پاکستانی دھمکیاں...... یہ صورتحال پاکستانی حکمرانوں کی عیاش پسند طبیعت اور فوج کے لالچ کو ظاہر کرتی ہے۔اسی دورے میں یوسف رضا گیلانی نے فرینڈز آف پاکستان کے نام پر اعلان کردہ امداد کو بھی جاری کرنے کی درخواست کی اور کہا کہ اگر وہ امداد جاری نہ ہوئی تو امریکا کے ساتھ جنگ میں پاکستانی کی پوزیشن کمزور پڑ جائے گی اور ملک میں دہشت گردوں کا زور ہو جائے گا۔اس کے ساتھ ہی امریکہ کی طرف سے بھیک کی رقم یعنی صرف ۱۰ کروڑ ڈالر کا اعلان کیا گیا اور ڈومور کا حکم نامہ بھی جاری کیا گیا۔اس نام نہاد امداد یعنی بھیک کے نام پر جو کہ ان بے غیرتوں کی ذاتی جیبوں کو گرم کرتی ہیں' کے بدلے پاکستان کے اسلام پسند افراد کو امریکی بھینٹ چڑھانے کے اس کھیل نے ملک و قوم کا حشر نشر کر دیا ہے۔خود پاکستان کے ذرائع کے مطابق اس جنگ میں ۴۰ ارب ڈالرز کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے اور امریکہ کہ جانب سے ملنی والی امداد کا کل حجم ۱۵ ارب ڈالرز سے زیادہ بھی نہیں ہے۔کیونکہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر۔

جہاں پاکستان کو معاشی طور پر تباہ کرنے کے لیے سودی قرضوں کے شکنجوں میں جکڑا جا رہا ہے دوسری طرف عوام پر ٹیکس لگوا کر اور دباؤ دے کر انھیں قرضوں کی واپسی کا تقاضہ بھی کیا جا رہا ہے۔پاکستان میں چھائی یہ معاشی بدحالی اور خودکشیاں' دجال امریکہ کے شانہ بشانہ اپنے بھائیوں کے خون کا سودا کرنے اور ان کے نام پر بھیک کھانے کی نحوست کی وجہ سے ہے جس کا نقصان پوری قوم کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔خیال رہے کہ امریکا کی موجودہ شیطانی حکومت نے پاکستان کے ساتھ دفاعی شعبوں کے ساتھ ساتھ معیشت، توانائی اور دوسرے تمام شعبوں میں بھی تعاون کی یقین دہانی کروائی ہے۔یعنی اب امریکی نحوست ملک کے ہر شعبے پر براہ راست چھا جائے گی۔

اس کے باوجود پاکستان کا زرمبادلہ خطرناک ترین سطح پر روبہ زوال ہے۔تمام شعبے ناکام ہو چکے ہیں مہنگائی اپنی بدترین سطح پر ہے اور عوام کی غربت، خودکشیاں عام ہوتی جا رہی ہیں۔یہ وارآن ٹیرر میں حصّہ لینے کی وہ قیمت ہے جو پوری قوم کو داؤ پر لگا کر حاصل کی جا رہی ہے۔ان خدمات کے باوجود پاکستانی کرائے کے قاتلوں کے حکومتی گروہ کے بارے میں حال ہی میں لندن اسکول آف اکنامکس نے ایک ایسی رپورٹ جاری کی ہے جس میں آئی ایس آئی اور طالبان کے ایک دوسرے سے روابط اور تعاون کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس رپورٹ سے طالبان کا تو کچھ نہ بگڑنا تھا کیونکہ آئی ایس آئی کا امریکی گٹھ جوڑ تو ایک کھلی حقیقت ہے کہ کس طرح طالبان اور ان کے حامیوں کو چن چن کر شہید اور امریکا کے حوالے کیا گیا ہے جس کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔اس کام میں کوئی کوتاہی نہیں رکھی گئی بلکہ بار ہا اس بات کا اظہار کیا گیا کہ ڈرون ٹیکنالوجی بھی پاکستان کے حوالے کر دی جائے تاکہ اس کی بھی پوری مزدوری وصولی جا سکے۔اتنی محنتوں اور قربانیوں کے باوجود بھی بے چارے غلاموں کی مزدوری سے مطمئن نہ ہونے اور ان پر شک وشبے کا مسلسل اظہار کیا جا رہا ہے۔امریکا میں پاکستان کے سفیر حسین حقانی نے بھی حالیہ دنوں ایک پریس کانفرنس کرتے ہوئے یہی شکوہ کیا ہے کہ امریکا نے پاکستان کو ضروری ہتھیار فراہم نہ کیے جس کی وجہ سے پاکستان کو امریکی غلامی میں کافی دشواری کا سامنا ہے اور پاکستان کو کافی جانی نقصان کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے۔حسین حقانی کے مطابق پاکستان آئی ایس آئی کے ۲۰۰ افسران کے ساتھ ساتھ ۹ جنرل عہدے کے افسران کا نقصان اٹھا چکا ہے۔یہ ثبوت وفاداری ہے جو حسین حقانی کی جانب سے پیش کیا گیا اس کے باوجود بے اعتباری ہے جس کا اظہار لندن اسکول آف اکنامکس کی رپورٹ سے ظاہر ہے۔یعنی کوئلوں کی دلالی میں ہاتھ بھی کالا منہ بھی کالا۔یہ ذلت و رسوائی پیغام دیتی ہے کہ

صلیبیوں کی خدمت گزاری میں ۹ سال سے جاری ظالمانہ امریکی خباثت میں شانہ بشانہ ساتھ دینے والی پاکستانی فوج کا اب اتنا ہی کردار رہ گیا ہے کہ وہ کرائے کی نرخ طے کر کے کام کی حامی بھر لیا کرے۔کرایہ کی فوج ہونے کا یہ سرکاری اعتراف یہ بتاتا ہے کی پیسوں کی خاطر فوج کی ترجیحات بھی تبدیل ہوسکتی ہیں

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

یہ دونوں جہانوں کی وہ ذلت و رسوائی ہے جو ان خائنوں کے مقدر میں رکھ دی گئی ہے۔اتحادی اور امریکا کی پوری طاقت کی افغانستان میں رسوائی طالبان مجاہدین کی طرف سے زناٹے دار طمانچہ ہے ان باطل پرستوں کے منہ پر جو ابھی بھی طالبان کی کامیابیوں کو کسی دوسری سپورٹ کا مرہون منت سمجھتے ہیں۔اس وقت صورتحال یہ ہے کہ افغانستان کے ۹۰ فیصد علاقے میں عملاً طالبان کی حکومت ہے ایسے میں طالبان کو امریکی غلاموں کی مدد کیا ضرورت ہے۔پاکستان کی امریکی وفاداری تو مشرف کے یوٹرن سے آج تک پاکستان کی لاجسٹک سپورٹ، گوانتاناموبے کی مظلومین، آبروئے امت عافیہ صدیقی کی حرمت اور ڈرون حملوں تک ساری صورتحال اس بات کی گواہ ہے کہ آئی ایس آئی کس کی ایجنٹ ہے۔

(بقیہ صفحہ ۳۵ پر)

افغانستان میں امریکہ شکست کے دھانے پر کھڑا ہے!

سید عمیر سلیمان

۲جون کو کابل میں حامد کرزئی کی زیرِ صدارت ۳روزہ جرگہ شروع ہوا۔اس جرگہ میں ۳۰۰خواتین سمیت ۱۲۰۰افراد نے شرکت کی۔علاوہ ازیں جرگہ میں مختلف ممالک کے سفیر بھی شریک تھے۔کرزئی نے ابھی اپنی تقریر کا آغاز ہی کیا تھا کہ جرگہ سے ۱۰۰میٹر کے فاصلے پر یکے بعد دیگرے ۲راکٹ آگرے اور اس کے بعد فائرنگ کی آواز آنا شروع ہوگئی۔اس موقع پر کرزئی نے بہادر بنتے ہوئے کہا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں، کام جاری رکھیں، اس طرح کی آوازیں ہم سنتے رہتے ہیں۔ابھی یہ الفاظ کرزئی کی زبان سے ادا ہی ہوئے تھے کہ ایک فدائی وہاں شیر کی طرح جھپٹ پڑا، اس دھماکے سے پورا علاقہ لرز اٹھا اور ہر طرف دھوئیں کے بادل چھا گئے۔جب دھواں چھٹا تو پتا چلا کہ کرزئی بہادر نہ صرف سٹیج بلکہ جرگہ چھوڑ کر جا چکا ہے۔

یہ جرگہ کرزئی حکومت نے افغانستان میں امن کے لیے بات چیت کے حوالے سے بلایا تھا اور طالبان کو بھی اس میں دعوت دی تھی۔مگر طالبان نے ایسے کسی جرگہ میں شرکت سے انکار کر دیا جو امریکی کٹھ پتلی انتظامیہ کے زیر اثر منعقد ہو رہا ہو۔اس جرگہ کی حفاظت کے لیے ۱۲ہزار افغان فوجی و پولیس اہل کار تعینات کیے گئے تھے۔اتنے سخت حفاظتی اقدامات کے باوجود بھی مجاہدین اللہ کے فضل سے جرگہ کے اتنے قریب پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کے مطابق اس کارروائی میں چار مجاہدین نے حصّہ لیا، چاروں مجاہدین نے بارودی جیکٹیں پہن رکھی تھیں اور ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے لیس تھے۔کارروائی کا آغاز مجاہدین نے راکٹ داغ کر کیا۔پھر مجاہدین نے سیکورٹی پر مامور افغان فوج پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔اللہ تعالیٰ ان فدائی مجاہدین کی قربانی قبول فرمائے۔آمین

اس کارروائی میں ہونے والی ہلاکتوں کی تفصیل تو منظر عام پر نہیں آسکی تاہم سیکورٹی کے پول کھل گیا کہ جو انتظامیہ ایک جرگے کو محفوظ نہ بنا سکی، جس کے لیے وہ مہینوں سے منصوبہ بندی کر رہی تھی اور جس کی حفاظت کے لیے ۱۲ہزار سیکورٹی اہل کار تعینات تھے، وہ انتظامیہ پورے ملک کا کنٹرول کیسے سنبھالے گی۔مغربی میڈیا بھی بار بار یہی سوال اٹھاتا ہے کہ جب ۴۰ممالک کی افواج ہر قسم کے جدید اسلحے سے لیس اور جدید ہیلی کاپٹروں، جنگی طیاروں اور ڈرونز کی موجودگی کے باجود طالبان کے حملوں کو نہیں روک سکتیں تو افغان فوج اور افغان انتظامیہ امریکہ کے جانے کے بعد کیا کر لیں گے......

جرگہ پر ہونے والے حملوں کے بعد کرزئی حکومت کے وزیر داخلہ ''افغانی شیطان ملک'' حنیف اتمر اور افغان انٹیلی جنس کے سربراہ امر اللہ صالح نے استعفیٰ دے دیا۔ان دونوں کے استعفے کی بنیادی وجہ تو جرگہ پر حملہ کی صورت میں سیکورٹی کی ناکامی ہی تھا مگر ساتھ ہی ساتھ انہوں نے ایک وجہ یہ بھی بتائی کہ کرزئی ان پر اعتماد نہیں کرتا۔امر اللہ صالح نے کہا کہ ''کرزئی نے مجھ پر واضح کر دیا تھا کہ وہ مجھ پر اعتماد نہیں کرتا۔وہ افغان کابینہ اور اتحادی افواج دونوں میں سے کسی پر بھی اعتماد نہیں کرتا''۔دوسری طرف اتحادی افواج بھی کرزئی پر متعدد بار عدم اعتماد کا اظہار کر چکی ہیں۔کفار و مرتدین کا آپس میں ''رشتۂ اخوت'' ہمیشہ سے مفادات کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔یہ بظاہر تو ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں لیکن ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے بغض و عناد پوری شدت سے موجود ہوتا ہے۔حقیقت میں یہ اللہ کی خاص رحمت ہے کہ کفار و مرتدین ایک دوسرے سے مخلص نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے عداوت ڈال دیتے ہے۔

یہ تو رہی افغان حکومت کی بے چارگی! دوسری جانب افغانستان میں صلیبی اتحادیوں کی حالت بھی دن بدن ناگفتہ بہ ہوتی چلی جا رہی ہے۔برطانیہ نے افغانستان میں مزید فوج بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون نے افغانستان کے دورے کے دوران بیان دیتے ہوئے افغانستان میں مزید فوج بھیجنے کے امکان کو یکسر مسترد کر دیا۔برطانوی نومنتخب وزیر اعظم کو پہلے ہی افغان دورے کے دوران انتہائی بھیانک حالات سے اُس وقت سابقہ پیش آیا جب اُسے اطلاع ملی کہ طالبان نے اُس کے ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنانے کی منصوبہ بندی کی ہے۔یہ خبر سن کر کیمرون نے بالکل آخری وقت پر اپنا طے شدہ پروگرام تبدیل کیا، جمشید ایئر بیس کا دورہ منسوخ کیا اور ہیلی کاپٹر لشکر گاہ لے جانے کا حکم دیا۔

برطانوی حکومت نے افغانستان میں مزید فوج بھیجنے سے انکار تو کیا ہی تھا لیکن ساتھ ہی برطانوی چیف آف ڈیفنس سٹاف ایئر چیف مارشل جوک اسٹرپ کو بھی ہٹانے کا فیصلہ کیا۔برطانوی وزیر دفاع کے مطابق اسٹرپ کو ہٹانے کا فیصلہ افغانستان میں برطانوی فوج کی بڑھتی ہوئی ہلاکتوں کے سبب کیا گیا۔بعض برطانوی حکام کے نزدیک جوک اسٹرپ اس قدر تجربہ کار نہیں ہے کہ افغان جنگ کی صورت حال کو سنبھال سکے۔کینیڈا نے بھی افغانستان میں موجود کینیڈین فوج کے سربراہ بریگیڈیئر جنرل ڈینیل مینارڈ کو برطرف کر دیا ہے۔مینارڈ کی برطرفی کی وجہ جنسی سکینڈل بتائی جاتی ہے۔

افغانستان کے بارے میں بعض امریکی حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ وہاں حالات میں بہتری آ رہی ہے اور ہمیں فتح حاصل ہو رہی ہے۔میک کرسٹل نے بھی کہا کہ کامیابی سست روی کا شکار ہے لیکن ہمیں فتح حاصل ہو رہی ہے۔جبکہ امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے کہا کہ افغانستان میں ابھی مزید سخت حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔لیکن اقوام متحدہ (جو کہ صلیبی صیہونی مفادات کی محافظت پر مامور ہے) نے افغانستان کے بارے میں ایک رپورٹ شائع کی ہے جو امریکی دعووں کے برعکس ہے۔رپورٹ کے مطابق افغانستان میں تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے اور افغان اہل کاروں کی ہلاکتوں میں بھی ۴۵فیصد اضافہ ہوا ہے۔یہ رپورٹ اُن اعداد و شمار کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے جو آن دی ریکارڈ ہیں یعنی جو امریکی حکام میڈیا کے

سامنے پیش کرتے ہیں۔اگر حقیقی اعداد وشمار لیے جائیں تو بات بہت آگے نکل جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ افغانستان میں امریکی چھتری تلے قائم کرزئی حکومت چند صوبوں کے چند اضلاع تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔آئے روز امریکی واتحادی فوجیوں کی ہلاکتوں میں اضافہ ہورہا ہے، ہیلی کاپٹر اور ڈرون طیارے بھی مسلسل مجاہدین کا نشانہ بن کر تباہ ہورہے ہیں۔عملی طور پر پورے ملک پر مجاہدین کا قبضہ ہے۔امارت اسلامی افغانستان کے ترجمان قاری یوسف احمدی نے ای میل کے ذریعے ایک سعودی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ کابل میں رات کے اوقات میں اور قندھار میں ۲۱ گھنٹے ہماری حکومت ہوتی ہے۔مذاکرات کے بارے میں سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ طالبان کسی قسم کے مذاکرات نہیں کررہے، جو لوگ مذاکرات کررہے ہیں وہ یا تو طالبان کے برطرف عناصر ہیں یا وہ لوگ جو جنگ سے خوف کھا کر جہاد وقتال کا راستہ چھوڑ چکے ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ ملک کے تین چوتھائی حصے پر ہماری حکومت ہے۔

اس صورت حال میں امریکی عوام کے ساتھ ساتھ اب کانگریس میں بھی افغان جنگ کی مخالفت شروع ہوگئی ہے۔اوباما نے افغانستان میں اگلے ماہ مزید فوج بھیجنے کے لیے کانگریس سے ۳۳/ارب ڈالر مانگے تھے۔اُس کی یہ درخواست سینٹ نے تو منظور کردی لیکن کانگریس میں ڈیموکریٹک اور ری پبلیکن کے بعض اراکین نے افغان جنگ کے لیے مزید فنڈز دینے کی مخالفت کردی جس کے باعث سپیکر نینسی پلوسی نے فنڈز کی منظوری دینے سے انکار کردیا۔فنڈز کی منظوری نہ ہونے پر امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے کہا کہ اگر ۴ جولائی تک فنڈز کی منظوری نہ دی گئی تو پینٹا گون کو ناپسندیدہ اقدامات اٹھانے پڑیں گے۔جن میں سے ایک یہ ہے کہ افغانستان میں تعینات سویلین امریکیوں کو برخاست کر دیا جائے گا۔۴ جولائی کو نیوی کے اخراجات کے لیے رقم ختم ہوجائے گی، جس کی وجہ سے جنگی منصوبے التوا کا شکار ہوجائیں گے۔اگست تک پینٹا گون فوج کے اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہیں رہے گا۔

افغانستان کے بدترین جنگی حالات اور امریکہ کے بگڑتے ہوئے معاشی حالات دونوں دہائی دے رہے ہیں کہ امریکہ شکست کے دہانے پر کھڑا ہے۔۲۰۱۱ تک امریکہ اپنی افواج کو افغانستان سے نکالنے کا اعلان کر چکا ہے۔اب وہ مزید فوج بھیج کر اور ہلمند اور مرجہ جیسے آپریشن کرکے آخری زور لگا رہا ہے کہ شاید اس سے کچھ بات بن جائے۔اس کے ساتھ ساتھ امریکہ نے مذاکرات کا ڈھونگ بھی رچا رکھا ہے۔لندن، استنبول کانفرنسیں، کابل جرگہ، 20 جولائی کو متوقع سیکورٹی کانفرنس اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

امریکہ افغانستان چھوڑنے سے پہلے اپنی تمام تر قوت باعزت واپسی کا راستہ تلاش کرنے اور امارت اسلامیہ کی مضبوطی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کے لیے صرف کرنا چاہتا ہے۔اس مقصد کے لیے جنگی آپریشنوں کے ساتھ ساتھ مجاہدین میں فاصلے پیدا کرنے کی کوششیں بھی کی جارہی ہیں۔امریکہ طالبان اور القاعدہ کو الگ الگ دیکھنا چاہتا ہے اس لیے طالبان کو پیش کش کی گئی تھی کہ اگر القاعدہ سے علیحدہ ہوجائیں تو مذاکرات کیے جاسکتے ہیں۔مگر اللہ کے فضل سے مجاہدین متحد ہیں اور کفار کی چالوں سے بخوبی واقف ہیں۔یہ بات تو ساری دنیا جانتی ہے کہ امریکہ بہت جلد افغانستان سے رسوا ہو کر نکلنے والا ہے۔اصل لمحہ فکریہ اب ہمسایہ ممالک کے لیے ہے جنہوں نے امریکہ کا ساتھ دیا۔انہیں یہ فکر کھائے جارہی ہے کہ جب امریکہ اور اتحادی شکست کھائے افغانستان سے چلے جائیں گے تو ''ہمارا کیا بنے گا''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: کرائے کی فوج کا گزارہ صلیبی امداد کے چند ٹکڑوں پر

اس رپورٹ نے جہاں امریکی کامیابیوں کی قلعی کھول دی ہے وہاں پاکستانی ذلت وپستی کی بھی وہ تصویر دکھا دی ہے جو ڈالروں کے سودے کے عوض پاکستان نے بنائی ہے۔یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن کے مطابق ''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خرید لی ہے دنیاوی زندگی آخرت کے بدلے۔ لہٰذا نہ تو ان کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی اور نہ ہی ان کو کوئی مدد پہنچے گی۔(البقرہ ۸۶)

عراق وافغانستان میں امریکہ کا کچومر نکل چکا ہے۔ایسے میں وہ صلیبی جو مجاہدین کے آگے میاؤں میاؤں کرتے پھررہے ہیں اور مرتد افواج جو گدھوں کی مانند ہے ایک ایسی جگہ اپنی توانائیاں لگانے میں مصروف ہیں کہ جہاں شاہینوں کا بسیرا ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت ایک لاکھ تیس ہزار سے ایک لاکھ پچاس ہزار پاکستانی فوج کے اہل کار قبائلی علاقے میں امریکی چاکری میں مصروف ہیں۔سپر پاور کی قابل رحم حالت اور معیشت کے ڈوبتے جہاز کی گواہی ان کے اپنے صلیبی ادارے اور نمائندے دے رہے ہیں۔امریکی محکمہ دفاع کے مطابق امریکی بجٹ میں فوری طور پر ۱۵اارب ڈالر کی کمی ہونی چاہیے۔اس جنگ نے امریکیوں کی کمر توڑ دی ہے۔عالمی کساد بازاری نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، اب امریکیوں کے لیے پوری انسانیت کو جنگ کی تباہی میں دھکیل کر صرف چند افراد کے مفادات کا کھیل کھیلنا بہت مشکل ہو چکا ہے۔افغانستان کی سرزمین اب ان کے لیے تنگ سے تنگ ہوتی جارہی ہے۔شہدا کا خون اپنی بہار دکھانے کو ہے، فی سبیل اللہ قیدیوں کی آہیں عرش تک اپنی فریاد پہنچا چکی ہیں۔اب ایک ایک شہید کے خون کا حساب اور ایک ایک اسیر فی سبیل اللہ کے زخم کا بدلہ لیا جانا ہے۔وقت قریب ہے کہ ظالموں کا انجام ہوجائے گا ان شاء اللہ۔مرجہ کے بعد ہلمند کے ناکام آپریشن کے بعد ناکامی کے دائرے اور طویل ہوگئے ہیں، ایسے میں خونی کھیل کے لیے کفار کی غلامی کرنے والے اپنا مستقبل خود ہی سوچ لیں کہ ان کو اس بیگار سے کچھ نہیں ملنے والا۔جس سپر پاور کا اپنا انجام قریب ہے اور جس کا اپنا مستقبل تاریکیوں میں گم ہو، اس کی غلامی کرنے والوں کی لالچی اداؤں پر رحم آتا ہے۔افسوس کہ ان ظالموں، جابروں اور لالچی اندھوں کو کھلی حقیقت بھی نظر نہیں آتی ہے کہ یہ جہاز تو اب ڈوب چکا ہے اور ہچکولے کھاتے جہازوں پر کوئی سرمایہ نہیں لگاتا۔اس پر جو بھی سوار ہوگا اس کا وہی انجام ہوگا۔

امداد کے نام پر بھیک کی رقم کھانے والے پاکستانی کرائے کے قاتلوں کو ان کی اپنی زمین بھی قبول نہیں کرے گی کیونکہ جس زمین کو شہدا کے خون نے سیراب کیا ہو اس کو کفار کے حامی و مددگار کے لیے تنگ ہی ہوجانا ہے۔جس کا ثبوت پاکستانی کے قبائلی علاقوں میں مجاہدین کے شہید اجسام کی خوشبوئیں اور کفر کی غلامی میں مصروف مرتد فوج کے جسموں کی بدبو ہے۔غداروں، خائنوں اور بزدلوں کی فہرست میں درج یہ نام کس قدر گھاٹا اٹھانے والے ہیں!!! فاعتبرو یا اولی ابصار

☆☆☆☆☆

قسط دوم

تاریخ،سرزمین ہجرت وجہاد:صومالیہ

محمد زبیر

المحاکم الاسلامیہ نے پوری دنیا کے مجاہدین کو صلیبیوں کے خلاف جہاد کی دعوت دی۔جنوری ۲۰۰۷ میں ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے''صومالیہ میں اپنے بھائیوں کی مدد کرو'' کے نام سے ایک ویڈیو پیغام جاری کیا۔جس میں ہمسایہ مسلمان ممالک یمن،الجزائر، سوڈان وغیرہ کے مجاہدین کو صومالی بھائیوں کی مدد کے لیے کہا گیا۔مجاہدین کی مبارک کارروائیوں کا سلسلہ شروع ہوتے ہی صلیبیوں کے حوصلے پست ہونے لگے۔ایتھوپیا نے ہزیمت اٹھانے کے بعد واپسی کی راہ لی تو صلیبی مکاری کے پرانے ہتھکنڈوں پر اتر آئے۔محاکم الاسلامیہ کے سابق سربراہ شیخ شریف کو امریکی سفیر سے کینیا میں ملاقات کے بعد عبوری حکومت کا صدر بنا دیا گیا۔جس پر شیخ اسامہ حفظہ اللہ نے فرمایا''افسوس !حبِ مال وجاہ نے کس طرح ہمارے حکمرانوں کو برباد کردیا۔یہ حکام تو ہمارے دشمنوں کی وکالت کرتے پھرتے ہیں۔ان کا یہ اختیار امت کے کسی کام کا نہیں ہے اور شیخ شریف بھی انہی حکام میں سے ایک ہے۔لہٰذا اس کے خلاف قتال واجب ہے''۔صومالیہ کے مجاہدین نے شیخ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جہادی عمل کو جاری رکھا۔

ایتھوپیا کی پسپائی کے بعد یوگنڈا نے صلیب سے وفاداری کے ثبوت میں اپنی فوجیں مقدیشو کے ائیر پورٹ پر اتاریں۔صلیبی افواج غریب عوام کو مرعوب کرنے کے لیے بھاری ہتھیاروں کا استعمال کررہی ہیں۔عام مسلمانوں کے گھر اور بازار ان بزدل افواج کا آسان ہدف ہیں،جس کے مناظر جابجا دکھائی دیتے ہیں۔اس کے علاوہ لوٹ مار اور زنا جیسے کریہہ افعال ان صلیبیوں کا روز کا معمول ہیں صلیبی افواج کے یہ جرائم اس قدر زیادہ اور عام ہیں کہ ان کا انکار صرف وہی شخص کرسکتا ہے جسے اللہ نے اندھا کیا ہو۔لیکن الحمدللہ اس سے مجاہدین اسلام کے جذبہ ایمان کو اور تقویت ہی ملی۔مجاہدین آج بھی پوری استقامت سے صلیبی مہم کا سامنا کررہے ہیں۔

شیخ عدن عیر ورحمہ اللہ مئی 2008ء میں امریکی طیاروں کی بمباری سے شہید ہو گئے۔اب ان کی جگہ شیخ مختار ابوزبیر حفظہ اللہ حرکۃ الشباب المجاہدین کی قیادت کررہے ہیں۔الحمدللہ،مجاہدین دارالحکومت مقدیشو کے اکثر علاقوں سمیت ملک کے جنوبی اور مرکزی حصوں پر دوبارہ امارت اسلامیہ قائم کرچکے ہیں۔سابق صدر عبداللہ یوسف کے عارضی دارالحکومت بیدوا پر بھی مجاہدین کا کنٹرول ہے۔جبکہ دوسری طرف کٹھ پتلی عبوری وفاقی حکومت کی کابینہ کے اکثر افراد کینیا یا مغربی ممالک میں مقیم ہیں۔صدر شیخ شریف کے دست راست یوسف محمد صیاد نے وزارتِ داخلہ کے عہدہ سے یہ کہتے ہوئے استعفیٰ دے دیا کہ حکومت امن بحال کرنے میں ناکام رہی ہے۔اسی طرح کابینہ کے دو افراد نے لندن سے اور ایک نے کینیا سے اپنا استعفیٰ علامتی صدر کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔صدر نے بگڑتی صورت حال اور زیر قبضہ علاقوں کی یکے بعد دیگرے مجاہدین کے ہاتھوں بازیابی سے گھبرا کر وزیر اعظم عمر عبدالرشید اور باقی کابینہ کو معطل کرنے کا اعلان کیا۔لیکن اپنے قبائلی اثر ورسوخ کی وجہ سے ان لوگوں نے عہدے چھوڑنے سے انکار کردیا۔

مئی ۲۰۱۰ کو شمالی مقدیشو پر قبضہ کے بعد مجاہدین حرکۃ الشباب المجاہدین کے ترجمان شیخ ابومنصور حفظہ اللہ نے صدارتی محل کے گھیراؤ کا اعلان کیا۔اور اس وقت صدارتی محل پر قبضہ کے لیے مجاہدین کے حملے جاری ہیں۔مجاہدین نے مرتد عبوری حکومت کی پارلیمنٹ کو عین اس وقت نشانہ بنایا جب وہاں اراکین کا اجلاس جاری تھا۔اس حملہ کے دوران پارلیمنٹ کو مختلف اطراف سے گھیرا گیا اور کئی گھنٹوں تک شرک کا یہ مرکز داعیان توحید کی تک وتاز سے سہارہا۔پچھلے ماہ امارت اسلامی عراق کے امراشیخ ابوعمر البغدادی رحمہ اللہ اور شیخ ابوحمزہ المہاجر رحمہ اللہ کی شہادت پر صومالیہ کے مجاہدین نے صدارتی محل سے متصل صلیبی فوج کے مرکز پر دو فدائی حملے کیے،جس میں متعدد صلیبی مردار ہوئے۔

اس جہاد میں صومالیہ کے مسلمان مجاہدین کے ساتھ کھڑے ہیں۔صلیبیوں کی تباہ شدہ گاڑیوں کے نزدیک مظلوم مسلمانوں کے پُرمسرت چہرے جابجا دکھائی دیتے ہیں۔روز بروز مجاہدین کی قوت بڑھ رہی ہے اور وہ ایک منظّم فوج کی شکل اختیار کرتے جارہے ہیں۔صلیبی افواج سے حاصل شدہ غنائم مجاہدین کی عسکری صلاحیت میں اضافہ کا باعث بن رہے ہیں۔یمن میں القاعدہ کے مجاہدین کے خلاف یمنی حکومت اور امریکہ کے مشترکہ آپریشن کی دھمکی آتے ہی صومالیہ کے مجاہدین نے ان طاغوتوں کو خبردار کیا کہ اگر ایسی کوئی کارروائی کی گئی تو حرکۃ الشباب اپنے بھائیوں کی مدد کے لیے یمن کا رخ کرے گے۔اس پیغام کے جاری ہوتے ہی طاغوتی نمائندے واویلا کرنے لگے اور قوم پرستوں کے جذبات مجروح ہوئے کہ بھلا صومالیہ کے لوگ کیونکر یمن میں مداخلت کرسکتے ہیں۔مغربی میڈیا''دہشت گردوں'' کے ممکنہ تعاون سے پیش آنے والے خطرے کی گھنٹیاں بجانے لگا۔ان شاء اللہ ارض صومال مستقبل میں قیام خلافت کی راہ میں اسلام کے اہم مورچے کا کردار ادا کرے گی۔

جن علاقوں میں اللہ عزوجل نے مجاہدین کو غلبہ عطا فرمایا ہے وہاں مجاہدین نے شرک فی الحکم کی تمام تر غلاظتوں،چاہے وہ وفاقی حکومت کے تحت فاسد جمہوریت کی شکل میں ہوں یا قبائلی قوانین کی صورت میں،کو یکسر ختم کرکے ان کی جگہ اللہ رب العزت کی حاکمیت کا نظام نافذ کیا ہے۔لوگوں کے باہمی معاملات کا تصفیہ احکم الحاکمین کی نازل کردہ شریعت کے تحت کیا جاتا ہے اور لوگ حدود اللہ کی برکات کے سایہ میں زندگی گزار رہے ہیں۔اسی وجہ سے مجاہدین کے زیراثر علاقوں میں مثالی امن قائم ہے۔مجاہدین نے نام نہاد عظیم اقوام (GREAT NATIONS) کو دعوت دی ہے کہ اتنے کم عرصہ میں ایسا مثالی امن قائم کرکے دکھادیں۔

زکوٰۃ وصدقات کے نظام کی وجہ سے خوراک کی مد میں ملنے والی بین الاقوامی امداد سے چھٹکارا حاصل ہو رہا ہے۔امسال صرف ریاست اشبیلی میں زکوٰۃ کے 428 جانور جمع ہوئے جنہیں مصارف کا خیال رکھتے ہوئے تقسیم کیا گیا۔باقی ریاستوں میں بھی ایسے ہی زکوٰۃ کی تقسیم ہوئی،مجاہدین نے امداد کی آڑ میں ایڈز اور یرقان جیسی مہلک بیماریاں پھیلانے اور ایسے ہی دیگر قبیح منصوبہ جات پر کام کرنے کی وجہ سے متعدد این جی اوز پر پابندی لگائی ہے۔ان میں برطانوی این جی او، ورلڈ ویژن بھی شامل ہے۔مجاہدین ایسے دیگر اداروں کی بھی کڑی نگرانی کر رہے ہیں۔خوراک کے معاملہ میں خود کفیل ہونے کے لیے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اراضی کو قابلِ کاشت بنائیں۔

مجاہدین عربی زبان کی ترویج کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔تاکہ مسلمانوں کی اسلامی شناخت بحال ہو سکے۔مدارس میں انگریزی نظام تعلیم کو بالکل بدل کر اسلامی نظریات کا حامل نظام متعارف کرایا جا رہا ہے۔جس میں ذریعہ تعلیم عربی ہے۔قبائل کے مابین برسوں سے چلے آنے والے جھگڑوں کو ختم کرایا جا رہا ہے۔اس کی ایک بڑی مثال مرصودی اور ابغل قبائل میں سولہ سال سے جاری جھگڑے کی صلح ہے۔قبائلی افراد کی دینی تربیت کے لیے نشستوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔جس کی وجہ سے اکثر قبائل سمع وطاعت پر بیعت ہو رہے ہیں۔قبیلہ بائے ہیکول نے تو اپنے ہلکے اور بھاری ہتھیار جہاد کی نصرت کے لیے مجاہدین کے سپرد کر دیئے ہیں۔

صومالیہ میں اکثر عمارتیں اور سڑکیں تیس سالہ مسلسل جنگ کی وجہ سے تباہ حال ہیں۔مجاہدین نے ان عمارتوں اور سڑکوں کی تعمیر نو کے منصوبہ کا آغاز کیا ہے۔قزاقوں کی سرکوبی کے لیے بھی مجاہدین نے کارروائیاں شروع کی ہیں۔پچھلے ماہ مجاہدین نے،اسلام کی غلط تصویر پیش کرنے،صلیبی افواج کے لیے حمایت حاصل کرنے کی مہم چلانے اور حقائق کی غلط تصویر پیش کرنے کے جرم میں برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی پر پابندی عائد کر دی اور صومالیہ کی تمام اسلامی ریاستوں میں موجود ان کے دفاتر سے آلات تحویل میں لے لیے۔مجاہدین نے دیگر نشریاتی اداروں کو بھی خبردار کیا ہے کہ اگر وہ بھی ایسی سرگرمیوں میں ملوث پائے گئے تو انہیں بھی پابندی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

صومالیہ میں جہاد کے مبارک عمل نے بعض پیچھے بیٹھ رہنے والے نام نہاد علما کے چہروں کو بھی خوب واضح کیا۔ان علما نے اسلام سے وفاداری ظاہر کرنے کے لیے ایک کانفرنس "موتمر علماء الصومال" منعقد کی۔جس کے آخر میں اعلامیہ جاری کیا گیا کہ حکومت چار ماہ کے اندر غیر ملکی افواج کو ملک سے باہر نکالے اور چھ ماہ کے اندر شریعت کا نفاذ کیا جائے۔سبحان اللہ! جو حکومت قائم ہی شریعت کو ڈھانے کے لیے کی گئی اس سے یہ کہا گیا کہ ملک میں شریعت نافذ کرو۔اس کے بعد حکومت نے واضح طور پر نفاذ شریعت کے مطالبہ کو مسترد کر دیا۔ڈیڑھ سال گزرنے کے بعد بھی صلیبی افواج صومالیہ میں معصوم مسلمانوں کا خون بہا رہی ہیں لیکن یہ علما اپنی مسندوں پر ہی آرام فرما رہے ہیں اور جہاد کرنے والے تو پوری دنیا سے آ کر قافلہ جہاد میں شریک ہو رہے ہیں۔الشباب کے ترجمان شیخ ابو منصور حفظہ اللہ امریکہ سے ہجرت کر کے سرزمین صومالیہ پہنچے ہیں۔ان کے علاوہ عرب،افریقہ اور مغربی ممالک کے کتنے ہی مجاہدین یہاں موجود ہیں۔ان شاء اللہ ارض صومال موجودہ صلیبی جنگ میں کفر کے لیے گلے کا کانٹا ثابت ہوگی۔

امیر حرکۃ الشباب المجاہدین شیخ مختار ابو زبیر حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''دین اسلام کی فتح کسی معمولی قیمت پر حاصل نہیں ہوتی......ہم اسے اپنے اور اپنے احباء کے لہو کے بدلے خریدتے ہیں۔ذرا اسعدؓ بن زرارہ کے قول کو یاد کیجیے جو انہوں نے بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر انصار سے کہا تھا:اے اہل یثرب،ذرا ٹھہر جاؤ! ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹوں کے کلیجے مار کر (یعنی لمبا چوڑا سفر طے کر کے) اس یقین کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔آج آپ کو یہاں سے لے جانے کے معنی ہیں؛ سارے عرب سے دشمنی،تمہارے چیدہ سرداروں کا قتل اور تلوار کی مار کا سامنا۔لہٰذا اگر یہ سب برداشت کر سکتے ہو تو انہیں ساتھ لے چلو،اور تمہارا اجر اللہ پر ہے۔اور اگر تمہیں اپنی جان عزیز ہے تو (بعد میں ساتھ چھوڑنے کی بجائے) انھیں ابھی سے چھوڑ دو۔یہ اللہ کے نزدیک زیادہ قابل قبول صورت ہوگی''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: ایک ہاتھ میں تلوار، ایک ہاتھ میں قرآن......!

شاید دنیا کے کم ہی علاقوں میں شرک و بدعت کا وجود اتنا کم ہوگا جتنا وزیرستان میں ہے۔نیز منشیات، موسیقی، فحاشی، بے پردگی، ناحق قتل و غارت سمیت بہت سی وہ منکرات جو آج ہمارے معاشروں میں عام ہیں...... یہاں سے مکمل طور پر مٹ چکی ہیں۔اسی طرح اس علاقے کے عام لوگ علمی اعتبار سے آج بھی شاید کافی پسماندہ سمجھ جائیں،لیکن عمل اور قربانی میں بلاشبہ ان کا کوئی ثانی نہیں۔کیا عالمِ اسلام کے کسی شہر،کسی گاؤں،کسی قصبے میں بسنے والے لوگ وہ قربانی دینے کے لیے تیار ہیں جو خطۂ محسود کے باسی آج دے رہے ہیں؟ کیا کوئی بستی پورے عالمِ کفر کو مطلوب قائدینِ جہاد کو پناہ دینے کی جرأت اپنے اندر پاتی ہے؟ کیا کوئی علاقہ ایسا موجود ہے جس کے باسی نصرتِ جہاد کی خاطر اپنے تمام بازاروں کا برباد کیا جانا، مساجد و مدارس کا منہدم کیا جانا، سینکڑوں گھروں کا جلایا جانا اور لاکھوں کا دربدر ہونا قبول کرنے کو تیار ہوں اور اس سب کے بعد بھی اپنے مؤقف سے ایک قدم پیچھے نہ ہٹیں؟ ان سنگلاخ پہاڑوں میں موجود کچے گھروں میں بسنے والے ان پڑھ لوگ بعض اوقات ایثار و قربانی، توکل و استقامت، ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر کے ایسے عملی درس دے جاتے ہیں کہ ہمارے پاس رشک کرنے اور اپنی بے بضاعتی پر شرمندہ ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ایسی حیرت انگیز مثالوں کا ایک ذخیرہ سینے میں موجود ہے،لیکن یہ مقام تفصیل کا متقاضی نہیں۔بس اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس پورے خطے کو اپنی رحمتوں سے ڈھانپ لے اور عالمِ اسلام کی ہر بستی کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین! (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

نئی امریکی پالیسی: دہشت گردی کے خلاف، ''جہاد'' کی حمایت

محمد لوط خراسانی

گذشتہ دنوں امریکی صدر اوباما کی بیان کردہ نئی امریکی پالیسی (New National Security Strategy) کا تفصیلی تجزیہ جہاں ایک طرف مفصل تحریر کا متقاضی دکھائی دیتا ہے وہیں دوسری طرف اس کے مطالعے سے جو اجمالی تاثر بنتا ہے وہ یہی ہے کہ مسلمان ممالک کے ''عالی دماغ'' دانش وروں کو اپنی مجالس دانش (تھنک ٹینکس) سے مرعوب کرنے والا امریکہ' فکری قحط کا شکار ہوگیا ہے۔ ذیلی سطور میں اس کے دو اہم نکات کا جائزہ لیا جائے گا۔

۱۔ جنگ اسلام کے خلاف نہیں بلکہ القاعدہ کے خلاف ہے:۔

اوباما کی اس نئی پالیسی کو Obama Doctrine کا نام دیا گیا ہے جبکہ اس کے پیش رو کی پالیسی کو Bush Doctrine کہا جاتا تھا جس کا دوسرا نام Cowboy diplomacy تھا۔ اس میں اسلام مخالف عصری صلیبی جنگ کو Islamo Fascism اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نام دیا گیا تھا۔

حالیہ امریکی پالیسی کے اس نکتہ کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

''ہماری جنگ اسلام کے خلاف نہیں بلکہ القاعدہ کے خلاف ہے۔ گھر (امریکہ) کے اندر پیدا ہونے والی دہشت گردی اب ہماری اولین ترجیح ہے۔ القاعدہ کے وہ تنہا جہادی جن کے پاس پاسپورٹ ہیں اور وہ امریکہ میں داخل ہو سکتے ہیں، اُن سے امریکہ کا دفاع مضبوط کرنے کی ضروت ہے۔ القاعدہ اور اس کے انتہا پسند اتحادیوں سے ضرور جنگ کی جائے گی، جہاں بھی وہ سوچتے یا تربیت دیتے ہیں وہاں پر حملہ کیا جائے گا۔ یہ چاہے افغانستان ہو، پاکستان، صومالیہ، یمن یا کوئی اور جگہ''۔

کسی مسلمان کے قول وفعل میں تضاد ہو تو وہ غیر معتبر ہو جاتا ہے کجا یہ کہ کسی کافر پر اس کے قول وفعل کے تضاد کے باوجود اعتبار کر لیا جائے۔ نظریات کی سچّائی اور افادیت کو پرکھنے کے لیے ان کے حامل گروہ کی عملی جدوجہد کو دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح کسی گروہ کی حکمت عملی کو سمجھنے کے لیے اس کی بنا پر واقع ہونے والے واقعات اور متعلقہ مظاہر کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ چنانچہ جب ہم حقیقت حال کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ۹ سال سے عراق، افغانستان، وزیرستان اور دیگر قبائل میں مسلمانوں کا قتل عام اسلام کے خلاف جنگ نہیں ہے تو کیا ہے؟ اسرائیل کو اس کے تمام تر مظالم کے باوجود حماس کے راکٹوں اور مارٹروں سے بچاؤ کے لیے حال ہی میں دیا جانے والا دفاعی نظام کیا ہے؟ اس اعلان کردہ پالیسی کے دنوں میں غزہ کے لیے امداد لے جانے والے قافلے پر اسرائیلی حملے کے ضمن میں ''گونگلوؤں سے مٹی جھاڑنے'' کے مصداق امریکی اقدامات کس بات کی طرف اشارہ ہیں؟ اسی طرح گذشتہ دنوں ہی میں اس پالیسی کے مطابق مزید ۱۵ ممالک میں امریکی خصوصی فورسز تعینات کر دینے کا کیا مطلب ہے؟

کیا امریکہ مسلمانوں کو بے وقوف سمجھتا ہے؟ اوباما کے لیے ایک ہی مشورہ ہے کہ وہ اسلام کے خلاف یہ جنگ ہار چکا ہے لہٰذا اب واپسی کا سوچے۔ اب اصل مسئلہ مسلمانوں کے لیے ہے کہ خلافت کی راہ میں حائل ان رکاوٹوں کو کیسے دور کرنا ہے۔

یہ پالیسی حقیقت میں وہی ہے جو گزشتہ برس قاہرہ میں بیان کی گئی تھی کہ ہم اسلام کے خلاف کوئی صلیبی جنگ نہیں لڑ رہے بس پیرائیہ اظہار بدلا گیا ہے۔ قاہرہ کی تقریر کے بعد اب تک امریکہ نے جو کچھ کیا ہے وہ اسلام کے خلاف جنگ نہیں تو اور کیا ہے؟ شاید اسی وجہ سے اس تقریر کی مدح کرنے والے عائض القرنی کے قبیلے کے لوگ اور بلاد اسلامیہ کے ''دانش ور'' اب کی بار محتاط رہے ہیں، بات وہی ہے

؎ نیا جال لائے پرانے شکاری

عسکری محاذ پر بنتی درگت کے بعد اس صفائی پیش کرنے کی ضرورت اس بات کا عندیہ ہے کہ امریکہ کے عسکری شعبے سے تعلّق رکھنے والے دانش ور بھی فکر وفلسفے کے میدان میں اپنی سپاہ کے پہلو بہ پہلو شکست کھا چکے ہیں۔ لمحہ فکریہ ان ''مسلمانوں'' کے لیے ہے جو اپنا کریمانہ تاثر (Soft Image) پیش کرنے کے لیے امریکہ کی جی حضوری میں مجاہدین پر طعن کرتے تھے کہ آج امریکہ کو امت مسلمہ کے سامنے اپنا امیج بہتر بنانے کی فکر لاحق ہوگئی ہے۔ چنانچہ بڑے طمطراق سے شروع کی گئی صلیبی جنگ سے واپسی کا جو فیصلہ ۲۰۱۱ کے وسط میں نافذ ہونا تھا اس پر مہر تصدیق ثبت ہوگئی ہے۔

فکری محاذ پر اس شکست کا اندازہ اوباما کے تنسیخ دہشت گردی (Counter Terrorism) کے شعبے کے مشیر اعلیٰ D. Brenan کے اس حکمت عملی کے بارے میں تبصرے سے بھی ہوتا ہے کہ ہم

الف۔ امریکی کہ معیشت کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں، اور

ب۔ دنیا میں امریکی مقام ومرتبہ کی بحالی چاہتے ہیں۔

شکست خوردگی کے اس تاثر کا اظہار مغربی ممالک کے اکثر نقادوں نے بھی کیا ہے کہ سفارتی سطح پر یہ پالیسی امریکی کمزوری کی علامت ہے (بحوالہ Reuters)

۲۔ جہاد ایک مقدس فریضہ ہے اور جہادی اچھے ہیں:۔

اس نئی ''تزویراتی'' حکمت عملی میں اوباما نے کہا کہ ''جہاد ایک مقدس فریضہ ہے۔ ہم جہاد اور جہادیوں کے خلاف نہیں بلکہ جہاد تو برائی کو ختم کرتا ہے''۔ اوباما کی یہ تقریر حکومت پاکستان اور پاکستان کی سرکاری 'جہادی' جماعتوں کے لیے یقیناً ''بہار کی نوید'' ہے کہ اعلان جہاد کے راستے میں آخری رکاوٹ بھی دور ہوگئی ہے لہٰذا اس آسانی اور سہولت کی وجہ

سے اب بلا تاخیر اعلان جہاد کر دینا چاہیے۔رب العالمین کا اعلان تو چودہ صدیوں پہلے قرآن میں ہو چکا کہ ''کتب علیکم القتال''اور''انفروا خفافاو ثقالا''۔لیکن امریکہ کی طرف سے چونکہ اجازت نہیں تھی اس لیے سب دم بخود تھے۔اس کے بعد اب کسی ''پیرومرشد''اور ''گدی نشین''،''مخدوم''،''مولانا''،''سرکار'' کو کوئی اشکال نہیں ہوگا۔البتہ ایک سوال کا جواب انہیں نہیں مل رہا ہوگا کہ جہاد کرنا کس کے خلاف ہے؟ کیونکہ یہی سوال تو اعلان جہاد میں مانع ہے۔

اوباما کی تقریر میں جس طرح ''جہادی تنظیموں'' کی تعریف وتوصیف کی گئی ہے اس پر ضروری ہے کہ پاکستان کی یہ سرکاری تنظیمیں یوم تشکر منائیں کہ ان کے کردار اور حسن کردار کو تسلیم کرلیا گیا ہے اور اس فریضے کی بحسن وخوبی ادائیگی کی وجہ سے اوباما بھی داد دیے بغیر نہ رہ سکا۔یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ نوم چومسکی،جس کو امریکی خارجہ پالیسی کا سب سے بڑا نقاد کہا جاتا ہے،نے چند سال قبل یہی بات کہی تھی کہ عالم اسلام کی جہادی تحریکوں میں القاعدہ کے خلاف فتویٰ حاصل کر کے القاعدہ کو عالم اسلام میں تنہا کر دیا جائے۔

یہ سوال کہ جہاد کرنا کس کے خلاف ہے؟اس کا جواب بھی اوباما کی تقریر میں موجود ہے کہ اس نے اپنی تمام تر خفیہ اور غیر خفیہ سرگرمیوں کو القاعدہ کو ختم کرنے پر مرتکز رکھنے کا واضح عندیہ دیا ہے۔(اس کے بقول القاعدہ اسلام اور مسلمانوں کی اصل دشمن ہے جبکہ امریکہ محافظ)چنانچہ اس سے''امریکی منظور شدہ جہاد'' کا نقطہ ارتکاز مزید واضح ہو جاتا ہے۔

اس کے ساتھ ان جماعتوں کے لیے ایک بات قابل غور ہے وہ سب خود کو امریکہ دشمن باور کروانے کے لیے پوسٹر بازی،جلوس بازی اور بیان بازی کا ہر حربہ استعمال کرتے ہیں(اور اس کو جہاد بھی کہتے ہیں)لیکن کیا وجہ ہے کہ امریکہ اپنا دشمن صرف القاعدہ یا اس کے انصار و مددگار گروہوں کو متعین کرتا ہے؟

اس وقت کی دنیا میں میدان جنگ کا جو نقشہ ہے'اوباما کی تقریر اس میں دوست اور دشمن کے تعیّن میں بڑی مددگار ہے۔اس تقریر کو سن کر خیال فوراً فرعون کے خطاب کی طرف گیا۔اس نے بھی اللہ کے جلیل القدر پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا تھا

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِیْ أَقْتُلْ مُوسَى وَلْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّیْ أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِیْ الْأَرْضِ الْفَسَادَ(سورہ غافر:آیت ۲۶)

''فرعون کہنے لگا مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کردوں اور وہ اپنے رب کو بلا لائے۔مجھے اندیشہ ہے کہ(موسیٰ)کہیں تمہارے دین کو نہ بدل دے اور زمین میں فساد برپا نہ کردے''۔

پھر کہا

مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَى وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ(سورہ غافر:آیت ۲۹)

''(فرعون نے کہا)میں تمہیں وہ بات سمجھا رہا ہوں جو مجھے سمجھ آئی ہے اور میں تمہیں وہی راہ بتلا رہا ہوں جو بھلائی کا راستہ ہے''۔

آج کا فرعون'امریکی صدر اوباما' بھی بھلائی کا راستہ سمجھتا ہے اور القاعدہ کو ختم اور شیخ اسامہ حفظہ اللہ کو قتل کرنے کے درپے ہے تاکہ دنیا میں سے''فساد'' کا خاتمہ ہو جائے۔

اس نئی حکمت عملی کے اسلام مخالف نہ ہونے کی سنائی گئی نوید کے جھوٹا ہونے کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ''بے چارا''امریکی جنرل میک کرسٹل ایساف فورسز کو کرزئی حکومت کے تابع کرنے کی اپنی رائے دینے اور اس رائے کو نہ ماننے والوں پر تبصرہ کرنے کی پاداش میں برطرف ہو چکا ہے۔شعروادب کی چاشنی لیے تبصروں اور تجزیوں پر عش عش کرنے کی ریت ہر کسی میں ہوتی ہے۔اے کاش!کہ کوئی حرف حرف،حقیقت بیان کرنے اور دجل وتلبیس کے پردوں کو چاک کردینے والی اللہ جل شانہ کی آخری کتاب قرآن مجید کے ''تبصروں''اور''تجزیوں'' پر کچھ دیر ٹھہر کر سوچنے کی زحمت گوارا کرلے اور معارف کے اس بحر بے کراں کی اتھاہ گہرائیوں میں غواصی سے بھی وہ کچھ حاصل کرلے کہ دنیا وآخرت میں اصل''موثر قوت'' کی کارفرمائی کو پہچان سکے!افغانستان میں ایساف کے کمانڈر کا امریکی سیاسی اور عسکری قیادت کے بارے میں''دعویٰ''یا''شکوہ'' پر مبنی تجزیہ ہو یا امریکی صدر کا اپنے سیاسی اور عسکری حواریوں سمیت اس کا''جوابِ دعویٰ''یا''جوابِ شکوہ''ہو' کفار کے بارے میں وہ مندرجہ ذیل قرآنی حقیقت کا عکاس ہے:

كانهم حمر مستنفره

''گویا کہ وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں''

اور جن شیروں سے یہ بدکے ہیں'ان کے بارے میں بھی قرآنی تبصرہ ہی ملاحظہ فرمائیں:

كانهم بنيان مرصوص

''گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں''

پس آج کفر اور اس کے علمبردار اور ان کے حواری و مددگار جو چاہے کرلیں حقیقت وہی ہے جو قرآن نے چودہ صدیاں قبل بیان کردی تھی کہ

اليوم يئس الذين كفروا

''آج کے دن کفار ناامید ہوگئے''

اوباما کی نئی پالیسی اوباما اور اس کے اعوان وانصار،خواہ وہ کفار ہوں یا بلاد اسلامیہ کے مرتد حکمران اور افواج' کی مایوسی اور ناکامی کی واضح دلیل ہے۔اے کاش کہ بلاد اسلامیہ میں غلبہ اسلام کے نام لیوا اس کو سمجھ لیں اور مندرجہ ذیل قرآنی حقیقت کے مصداق بننے سے بچ جائیں۔

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِیْ فِیْ الصُّدُورِ(سورہ الحج:آیت ۴۶)

''بے شک آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ سینوں میں موجود دل اندھے ہو جاتے ہیں''۔

☆☆☆☆☆

فریڈم فلوٹیلا

سلسبیل مجاہد

امت مسلمہ کے وجود پر زہریلے خنجر کی مانند پیوست برطانوی سامراج کی نشانی، اسرائیل جس کے ظلم، دہشت، فتنہ، مکاری اور ننگی جارحیت سے کون واقف نہیں۔ روئے ارض کی اس لعنت زدہ قوم نے پچھلی چھ دہائیوں سے اہل فلسطین پر سانسیں لینا بھی حرام کر رکھی ہیں۔ اہل فلسطین پر زندگی تنگ کرنے والے ان درندہ صفت یہودیوں کے جرائم کی فہرست یوں تو بہت لمبی ہے لیکن حال ہی میں اس کی تازہ مثال فریڈم فلوٹیلا پر کیا گیا حملہ ہے جو کہ غزہ کے مظلوم مسلمانوں کی امداد کے لیے ترکی سے روانہ کیا گیا۔ ترکی کے اس جہاز میں ۴۴ ممالک کے چھ سو سے زائد امن پسند، غیر جہادی، غیر سیاسی، غیر مذہبی، اور انسانیت کے نام پر جمع ہونے والے وہ سوشل ورکرز تھے جو عالمی ضمیر کو بیدار کرنے کی مہم اور غزہ کے مظلومین کی مدد کی نیت سے جمع ہوئے تھے۔ دنیا بھر کے ''غیر جانب دار''، ''روشن ضمیر''، ''امن پسندوں'' کا یہ قافلہ قطعی طور پر غیر مسلح یعنی نہتا تھا اور غزہ کے ان مظلومین کی مدد کے لیے روانہ ہوا تھا جن کو گزشتہ چار سالوں سے بدترین ناکہ بندی اور محاصرے کا سامنا ہے۔

واضح رہے کہ غزہ کی ناکہ بندی اسرائیل نے ۱۹۶۱ء میں کی تھی اس کے بعد وہاں سے یہودیوں کا انخلا بھی اسی لیے کر دیا گیا تھا کہ انسانیت سوز مظالم کا نشانہ صرف مسلمان ہی بنیں۔ اس کے بعد اسرائیل نے دسمبر ۲۰۰۷ میں ۲۴ روزہ مہیب جنگ مسلط کر کے غزہ کے حصار اور ناکہ بندی میں شدت کر دی تھی۔ غزہ ۲۵ میل لمبی اور ۱۰ میل چوڑی ۶۳۰ کلومیٹر کے علاقے پر محیط دنیا کی سب سے بڑی انسانی جیل ہے جس میں ۱۵ لاکھ انسان بستے ہیں۔ اس ناکہ بندی میں اسلامی ملک مصر بھی پیش پیش ہے اور اس کی ناکہ بندی اسرائیل کی ناکہ بندی سے بھی زیادہ سخت ہے۔ ایسے میں صرف سمندری راستہ ہی بچتا ہے کہ جس سے غزہ کے مظلومین کی دادرسی کی جاسکتی ہے۔ ستاون اسلامی ممالک میں گھرا امریکہ کا یہ لے پالک درندہ صرف ۸ ہزار مربع میل پر قائم ۷۵ لاکھ ۵۰ ہزار کی آبادی رکھنے والا ایسا غیر قانونی ملک ہے کہ جس کے چاروں طرف اسلامی ممالک موجود ہیں۔ یہ وہی اسلامی ممالک ہیں جو او آئی سی کے اجلاسوں میں ٹھنڈا میٹھا منرل واٹر پیتے ہوئے غزہ کے پیاسوں کے لیے کچھ کرنے کا سوچتے ہیں اور فائیو اسٹار ہوٹلوں میں پر تکلف عشائیوں میں فلسطین کے فاقہ کرنے والوں کے حق میں رائے عامہ ہموار کرنے کے منصوبے بناتے ہیں۔

انہیں نام نہاد اسلامی ممالک میں مصر بھی ہے جو اسرائیل کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ امریکی بجٹ میں ۱.۳ بلین ڈالر کی سب سے زیادہ امریکی امداد لینے والا 'اسلامی' ملک ہے۔ اسرائیل کی حیوانی خصلتوں کی داستان کوئی ڈھکی چھپی نہیں اور نہ ہی دو چار روز کی بات ہے لیکن دجال وقت امریکہ کی پشت پناہی اور کھلی حمایت نے قصاب اعظم کو ہر طرح کی کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔ اسی لیے اسرائیل کا جب جی چاہتا ہے ایک ہی حملے میں ہزاروں مسلمانوں کو خاک وخون میں ملا دیتا ہے۔ بستیوں کی بستیاں تباہ کر ڈالتا ہے۔ محترم اور مقدس مقام قبلہ اول کے احترام کو پامال کرتا ہے۔ مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کر کے نذر آتش کرنے پر ہی بس نہیں بلکہ نماز باجماعت پر بھی پابندی لگا دیتا ہے، جہاں اس کے خونی بھیڑیے انسانی حلیوں میں ایریل شیرون، ایہود بارک اور نیتن یاہو کہلاتے ہیں اور رام اللہ، غزہ، صابرہ شتیلہ، بیت المقدس، رفحہ میں مظلوم مسلمانوں کی لاشوں کے انبار لگانے کا مقابلہ کرتے ہیں۔ دہشت گرد امریکہ کی اسرائیل کے انسانیت سوز طرز عمل پر جو بیانات ہیں وہی ان کی سیاہی دکھانے کو کافی ہیں۔ امریکہ کی باندی اقوام متحدہ میں امریکہ کے نائب سفیر ایلیجاندرولف نے کہا کہ فلوٹیلا اشتعال انگیزی کی نیت سے کیا گیا سفر ہو سکتا ہے، جس کے نتیجے میں اسرائیل کو یہ کارروائی کرنی پڑی ہے۔ یہ وہ صہیونی گماشتے ہیں جو مغربی سوچ کے حامل لوگوں کی انسانیت نوازی کو بھی گوارا نہ کر سکے یہی انسانی حقوق کا وہ راگ ہے جو مسلمانوں کے لیے کچھ اور امریکیوں، اسرائیلیوں کے لیے کچھ اور رنگ رکھتا ہے۔

> ''ہم غزہ میں اپنے پیاروں اور مسلمان بھائیوں سے یہ کہنا چاہیں گے کہ اُس اللہ کی قسم جس کے ماسوائے کوئی معبودِ حقیقی نہیں! اگر ہم عالمی کفر کے امام اور مجرم یہودیوں کے مددگار اور پشت پناہ امریکہ سے برسرِپیکار نہ ہوتے اور اگر ہمارے اور آپ کے مابین یہ بندشیں اور رکاوٹیں حائل نہ ہوتیں، جنہیں، ہم روز بروز آپ تک رسائی حاصل کرنے کی غرض سے دور کرنے میں مصروف ہیں، تو ہم اُڑ کر آپ تک آ پہنچتے اور اپنے سینوں اور اپنی گردنوں سے آپ کا دفاع کرتے، تاہم اس سب کے باوجود یہ امر ہمارے لیے حوصلہ افزا ہے کہ ہم آپ کے دشمن سے آپ بدلہ لینے میں مصروف ہیں اور روز بروز آپ کی جانب ہماری پیش قدمی جاری ہے''۔ (شیخ مصطفیٰ ابو یزید رحمہ اللہ)

امریکی نائب صدر نے تو اپنے دل کا حال بھی بتا دیا ہے کہ اسرائیل میرے دل میں ہے۔ وائٹ ہاؤس یعنی بیت ابلیس کے ترجمان رابرٹ گبز نے کہا کہ امریکہ اسرائیل کی سرپرستی کسی صورت نہیں چھوڑ سکتا ہے۔ فریڈم فلوٹیلا پر کوئی بھی شدت پسند موجود نہ تھا ان میں

سے کسی کا بھی تعلق طالبان یا القاعدہ سے نہ تھا بلکہ اس میں سفر کرنے والے اکثریتی لوگوں کی تعداد غیر مسلموں پر مشتمل تھی اس کے باوجود کہ وہ نہتے تھے لیکن اسرائیلیوں کو نا قابل برداشت تھے۔عالمی ضمیر کی بیداری کے لیے روانہ کیا جانے والا فریڈم فلوٹیلا لے جانے والے روشن خیال نہتے لوگ بھی جب اسرائیل کی نظر میں دہشت گرد کی فہرست میں شمار ہوتے ہیں تو اسلام کی سر بلندی اور اسرائیل کے وجود سے انکاری اور اس کے خلاف اعلان جہاد کرنے والے کس طرح قابل ہضم ہو سکتے ہیں۔حیرت تو ان نام نہاد امن پسندوں پر ہوتی ہے جو کہ امن کے نام پر ظالم کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں اور مظلوم کی جان کے تحفظ کے بجائے عالمی امداد کے نام پر اس کے حقوق کو صرف پیٹ کی حد تک محدود کر دیتے ہیں اور اصل حق اپنی زندگی کو آزادی اور خود مختاری سے گزارنے کا سلب کر لیتے ہیں۔جس عالمی بیداری کی لیے امدادی قافلے روانہ کیے جاتے ہیں ان کے لیے اسرائیلی ردعمل اور امریکی حمایت کا نظارہ ہی کافی ہونا چاہیے۔

ستاون ملکوں کے اسلامی مہاراجوں کو تو واشنگٹن کی پوجا سے ہی فرصت نہیں ملتی ان کی غیرت وحمیت تو بیت ابلیس میں گروی رکھی جا چکی ہے ان سے بھلا کیا امیدیں۔رہی عالمی ضمیر کی بیداری کی باتیں تو عالمی ضمیر تو مردہ،منجمد گوشت کے لوتھڑوں کی مانند بے حس بنا ہوا ہے۔فریڈم فلوٹیلا جس ملک سے روانہ کیا گیا وہ ترکی ہے جو کہ مصر کے بعد دوسرا اسلامی ملک ہونے کا دعویدار ہے' اور یہ اسرائیل کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ خوشگوار سفارتی تعلقات بھی رکھتا ہے،حالیہ واقعہ میں ترکی کا حیران کن کردار سامنے آیا ہے اسلامی حمیت کی اس کروٹ نے کافی لوگوں کو اس خوش فہمی میں مبتلا کر دیا کہ ترکی احیائے خلافت کے راستے پر گامزن ہو چکا ہے۔لیکن واضح رہے کہ یہ وہی ترکی ہے جو وار آن ٹیرر میں امریکہ کا سرگرم حلیف ہے۔ناٹو فورسز میں ترکی کی افواج کی تعداد امریکہ کے بعد سب سے زیادہ ہے اور اس خدمت کے صلے میں امریکہ نے اپنے خزانے کے منہ کھول دیے ہیں۔یہی ترکی افغانستان میں امریکہ کے شانہ بشانہ مظلوم مسلمان عورتوں،بچوں،بوڑھوں کے اوپر بمباری کرنے،ان کی بستیوں کی بستیاں اجاڑنے میں شریک ہے۔ایسے میں ترکی کا یہ کردار کافی چونکا دینے والا ہے۔کیا ترکی کو اس کے 'اتحادیوں' کی طرف سے اسلامی دنیا میں متبادل قیادت کے طور پر لانے کی کی کوشش کی جا رہی ہے؟اس لیے کہ دنیا بھر میں جہادی تحریکیں زور پکڑتی جا رہی ہیں اور ایسے میں امریکہ کوئی رسک لینا نہیں چاہتا۔پوری دنیا میں مجاہدین اسلام مظلوم وبے کس مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز بن چکے ہیں۔احیائے اسلام کی تحریک انہی مردان حر کے ہاتھوں پایۂ تکمیل تک پہنچے گی ان شاء اللہ۔ایسے میں ایک سیکولر اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرنے والے،ناٹو افواج کا حصّہ ہونے کے باوجود ترکی فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کے لیے جتنا سرگرم نظر آتا ہے وہ یہ سوالیہ نشان ضرور چھوڑ جاتا ہے کہ یہی جذبہ افغان مسلمانوں کے لیے کیوں نہیں؟فلسطین کے لیے ترکی کی جانب سے صرف امدادی قافلے ہی بھیجے جانے پر کیوں اکتفا ہے؟آگے بڑھ کر اسرائیل کے وجود سے انکاری،اس سے اعلان بغاوت اور فلسطین کے مسلمانوں کی دادرسی کے لیے کوئی فوج کیوں نہیں تیار کی گئی؟اس لیے کہ امدادی قافلے سے آگے ان کو کچھ نہ کرنے کی ہدایت ہے۔امداد کے نام پر چند نوالے بھیج کر اپنے تئیں مطمئن کر دیا جاتا ہے تا کہ مسلمانوں کی غیرت وحمیت یہیں تک محدود ہو جائے اور آزادی،جہاد اور اقامت دین کے تقاضے اور ان کے لیے جدوجہد ان کی نگاہ میں حیثیت نہ رکھے۔امریکہ سمیت پوری مغربی دنیا اسرائیل کی پشت پناہی صلیبی جذبے کے تحت کرتی ہے کیونکہ وہ اس جنگ کو صلیبی جنگ کا اہم حصّہ سمجھتے ہیں۔اسرائیل کے ناجائز قیام میں برطانیہ کا حصّہ بھی دراصل اسی صلیبی جذبے کی عکاسی ہے۔اس تناظر میں اسرائیل کے خلاف مظاہروں،قراردادوں اور وقتی لعن طعن سے کام چلانے کا عمل ایک ایسا دھوکا ہے جس میں مسلمانوں کو مبتلا کر کے ان کے جذبات ٹھنڈے کر دیے جاتے ہیں اور سیکولر قوتوں،امن پسندوں کے ذریعے عالمی رائے عامہ کی ہمواری کی لوری دے کر پھر سے سلا دیا جاتا ہے۔مذمت مسئلے کا حل نہیں بلکہ مرمت کے ذریعے ہی کفار کی کمر توڑی جا سکتی ہے۔مجاہدین اسلام کے نزدیک مسئلہ فلسطین کی کیا اہمیّت ہے اور دنیا بھر میں جاری تحریک جہاد کے مقاصد میں اس مسئلہ کو وہ کس قدر اہم مقصد گردانتے ہیں' یہ جاننے کے لیے قائدین جہاد کے چند اقوال پیش خدمت ہیں۔

''ہر وہ شخص جو معاملات کی درستی اور مسئلے کو جڑ سے حل کرنے کا خواہش مند ہے' اُسے چاہیے کہ پورے یقین اور وثوق کے ساتھ بغیر کوئی شرم یا عار محسوس کیے بے خوف ہو کر یہ اعلان کرے کہ مسئلہ فلسطین خالص اسلامی مسئلہ ہے،اسے شریعت کے پیمانے سے جانچا جانا،اُس کے احکامات کے مطابق اِس کا حل تلاش کرنا اور اسلام ہی کے جھنڈے تلے اِس کی آزادی کے لیے قتال کرنا لازم ہے۔اس پورے معرکے میں قومیت عربی،حمیت وطنی،عالمی قانون،اس کے اداروں اور قراردادوں کا کوئی کام نہیں''۔(شیخ ابو یحییٰ اللیبی حفظہ اللہ)

شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ''ہم لڑ تو افغانستان میں رہیں ہیں لیکن ہماری نظریں فلسطین پر ہیں''۔اسی طرح شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ'امت کے خائن حکمرانوں کی اصلیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں'' آج ہم ہر جانب سے شکست خوردہ ہیں،ہماری زمینیں مقبوضہ ہو گئیں،۱۹۶۸ میں مسجد اقصیٰ ہم سے چھن گئی،اُس وقت قبلہ اول اور حرم ثالث کے دفاع کی خاطر دس لوگ بھی کھڑے نہ ہو سکے،ہماری عزتیں داغ دار ہو گئیں،ہمارے مقدسات کی حرمت پامال ہو گئی،ہمارے اموال لوٹ لیے گئے،ہم فلسطین کا دفاع کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہم پر مسلط یہ حکمران ہمیں ذبح کرنے کو دوڑتے ہیں،کوئی شخص یہودیوں پر ایک گولی چلاتا ہے تو یہ اُس پر دس گولیاں برساتے ہیں۔اردن سے لے کر شام تک اور شام سے لے کر لبنان تک یہ حکمران ہمارے نوجوانوں کا صفایا کرنے پر آپس میں پوری طرح متفق اور مصروف عمل ہیں اور یہ اس لیے کہ اُنہیں احکامات اپنے اُن آقاؤں کی

جانب سے موصول ہوتے ہیں' جنہوں نے اُن کو اقتدار کی کرسی پر براجمان کیا''۔

ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ دنیا کے طول وارض میں برپا عالمی تحریک جہاد کے تناظر میں اہلِ غزہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں'' میں غزہ میں بسنے والے اپنے بھائیوں سے یہ گذارش کروں گا کہ آزادی فلسطین کے لیے جاری یہ جہاد کا سلسلہ اب رکنا نہیں چاہیے، اگر ایک جگہ مشکل درپیش ہو تو دوسری جگہ منتقل ہو جائیے کیونکہ صلیبیوں کے اہداف تو ساری دنیا میں بکھرے پڑے ہیں اور دشمن کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ ہمیں کسی ایک جگہ میدان، وقت اور انداز جنگ کا پابند بنا سکے۔ اپنے غزہ کے بھائیوں کے سامنے میں اس بات کا بھی اعادہ کرنا چاہوں گا کہ دنیا کے دیگر تمام محاذوں پر جہاں بھی صلیبی دشمن کے خلاف معرکہ جاری ہے اور تربیت واعداد کے تمام مراحل میں جہاں کہیں مجاہدین موجود ہیں' وہ پوری طرح اس عمل میں آپ کے ساتھ شامل ہیں اور وہ اس حوالے سے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ لہٰذا ہمارے غزہ کے بھائیوں کو مشکلات کی وجہ سے ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس صلیبی صیہونی دشمن کے خلاف ہمارا میدان کارزار ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے''۔

شیخ مصطفیٰ ابو یزید شہید رحمہ اللہ فلسطینی بھائیوں کو مجاہدین اسلام کا پیغام ان الفاظ میں دیتے ہیں'' ہم غزہ میں اپنے پیاروں اور مسلمان بھائیوں سے یہ کہنا چاہیں گے کہ اُس اللہ کی قسم جس کے ماسوائے کوئی معبُودِ حقیقی نہیں! اگر ہم عالمی کفر کے امام اور مجرم یہودیوں کے مددگار اور پشت پناہ امریکہ سے برسرپیکار نہ ہوتے اور اگر ہمارے اور آپ کے مابین یہ بندشیں اور رکاوٹیں حائل نہ ہوتیں' جنہیں' ہم روز بروز آپ تک رسائی حاصل کرنے کی غرض سے دور کرنے میں مصروف ہیں' تو ہم اُڑ کر آپ تک آ پہنچتے اور اپنے سینوں اور اپنی گردنوں سے آپ کا دفاع کرتے، تاہم اس سب کے باوجود یہ امر ہمارے لیے حوصلہ افزا ہے کہ ہم آپ کے دشمن سے آپ بدلہ لینے میں مصروف ہیں اور روز بروز آپ کی جانب ہماری پیش قدمی جاری ہے''۔

مسئلہ فلسطین کی شرعی حیثیت اور اس کے حتمی حل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شیخ ابو یحییٰ اللیبی حفظہ اللہ فرماتے ہیں'' ان عالمی صہیونی مظالم کے سامنے کھڑے ہونے اور ان کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں دو طرح کے طرزِ عمل اختیار کرنے ہوں گے۔ اول یہ کہ ہم معذرت خواہانہ انداز چھوڑ کر صبر واستقامت اور عزیمت وہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس معرکہ میں کود پڑیں جو ہمارے، یہودیوں اور ان کی مدد کرنے والی عالمی قوتوں کے مابین جاری ہے اور خاص طور پر ان کے معاشی، سیاسی اور عسکری اہداف کو نشانہ بنائیں، یہ ہم سب پر واجب ہے۔ جس کی ادائیگی کے لیے آج ہمارے بھائی فلسطین اور دیگر ساری دنیا میں سرگرم عمل ہیں۔ دوسرا یہ کہ ہر وہ شخص جو معاملات کی درستی اور مسئلے کو جڑ سے حل کرنے کا خواہش مند ہے' اُسے چاہیے کہ پورے یقین اور وثوق کے ساتھ بغیر کوئی شرم یا عار محسوس کیے بے خوف ہو کر یہ اعلان کرے کہ مسئلہ فلسطین خالص اسلامی مسئلہ ہے، اسے شریعت کے پیمانے سے جانچا جانا، اُس کے احکامات کے مطابق اِس کا حل تلاش کرنا اور اسلام ہی کے جھنڈے تلے اِس کی آزادی کے لیے قتال کرنا لازم ہے۔ اس پورے معرکے میں قومیت عربی، حمیت وطنی، عالمی قانون، اس کے اداروں اور قراردادوں کا کوئی کام نہیں''۔

مسئلہ فلسطین امت کے لیے حیات وموت کا مسئلہ ہے، قبلہ اول کی آزادی کی آرزوئیں اور تمنائیں ہر مسلمان دل میں ابھرتی اور مچلتی ہیں اور ان آرزوؤں کے حصول اور ان تمناؤں کو برلانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے، اور یک ہی علاج ہے جو اللہ کے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتح خیبر حضرت علیؓ کو تلوار پکڑوا کر بتایا تھا۔ قبلہ اول کی پکار یہ قراردادیں، احتجاج اور امدادی قافلے نہیں بلکہ یہ زمین کسی فاروقی یلغار کی منتظر ہے۔ اس کی فضائیں کسی صلاح الدین ایوبی کے لشکر کا استقبال کرنے کو بیتاب ہیں۔ جس کی آتش جلال اور جذبہ جہاد نے قبلہ اول کو پھر آزادی دلوائی تھی۔ شکست تو یہود ونصاریٰ کا مقدر بن چکی ہے۔ لیکن عالمی سامراج کے شکنجے میں جکڑے اسلامی ممالک کو حمیت کا لمبا سفر کرنا باقی ہے۔ وہن کی بیماری سے چھٹکارا پانے کی ضرورت ہے۔ دنیا میں انقلاب کی آمد آمد ہے۔ انسانیت کو نئی زندگی دینے اور سامراجی قوتوں کی گردن مروڑنے کے لیے صرف اور صرف جہاد بمعنی قتال فی سبیل اللہ کا راستہ ہے جو امن کا راستہ ہے فتنوں سے نجات کا راستہ ہے۔ ان شاء اللہ وہ وقت بہت قریب ہے کہ جب بیت القدس کی طرف مجاہدین کے لشکر قدم بڑھائیں گے اور قبلہ اول، اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھے گا۔

اللھم انصر المجاھدین فی کل مکان

☆☆☆☆☆

بقیہ: مولانا فضل اللہ کی قیادت میں نورستان میں مجاہدین

اس کے ساتھ ہی پاکستانی حکومت اور فوج مجاہدین کے ہاتھوں بے بس ہو چکی ہیں، اپنے تمام تر پروپیگنڈے کے باوجود ہر محاذ پر مار کھا کھا کر ادھ موئی ہو چکی ہیں۔ اور مجاہدین کے خلاف اپنے پروپیگنڈے کے زہر بجھے تیروں کے بھرپور استعمال کے باوجود بھی وہ افغانی و پاکستانی طالبان اور القاعدہ مجاہدین کے درمیان تفریق اور اختلافات کی دیواریں کھڑی کر سکنے میں بری طرح ناکام ہیں۔ یہ صرف اسی لیے ہے کہ مجاہدین کا بھروسہ جس ذاتِ قدوس پر ہے' وہ اُن کے لیے کافی ہے اور وہی ان دشمنانِ دین کے فریب اور دجل کو کافور کرتا چلا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں دیکھنے، سننے، سوچنے اور سمجھنے والوں کے سامنے حق اور سچ پوری آب وتاب سے جگمگا اٹھتا ہے۔

☆☆☆☆☆

(قسط دوم)

سید احمد شہیدؒ اور تحریکِ جہاد

اسد اللہ عثمان

۲۹ شعبان کو جب یہ قافلۂ حج واپس وطن پہنچا تو سید صاحبؒ ہمہ تن جہاد کی تیاریوں میں مشغول ہوگئے' لیکن شاہ عبدالعزیز صاحبؒ جن کی سرپرستی میں یہ تحریک منظم کی جا رہی تھی' اللہ کو پیارے ہو چکے تھے اور سید صاحبؒ کو یہ موقع نہیں مل سکا کہ حج سے واپسی کے بعد حاضر خدمت ہو کر اپنی جماعت کے حالات اور آئندہ کے بارے میں شاہ صاحبؒ سے مناسب ہدایات حاصل کر سکتے' ورنہ اس سے پہلے سید صاحبؒ کی ہر اصلاحی اور تبلیغی مہم کا آغاز دہلی سے ہوا۔ اس کے علاوہ یہ حقیقت بھی فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ سید صاحبؒ کی تحریک جہاد کے سرگرم ارکان مولانا عبدالحئیؒ مولانا شاہ محمد اسماعیلؒ اور مولانا محمد یوسف پھلتیؒ تھے' جن کی تحریر و تقریر اور عملی کوششوں سے یہ تحریک پروان چڑھی اور ہندوستان کے گوشے گوشے میں اس کا تعارف ہوا اور یہ تینوں حضرات خاندان ولی اللہ سے تعلّق رکھتے ہیں۔

سید صاحب کی شہرت اور قبول عام کی ابتدا مولانا عبدالحئیؒ اور شاہ اسماعیلؒ کی بیعت سے ہوئی تھی اور ان حضرات کی بیعت خود شاہ عبدالعزیزؒ کی ترغیب اور مشورے کا نتیجہ تھی' لہٰذا سید صاحبؒ کی تحریکِ جہاد کو استقلالِ امت اور احیائے دین کی اس تحریک سے الگ نہیں کیا جا سکتا جس کو حضرت شاہ ولی اللہؒ نے شروع کیا تھا اور ۱۱۷۴ھ (۱۷۶۱ء) میں نواب نجیب الدولہ کی وساطت سے احمد شاہ ابدالی کے ہاتھوں پانی پت کے تاریخی میدان میں مرہٹوں کا زور ختم کر کے دہلی کے اسلامی مرکز کو ان کے خطرات سے محفوظ کر لیا تھا' پھر اس تحریک کو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے درس و تدریس اور وعظ و ارشاد کے ذریعہ ملک کے گوشے گوشے میں پھیلا دیا اور اپنے مشہور فتویٰ ''دارالحرب'' کی اشاعت سے ہجرت و جہاد کی اس تحریک کو جسے ان کے خاندان کے جگر گوشوں اور روحانی فرزندوں نے عملی جامہ پہنانے کا عزم کیا تھا' مزید تقویت پہنچائی تھی' یہ تمام حقائق اس امر پر ہیں کہ یہ تحریک تاریخی تسلسل کے ساتھ لگا تار جاری رہی۔ (بریلی سے بالاکوٹ مصنف قمر احمد عثمانی ماخوذ ص: ۱۱۹-۱۲۰)۔

خراسان کا انتخاب:

سید صاحبؒ کے نزدیک اگرچہ مقصود اصلی ہندوستان تھا' جیسا کہ خود ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

''یعنی اس کے بعد میں اپنے مجاہدین کے ساتھ ہندوستان کا رخ کروں گا' تا کہ اسے کفر و شرک سے پاک کیا جائے۔ اس لیے میرا مقصد اصلی ہندوستان پر جہاد ہے' نہ کہ ملک خراسان (سرحد افغانستان) میں سکونت اختیار کرنا لیکن پنجاب میں جس پر کچھ عرصہ سے رنجیت سنگھ کی باقاعدہ حکومت قائم ہوگئی تھی۔ مسلمانوں کے ناگفتہ بہ حالات ان کی فوری امداد کی ضرورت جو ایک شرعی فریضہ تھا نیز فوجی مصالح اور سیاسی تدبر کا تقاضا تھا کہ یہ مہم ہندوستان کی شمال مغربی سرحد سے شروع کی جائے۔ جو طاقتور و پرجوش افغان قبائل کا مرکز ہے اور جہاں سے ترکستان آزاد مسلمان حکومتوں کی ایک مسلسل زنجیر ہے' نقشے پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ پنجاب کے مسلمانوں کی امداد ہندوستان کی دوبارہ تسخیر اور ایک طاقتور اسلامی حکومت کے قیام کے لیے بظاہر اس سے زیادہ موزوں مقام نہیں ہو سکتا''۔ سید صاحبؒ کی نگاہ کے سامنے ان لوگوں کا انجام تھا جنہوں نے ہندوستان کے کسی حصّہ کو اپنی تحریک اور جنگی سرگرمیوں کا مرکز بنایا اور بہت جلد ان کے گرد سازشوں' مخالفتوں اور ریشہ دوانیوں کا ایک جال پھیلا دیا گیا جس میں وہ جکڑتے چلے گئے' انگریزوں کی چالاک اور مکار سازشی حکومت ہر حوصلہ مند قائد اور اپنے ہر مخالف کے لیے ایسے حالات پیدا کر دیتی تھی کہ اس کی جنگی کارروائیوں اور آزادانہ سرگرمیوں کا میدان تنگ سے تنگ ہوتا چلا جاتا تھا اور وہ محسوس کر لیتا کہ وہ ایک قفس میں محبُوس ہے۔

یہ سید صاحب کی بہت بڑی سیاسی بصیرت تھی کہ انہوں نے ہندوستان کے اندر اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں کا مرکز نہیں بنایا' جس کے لیے بہت جلد ایک ایسا جزیرہ بن جانے کے قوی امکانات تھے جس کے چاروں طرف مخالفتوں' مزاحمتوں اور سازشوں کا ایک سمندر پھیلا ہوا ہوتا اور جس کو کہیں سے کمک یا رسد ملنے کی کوئی توقع نہ رہتی۔ چنانچہ خود سید صاحبؒ نے اس انتخاب اور فیصلے کی وجہ اپنی زبان سے ایک تقریر میں بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''میں نے ہندوستان میں خیال کیا کہ کوئی جگہ ایسی محفوظ ہو کہ وہاں مسلمانوں کو لے کر جاؤں اور جہاد کی تدبیر کروں۔ باوجود اس وسعت کے کہ صدہا کوس (میل) میں ملک ہند واقع ہوا ہے' کوئی جگہ ہجرت کے لائق خیال میں نہ آئی۔ کتنے لوگوں نے صلاح دی کہ اسی ملک میں جہاد کرو' جو کچھ مال خزانہ' سلاح وغیرہ درکار ہو' ہم دیں گے۔ مگر مجھ کو منظور نہ ہوا' اس لیے کہ جہاد سنت کے موافق چاہیے' بلوئی کرنا منظور نہیں۔ تمہارے ملک کے ولایتی بھائی حاضر تھے' انہوں نے کہا: کہ ہمارا ملک اس کے واسطے بہت خوب ہے' اگر وہاں چل کر کسی ملک میں قیام اختیار کریں تو وہاں کے لاکھوں مسلمان جان و مال سے آپ کے شریک ہوں گے' خصوصاً اس سبب سے کہ رنجیت سنگھ والئی لاہور نے وہاں کے مسلمانوں کو نہایت تنگ کر رکھا ہے' طرح طرح کی ایذا پہنچاتا ہے اور مسلمانوں کی بے آبروئی کرتا ہے' جب اس کی فوج کے لوگ اس ملک میں آتے ہیں تو مسجدوں کو جلا دیتے ہیں بلکہ عورتوں اور بچوں کو پکڑ لے جاتے ہیں اور اپنے ملک پنجاب جا کر بیچ دیتے ہیں' پنجاب میں وہ مسلمانوں کو اذان بھی نہیں کہنے دیتے' مسجدوں میں گھوڑے باندھتے ہیں' یہ سن کر میرے دل میں خیال آیا کہ یہ سچ کہتے ہیں اور یہی مناسب ہے کہ مسلمانوں کو متفق کر کے کفار سے جہاد کریں اور ان کے ظلم سے مسلمانوں کو چھڑائیں''۔

دعوتِ جہاد:

حج سے واپسی کے بعد تقریباً پونے دو سال دعوتِ جہاد میں صرف ہوئے۔ مولانا عبدالحئیؒ اور شاہ اسماعیلؒ نے تبلیغ جہاد کے لیے اطرافِ ہند کا دورہ کیا' ان تبلیغی اور جہادی دوروں کا یہ اثر ہوا کہ ملک کے گوشے گوشے سے لوگ جوق در جوق آ کر اس تحریک سے وابستہ ہونے لگے' خواتین اسلام کے ایثار و قربانی کا یہ عالم تھا کہ مولانا شاہ عبدالحئیؒ اور مولانا شاہ محمد اسماعیلؒ کی مجالس وعظ میں جن کے پاس نقد جمع کیا ہوا نہ تھا وہ اپنے طلائی زیورات تحریک جہاد کو پروان چڑھانے کے لیے پیش کر دیتی تھیں۔

(بقیہ صفحہ ۴۵ پر)

تیرا کیا بنے گا!

اوریا مقبول جان

سب کو فکر کھائے جا رہی ہے، سب پریشان ہیں۔ کتنے خوش تھے یہ سب لوگ جب تاجکستان کے شہر قلاب سے امریکی فوجیں ان کے پالتو شمالی اتحاد کے کندھے پر سوار ہوکر افغانستان میں داخل ہوئیں۔ کابل فتح ہوا، جشن منائے گئے۔ واجپائی کی دھمکی آمیز گفت گو، ایران کی خوشی، تاجکستان کا اظہارِ مسرت، روس کا غلغلہ، یہ تھا ان دنوں کا منظر نامہ۔ اس جشن میں جو مظالم اُس افغان قوم پر ٹوٹے اس پر کسی کو خدا تو کیا یاد آتا انسانی حقوق تک یاد نہ آئے۔ صرف ایک واقعہ ظلم و بربریت کی ساری داستاں بیان کرنے کے لیے کافی ہے کہ شبرغان جیل سے پندرہ منٹ کی مسافت پر دشتِ لیلیٰ کے علاقے میں جب اچانک گدھ نمودار ہوئے تو پتہ چلا کہ وہاں ایک ایکڑ علاقے کو کھود کر کئی انسانوں کو دفن کیا گیا تھا۔ ان کے جسموں پر تشدد کے نشانات نہیں تھے لیکن یوں لگتا تھا کہ مرنے سے پہلے یہ انتہائی گرمی اور حبس کے عالم میں رہے ہوں گے۔ یہ لوگ کون تھے؟ شمس الحق نصیری نے طالبان اور رشید دوستم کے درمیان معاہدہ کروایا جس کے مطابق افغان اپنے گھروں کو جائیں اور عرب اور دیگر قوموں کے لوگ اقوام متحدہ کے حوالے ہوں گے۔ اقوام متحدہ کو دیے جانے والے افراد کو چالیس فٹ لمبے، آٹھ فٹ چوڑے اور آٹھ فٹ اونچے کنٹینروں میں ٹھونس کر بھر دیا گیا۔ ان میں پندرہ سو پاکستانی اور باقی افغان، عرب اور چیچن تھے۔ ان میں ایک کنٹینر ڈرائیور محمد نامی خدا ترس تھا جس نے قیدیوں کو سوراخ سے پانی پہنچایا اور اُس کے کنٹینر کے ۱۵۰ مسافر زندہ بچ گئے۔ باقی کنٹینروں میں صرف ۲۰ لوگ زندہ بچے جو بتاتے ہیں کہ حبس، پیاس اور گھٹن کی موت عجیب تھی۔ پہلے لوگ کنٹینروں کی دیواروں پر ٹھڈے مارتے رہے، پھر ایک دوسرے کے کپڑوں کا پسینہ چوسنے لگے اور آخر میں پاگل ہوکر ایک دوسرے کو کاٹتے کاٹتے مر گئے۔ نہ کسی ایمنسٹی انٹرنیشنل میں اس پر احتجاج ہوا اور نہ ہی پاکستان کے انسانی حقوق کے کمیشن کے قلم میں جنبش پیدا ہوئی۔ مر گئے، کونسا انسان تھے۔ یہ صرف ایک واقعہ ہے اور کسی میں ضمیر زندہ ہو تو یہی کافی ہے۔ ورنہ تفصیل لکھنے پر آؤں تو شاید پڑھنے والے راتوں کو سو نہ سکیں کہ ہم سب بھی ان جرائم میں برابر کے شریک تھے۔ ہم اس دھرتی پر سانس لیتے تھے جہاں سے ان تمام مظالم کے لیے لاجسٹک سپورٹ کے نام پر وہ کچھ کیا گیا جس کا حساب کبھی تاریخ مرتب کرے گی۔

افغانستان فتح ہوگیا۔ دہشت گردی کا گڑھ عالمی طاقتوں کے قبضے میں آ گیا۔ نیٹو کے ۲۸ ممالک اور دیگر ممالک کی فوجیں داخل ہوگئیں۔ فتح کے اس قافلے میں شمالی اتحاد کے دو قریبی ساتھی 'بھارت اور ایران' اس افغانستان پر اپنے تسلط کا خواب دیکھنے لگے۔ اس افغانستان پر جس نے اپنے وجود میں آنے سے لے کر آج تک کسی کا تسلط برداشت ہی نہ کیا۔ بھارت اس وقت تک ڈیڑھ ارب ڈالر امداد کے طور پر جھونک چکا ہے۔ اس نے وہاں پھلوں کے لیے پانچ ہزار ٹن کولڈ سٹوریج بنایا۔ بجلی پیدا کرنے کے لیے ڈیم بنائے، سڑکیں بچھائیں، کئی سو افغان طلبہ کو اپنے ملک کے میڈیکل کالجوں میں داخلہ دلوایا۔ سکول اور ہسپتال بنائے۔ ایران کے ساتھ مل کر چہار بہار کی بندرگاہ بنانے میں روپیہ لگایا اور افغانستان تک سڑک بچھائی تا کہ پاکستان کی بجائے اُس راستے سے وہاں تک پہنچا جا سکے۔ تاجکستان کے شہر فارخور میں ایک ایئر بیس حاصل کیا جس کے لیے روس نے اُس کی مدد کی۔

لیکن یہ سب لوگ اس تاریخی حقیقت سے شاید بے خبر تھے گذشتہ صدی کی دو عالمی طاقتیں ان افغان سرفروشوں سے ذلت آمیز شکست کھا چکی ہیں۔ برطانیہ' جس کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا، اُس نے تین بار حملہ کیا۔ آخری بار ۲۰ ہزار فوجی بھیجے۔ سب کو جہنم رسید کرنے کے بعد ایک ڈاکٹر کو زندہ چھوڑا گیا کہ جا کر اپنے حکمرانوں کو خبر دے دو۔ اپنے ملک کو عالمی طاقت کا قبرستان صرف وہ لوگ بنایا کرتے ہیں جنہیں بے سروسامانی میں بھی ایک اللہ پر ایمان ہوتا ہے۔ پھر ۱۹۰۵ سے ۱۹۷۹ تک کسی کو آنکھ اٹھا کر اس خطے کی طرف دیکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ پھر ایک عالمی طاقت کو دنیا پر سرخ پرچم لہرانے کا جنون چڑھا۔ کون تھا جو میرے ملک میں انقلاب کی دستکوں کی نوید نہیں دیتا تھا۔ اجمل خٹک تو سرخ ڈولی میں بیٹھ کر پاکستان آنا چاہتے تھے۔ کسی نے کہا امریکہ کی جنگ، کوئی کہتا آئی ایس آئی کی جنگ...... یہ باتیں وہ دانش ور کرتے تھے جن کے گھر میں اگر کوئی بچہ بھولے سے پستول پکڑ لے تو ان کی جان نکل جاتی ہے۔ نیچے کرو، نیچے کرو، گولی چل جائے گی کی صدائیں چاروں طرف بلند ہونے لگتی ہیں۔ یہ لوگ آج بھی سمجھتے تھے کہ لڑائی اسلحے سے ہوتی ہے۔ یہ سارا اسلحہ ان کے گھروں میں لا کر رکھ دیا جائے تو خوف سے بھاگ جائیں کہ کہیں خود بخود ہی نہ چلنا شروع کر دے۔ روس کی شکست کو بھی اسی طرح امریکہ کی مدد سے جوڑ دیا گیا۔ لیکن اس دفعہ تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ کس کے کھاتے میں ڈالیں گے اپنی شکست۔ تاریخی حقیقتوں سے نا آشنا لوگوں کے سامنے جب اوپر تلے دو بیانات آئے تو ان کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ پہلے جنرل اسٹینلے میکرسٹل نے اعلان کیا کہ اصل میں ہم افغانستان میں جنگ ہار چکے ہیں۔ اُس نے سارا غصہ نیٹو کی افواج ایساف پر نکالا کہ یہ اپنا رویہ بدلیں۔ ان میں جرأت کا فقدان ہے، ان میں ایک نام نہاد خوف بسا ہوا ہے۔ اُس نے اُن ہزاروں امریکی سپاہیوں کا ذکر تک نہ کیا جو افغان جنگ کی وجہ سے امریکہ ہی میں خودکشی کر کے موت کو گلے لگا گئے، افغانستان میں طالبان کا سامنا تو دور کی بات تھی۔ دوسرا بیان صرف چند ہفتے بعد باراک اوباما کا تھا۔ امریکی افغانستان سے نکلنا چاہتے ہیں اور اٹھارہ ماہ یعنی ۲۰۱۱ کے وسط تک وہاں بس نام کو رہ جائیں گے۔ طاقت کے پجاریوں کو یقین نہیں آ رہا تھا، ٹیکنالوجی کو نہتے طالبان سے شکست ہوگئی۔ اب نہ تو امریکہ ساتھ تھا نہ آئی ایس آئی، سارے پڑوسی خلاف...... یہ کیسے ہوگیا۔ سب جھوٹ ہے، بکواس ہے، ناقابلِ یقین ہے۔ اب ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ امریکہ وہاں رہے۔ وہ چلا گیا تو ہم کہاں جائیں گے۔ احمد رشید جیسے افلاطونوں کی گفت گو اس خوف کا اظہار کرنے لگی ہے۔ اگر امریکہ چلا گیا اور پیچھے طالبان رہ گئے تو کابل میں بھارتی شہری خطرے میں پڑ جائیں گے۔ بھارت میں دھماکے ہوں گے، کشمیر میں جہاد شروع ہو جائے گا۔ بھارت کی بے بسی نمایاں تھی۔ ہر کوئی افغانستان کو اپنا مفتوحہ سمجھتا تھا۔ پھر انہیں یقین تک نہیں آتا تھا کہ یہ نہتے دنیا کے ۴۰ ممالک سے جیت سکتے ہیں۔ ہر کسی نے اپنی افلاطونی جھاڑنی شروع کی۔ آئی ایس آئی مدد کرتی ہے، پاکستانی فوج دھوکہ دیتی ہے۔ لیکن جنہوں نے افغانوں سے جنگ کی تھی وہ

جانتے تھے کہ یہ کیسے لوگ ہیں۔اسی لیے مارچ ۲۰۱۰ میں اینڈ ریو بیکوچ نے یورپی یونین کے اس خوف کو اپنے فارن پالیسی جنرل کے مضمون میں واضح کر دیا۔اُس نے کہا پورا یورپ یہ سمجھتا ہے کہ جنگ ہمارا میدان نہیں، ہماری بس ہے۔یہ تو صرف دو ملک جو جنونی ہیں امریکہ اور اسرائیل۔ برطانیہ اور یورپ کے ممالک نے طالبان سے براہ راست مذاکرات شروع کیے۔امریکہ انہیں آخری بار جنگ میں گھسیٹنا چاہتا تھا کہ شاید اب فتح ہو جائے۔جن سے مذاکرات شروع ہوئے یعنی ملا عبدالغنی برادر وغیرہ ،انہیں پاکستان کے ذریعے گرفتار کروادیا گیا۔اب یورپ کی باری تھی ،لندن سکول آف اکنامکس میدان میں آگیا۔اتوار ۱۳ جون کو مٹ والڈ مین نے رپورٹ شائع کی کہ امریکہ کا اتحادی پاکستان آئی ایس آئی کے ذریعے طالبان کی مدد کر رہا ہے۔کہا گیا کہ گذشتہ ماہ آصف زرداری ایک خفیہ جیل خانے میں قید طالبان راہ نماؤں سے ملنے گئے اور کہا کہ ہم نے تم کو امریکہ کے دباؤ کی وجہ سے قید کیا ہے۔چمن کی سرحد جہاں دونوں جانب شکاریوں کی طرح گھات لگائے نیٹو کے فوجی اور خفیہ اہل کار بکھرے پڑے ہیں، کیا وہاں سے مدد فراہم کی جاتی ہے۔

تاریخ نے وہ طمانچہ ان چہروں پر مارا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ جنگیں ٹیکنالوجی سے جیتی جاتی ہیں۔جب روس یہاں داخل ہوا تو یہ سب لوگ کہتے تھے کہ یہ قادسیہ کی جنگ نہیں کہ تم جیت جاؤ گے، یہاں سامنے گھوڑے اور تلواریں نہیں، عالمی ایٹمی اور جنگی طاقت ہے۔شکست کھائی تو آئی ایس آئی اور امریکہ یاد آگئے، اکثر نے یقین کر لیا۔لیکن اب کون یقین کرے گا۔سب ہنسی اڑائیں گے۔جو آٹھ سال اپنے ہوائی اڈوں سے جہاز اڑنے دیں کہ افغانوں پر بم برساؤ، چھ سو لوگ پکڑ کر گوانتاناموبے بھیجیں، یہاں تک کہ دنیا کی تاریخ کا ذلت آمیز باب رقم کریں کہ افغان سفیر کو امریکہ کے حوالے کر دیں۔ایسا تو چنگیز اور ہلاکو بھی نہیں کرتے تھے۔کیا وہ طالبان کی مدد کریں گے۔ہار تو مقدر ہے اور نوشتۂ دیوار ہے، سوچتا ہوں ان کا کیا بنے گا، جن کی ساری امید اور آرزو امریکہ کی موجودگی سے وابستہ تھی۔اب ان سفارت خانوں سے وابستہ لوگوں کا کیا بنے گا جن کی سیاست اور خون ریزی وہاں سے پلتی تھی۔سب سے بڑھ کر ان عظیم دانش وروں کے تجزیے اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے بتوں کی پرستش کرنے والوں کا کیا ہوگا۔اب کس کو پوجیں ،کون سا دیوتا ان کے دلوں پر راج کرے گا۔کس کی طاقت کا اندراج ان کے بت خانے کی زینت ہوگا۔ایک فلم کا مشہور ڈائیلاگ یاد آرہا ہے" تیرا کیا بنے گا کالیا!!!"

☆☆☆☆☆

بقیہ: سید احمد شہیدؒ اور تحریکِ جہاد

نیز اس دعوت تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اعلیٰ خاندانوں کے ناز و نعم میں پلے ہوئے نوجوان سید صاحب کی قیادت میں سندھ کے تپتے ہوئے ریگستان سے گذر کر بلوچستان کے صحراؤں اور کابل وقندھار کے دشوار گزار پہاڑی راستوں کو عبور کر کے پشاور پہنچے پہاڑوں اور جنگلوں میں مرنے مارنے کے لیے تیار ہو گئے۔(بریلی سے بالاکوٹ ص:۱۳۶)

سفرِ ہجرت

جب سید صاحبؒ نے جہاد کے عزم سے ہندوستان کو خیر باد کہا اور اپنے مخلص رفقا کے ساتھ ہندوستان سے ہجرت فرمائی اور ہندوستان کی شمال مغربی سرحد پر پہنچنے کے لیے آپ نے ہندوستان' بلوچستان' افغانستان کا نہایت طویل اور بے حد پُر مشقت سفر اختیار کیا۔آپ کی بلند ہمتی' عالی حوصلگی، جوشِ جہاد اور مجاہدین کی جفاکشی' صبر و ضبط اور شوقِ جہاد کا اندازہ کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہندوستان' سرحد' افغانستان کے نقشے پر ایک نظر ڈالی جائے اور راجپوتانے' مارواڑ' سندھ' بلوچستان' افغانستان اور صوبہ سرحد کے ان ریگستانوں میدانوں' پہاڑوں' دروں' جنگلوں اور دریاؤں کا تصور کیا جائے جوان مجاہدین کو طے کرنے پڑے۔حقیقت میں اس ہفت خواں کا سر کرنا خود ایک مستقل جہاد تھا۔(اصل میں ہفت خوان رستم ہے، رستم کا سات منزلوں کا نہایت پرخطر اور دشوار گزار سفر جو اس نے کیکاؤس کو شاہ ماژندران کی قید سے چھڑانے کے لیے اختیار کیا تھا ہر منزل پر اژدہا' جادوگر اور دیوں سے مقابلہ ہوتا رہا اور سب کو تہس نہس کر کے نکل گیا۔چونکہ ہر منزل پر اپنی کامیابی اور سلامتی کے شکرانہ میں دسترخوان بچھاتا تھا اس لیے یہ نام ہوا)۔(تاریخ دعوت و عزیمت مصنف مولانا سید ابوالحسن ندوی ج:۶)

مجاہدین کی روانگی

سید صاحبؒ نے جنوری ۱۸۲۶ بریلی سے روانہ ہوکر راہ ہجرت میں قدم رکھا اور سرزمین وطن کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ دیا، مال خانہ سے رقم نکلوائی تو کل دس ہزار روپے نکلے۔دن بھر سئی ندی کے کنارے دوستوں اور عزیزوں سے رخصتی ملاقاتیں جاری رہیں۔رات کے وقت ندی کو عبور کیا اور چند روز کی مسافت کے بعد گوالیار پہنچ گئے۔گوالیار میں فتح علی خان کے باغ میں قیام ہوا اور مہاراجہ گوالیار دولت راؤ کی طرف سے' جو سید صاحبؒ کا معتقد تھا' مہمان داری کا انتظام کیا گیا۔کئی مرتبہ راجہ ہندوراؤ نے پُرتکلف دعوتیں کیں اور بہت سے تحائف پیش کیے۔دس بارہ روز ٹھہر کر عازم ٹونک ہوگئے، جب سید صاحبؒ ٹونک پہنچے تو نواب امیر خان اور ان کے فرزند نواب وزیر الدولہ خود گھوڑوں پر سوار ہو کر ملاقات کے لیے آئے یہاں ایک ماہ سے زائد قیام ہوا۔ٹونک سے روانگی کے وقت نواب امیر خان نے اسلحہ اور دوسرے ساز و سامان کے علاوہ ایک بڑی رقم بطور نقد پیش کی۔ٹونک سے چل کر چند روز اجمیر میں قیام فرمایا۔

اجمیر سے مارواڑ اور جودھ پور کے راستے سوہالی' سورہا' کھوسا بلوچ' پاڑیو اور کٹھیا روغیرہ کی کٹھن منزلیں طے کرتے ہوئے سرزمین سندھ میں داخل ہوئے۔تمام علاقہ ریگستان تھا راستے میں دور دور تک کہیں آب و گیاہ کا نام و نشان نہ تھا' سندھ میں داخل ہو کر عمر کوٹ کے قریب سے ہوتے ہوئے کارو' میرپور' ٹنڈو اللہ یار اور ٹنڈ جام کے راستے حیدرآباد پہنچے۔

پیر صبغۃ اللہ شاہ عرف پیر پگاڑا

حیدرآباد سے اگلی منزل پیر کوٹ تھا جہاں سید صبغۃ اللہ شاہ کی ملاقات کا عزم تھا۔سید صبغۃ اللہ شاہ پیر محمد مکیؒ کی اولاد میں سے ہیں، ان کے والد پیر محمد راشد کے عہد میں مریدوں کی تعداد لاکھوں سے تجاوز کر گئی تھی۔سید صبغۃ اللہ شاہؒ والد کی وفات کے بعد ان کے جانشین ہوئے۔سید صاحبؒ ۲ ذی قعدہ کو پیر کوٹ پہنچے تھے۔تین دن تک پیر صبغۃ اللہ شاہ کے یہاں سارے لشکر کی دعوت رہی، یہاں کم و بیش دو ہفتے قیام رہا پیر کوٹ سے روانہ ہو کر دریائے سندھ کو عبور کیا۔ایک رات جیب کوٹ میں قیام ہوا اس کے بعد شکار پور پہنچے۔(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

افسانہ (قسط سوم)

مسافرانِ نیم شب

ابوعندلیب

سر پر ہاتھ پڑتے ہی زبیر کی سلیمانی ٹوپی جو میں نے نجانے کب بے دھیانی میں پہن لی تھی، میرے ہاتھ میں آ گئی۔ میں نے زبیر کا غصہ ٹوپی پر نکالتے ہوئے ٹوپی میز پر دے ماری۔ اسی اثنا میں گھنٹی بجنے کی آواز آئی، میں نے حیران ہوتے ہوئے دروازہ کھولا تو سامنے زبیر صاحب ایک جہازی سائز کا تربوز ہاتھ میں پکڑے کھڑے دانت نکال رہے تھے' وہ میں ذرا باہر گیا تھا، واک کرنے تو ایک جگہ یہ تربوز نظر آ گئے، میں نے سوچا ناشتے کا انتظام کر لیتے ہیں' میرے غصّے میں گھورنے پر اس نے کھسیانے سے انداز میں وضاحت کرنے کی کوشش کی۔ کچھ اس کا ناشتے کا یہ اچھوتا آئیڈیا اور کچھ تربوز کا سائز ...... مجھے اپنا غصہ بھول گیا............

'ہم ایک گھنٹے بعد ساہیوال کے لیے روانہ ہو رہے ہیں' تربوز کے ساتھ مکمل انصاف کر چکنے کے بعد میں نے اسے اطلاع دی۔

'ایک گھنٹے نہیں...... ایک دن بعد...... کیونکہ مجھے آج یہاں کچھ ضروری کام کرنے ہیں' اس نے جواباً مجھے اطلاع دی۔

'وہ کون سے ایسے ضروری کام ہیں جو چھ ماہ سے منتظر ماں سے ملنے سے بھی زیادہ اہم ہیں.....'

'اگر یہ کام اتنے اہم نہ ہوتے تو یقیناً ماں کو چھ ماہ تو درکنار ایک دن کا بھی انتظار نہ کرنا پڑتا'

'مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تمہاری پہیلیوں کی، بہر حال جو بھی کام ہیں تمہارے، شام تک بھگتا لو، ہم رات کو نکل جائیں گے تا کہ علی الصبح گھر پہنچ جائیں اور ماں جی کو بتا دوں کہ آپ کا فرزندار جمند لوٹ آیا ہے؟؟'

'نہیں امی جان کو ابھی نہ بتائیں ورنہ ان کے لیے کل تک کا وقت گزارنا مزید مشکل ہو جائے گا......اور اب تربوز کی جان بخشی کر دیں اور اپنے کام پہ جائیں، میں بھی نکلتا ہوں، ان شاء اللہ شام کو ملاقات ہوگی'۔

عشاء کی نماز پڑھ کر ہم ساہیوال کے لیے روانہ ہو گئے۔ جس تفصیلی گفتگو کا زبیر نے عندیہ دیا تھا، میری خواہش تھی کہ وہ اسی سفر کے دوران ہو جائے۔ میں اپنے سوالات کو ذہن میں ترتیب دے رہا تھا کہ موبائل کی گھنٹی بجی، میں نے دیکھا تو اباجی کا نمبر تھا۔ میں نے گاڑی روکی اور فون اٹینڈ کیا تو اباجی نے سلام دعا اور حال احوال پوچھنے کے بعد بتایا کہ آنے والے مقامی حکومتوں کے انتخابات کے لیے ان کی پارٹی اور گاؤں کے لوگوں نے انہیں انتخابات میں امیدوار نامزد کیا ہے۔ علاقے کے ایک بڑے زمیندار اور ایک دینی وسیاسی پارٹی کے نمایاں فرد کی حیثیت سے اباجی کا علاقے میں تعارف اور احترام تو تھا ہی لیکن وہ الیکشن وغیرہ کے ہنگاموں سے قدرے دور بھاگتے تھے۔ اب بھی ان کا یہی کہنا تھا کہ میں اس نامزدگی سے معذرت کر لوں گا کیونکہ یہ میرے بس کا کام نہیں ہے۔ جبکہ میں ان کو قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ ضرور الیکشن میں حصّہ لیں کیونکہ اس حلقے کے عوام وہاں کئی دہائیوں سے مسلط ایک جاگیردار گھرانے سے تنگ آ چکے تھے۔ لیکن مصیبت یہ تھی پورے حلقے میں ان نام نہاد وڈیروں کو چیلنج کرنے والا بھی کوئی نہیں تھا، اگر کوئی سر اٹھانے کی کوشش کرتا تو یہ لوگ یا تو اسے خرید کر اپنا ٹاؤٹ بنا لیتے اور جو بکنے سے انکار کرے اس کو جھوٹے مقدموں، دھونس دھمکیوں اور دیگر حربوں سے جھکنے پر مجبور کر دیا جاتا۔ ایسے میں اباجی کی نامزدگی میرے خیال میں اس جبر اور گھٹن کے مقابلے میں بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوتی۔ لیکن اباجی اس جھنجٹ میں پڑنا نہیں چاہ رہے تھے۔ بالآخر میں نے انہیں بتایا کہ میں ابھی کسی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر جا رہا ہوں اور واپسی پر گاؤں آؤں گا تو بات ہوگی۔ زبیر کا ذکر میں نے دانستہ نہ کیا۔

'خالو ایک شریف النفس انسان ہیں، کیوں ان کو اس گند میں دھکیل رہے ہیں؟' زبیر چونکہ ساری بحث سن چکا تھا اس لیے اس نے بھی اپنا تبصرہ صادر کر دیا۔

'اس ملک کا ہر شریف آدمی صرف خود کو اس گند سے دور رکھنا چاہتا ہے، بھلے باقی کا پورا معاشرہ ہر قسم کے گند سے بھر جائے اسی لیے تو اس ملک پر چوروں اور ڈاکوؤں کا راج ہے اور ان کو کوئی بھی پوچھنے والا نہیں، جب سیاستدان اپنی دیہاڑی لگا لیتے ہیں تو فوجی آ جاتے ہیں، اور یہ گھناؤنا چکر اس وقت تک چلتا رہے گا جب تک اس ملک کے ایمان دار اور نیک نیت لوگ گھروں میں بیٹھے اپنے دامن کو بچانے کی فکر کرتے رہیں گے'۔

'لیکن معاذ بھائی، اگر یہ نیک اور ایماندار لوگ گھروں سے نکلیں بھی تو کیا کریں؟ آپ تو الٹا ان کو اس نظام کا حصّہ بننے کا مشورہ دے رہے ہیں جو نہ صرف خود ظلم پر مبنی ہے بلکہ انسانوں پر ایسے انسانوں کو مسلط کر دیتا ہے جو دوسروں کا خون نچوڑتے بھی ہیں، پیتے بھی ہیں اور پانی کی طرح بہاتے بھی ہیں'۔

'یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اگر ایسے بدقماش لوگوں کی جگہ قیادت ایمان دار اور خوف خدا رکھنے والے لوگوں کے ہاتھ میں ہو تو یہ نظام بدل جائے گا'۔

'گویا آپ کے خیال میں جو ٹرین لاہور سے نکل کر کراچی والے ٹریک پر جا رہی ہے اس کا ڈرائیور 'بِلّے بدمعاش' کی جگہ 'صوفی شریف' ہو تو وہ اسی ٹریک پر ٹرین کو ملتان پہنچا دے گا؟؟' 'کیا مطلب'؟ زبیر کی عجیب وغریب منطق میری سمجھ سے باہر تھی۔

'مطلب یہ کہ یہ نظام صرف نیک اور ایمان دار لوگوں کے قیادت میں آ جانے سے نہیں بدلنے والا......

(باقی صفحہ ۴۸ پر)

1999 کے اہم واقعات

محمد ابوبکر صدیق

اپنی فتوحات کے نقطۂ عروج پر پہنچنے اور ملک کے ۹۰ فیصد سے زاید رقبے پر چودہ سو سال قبل کے اسلامی احکام نافذ کرنے کے بعد طالبان دنیا بھر میں ایک مسلم بنیاد پرست حکومت کی حیثیت سے مشہور ہوگئے تھے۔ غیر انہیں تشویش کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے جبکہ پوری دنیا میں کفر یہ طاقتوں سے نبردآزما اسلامی تحریکیں اور مجاہدین ان کو ایک قابل تقلید مثال کے طور پر قبول کرتے جارہے تھے۔ یہ طالبان کی حکومت کا چوتھا سال تھا۔ اس میں طالبان کے اثر ورسوخ میں نہ صرف علاقائی بلکہ عالمی طور پر بھی اضافہ ہوا تاہم ان کے خلاف زیرزمین سازشیں بھی پروان چڑھتی رہیں۔

وردگ کا زلزلہ:

سال کے آغاز میں جبکہ برف باری زوروں پر تھی طالبان کو ایک سنگین مسئلے کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ وسط فروری ۱۹۹۹ کے دن تھے کہ صوبہ کابل کے علاقے 'وردگ' میں ہولناک زلزلے سے درجنوں دیہات تہہ وبالا ہوگئے۔ سات ہزار مکانات ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ طالبان حکومت پہلے ہی مالی طور پر کمزور تھی تاہم اس نے پوری تندہی سے متاثرین کی ازسرنو آبادکاری کا کام شروع کردیا۔

مارچ ۱۹۹۹ کے اواخر میں 'میمنہ' کے علاقے میں ایرانی اسلحے کا ایک بہت بڑا خفیہ ڈپو دریافت ہوا، جس میں ایرانی G-3 رائفل کی ۲۷ لاکھ گولیاں اور D-C توپ کے ۶ ہزار گولے تھے۔ اب تک دریافت ہونے والے ذخائر میں یہ ایرانی اسلحے کا سب سے بڑا ذخیرہ تھا۔ طالبان کو اتنا احساس تو تھا کہ بامیان کی فتح کے بعد بھی حزب وحدت اور ایران احمد شاہ مسعود کی ملی بھگت سے کسی نئے آپریشن کی تیاری میں مصروف ہوں گے مگر وہ ان منصوبوں کی تفصیل سے واقف نہ تھے۔ ایران اور احمد شاہ مسعود میں گہرے تعلقات استوار ہونے کا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ کچھ مدت قبل احمد شاہ مسعود نے پنج شیر جیل میں قید ۸۵ طالبان کو تاجکستان کے راستے ایران بھیج دیا تھا۔ ان قیدیوں میں بامیان جیل کے ۱۵ طالبان قیدی بھی شامل کرلیے تھے۔ ان کو چھ ماہ تک ایرانی جیل خانے میں رکھا گیا۔ اب مارچ ۱۹۹۹ کے وسط میں ایران نے اچانک یہ قیدی دوبارہ احمد شاہ مسعود کے سپرد کردیے تھے۔ ان انکشافات کے باوجود یہ جاننا مشکل تھا کہ اندر کیا کھچڑی پک رہی ہے۔

بامیان پر حزب وحدت کا قبضہ:

حقیقت یہ تھی کہ مسعود اور کریم خلیلی ایک نئی جنگ کی منصوبہ بندی کرچکے تھے۔ جس کے لیے طالبان بروقت مناسب پیش قدمی نہ کرسکے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ۲۱ اپریل ۱۹۹۹ کو حزب وحدت کے جنگجو اچانک پہاڑوں سے نیچے اترے اور دیکھتے ہی دیکھتے بامیان پر دوبارہ قابض ہوگئے۔ انہوں نے حسب عادت اردگرد کی شاہراہوں پر لوٹ مار شروع کردی۔ بہت سے مسافروں کو قتل کردیا گیا۔ ان کی زد سے بچ نکل کر آنے والے ایک ڈرائیور نے صحافیوں کو بتایا کہ میرے سامنے پانچ گاڑیوں کو مسافروں سمیت جلادیا گیا، کئی افراد کے سروں میں میخیں ٹھونکی جارہی تھیں۔

بعد میں گھیر کر مارنا:

بامیان پر ازسرنو قبضہ کرلینا حزب وحدت کی بہت بڑی کامیابی تھی مگر یہ خوشی زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکی کیونکہ جلد ہی کابل سے ملا فضل اور ملا برادر کی کمان میں تازہ دم طالبان بامیان کے قریب آن پہنچے۔ جب انہوں نے حزب وحدت کو پسپا کرکے بامیان جانے والے راستے کی ایک اہم چوکی 'آق رباط' پر قبضہ کیا تو کریم خلیلی نے احمد شاہ مسعود سے رابطہ کرکے مشورہ طلب کیا۔ مسعود نے اپنی جنگی مہارت کے زعم میں اس موقع پر ایک عجیب مشورہ دیا۔ اس نے کہا "طالبان کو 'آق رباط' سے آگے آنے دو، بعد میں گھیر کر مارنا"۔

طالبان کمانڈر ملا فضل جب آق رباط پر قبضہ مستحکم کرنے کے بعد آگے بڑھے تو کریم خلیلی، مسعود کی حکمت عملی پر آنکھیں بند کرکے عمل کرتے ہوئے انہیں کھلی پیش قدمی کا موقع دیتا رہا۔ جب طالبان بامیان کے قریب تنگ گھاٹیوں میں پہنچے تو کریم خلیلی نے انہیں گھیرنے کی کوشش کی مگر اسے معلوم نہ تھا کہ طالبان کا دوسرا لشکر ملا برادر کی قیادت میں دوسری سمت سے آزادنقل وحرکت کررہا ہے۔ جب ملا برادر نے دوسری طرف سے حزب وحدت پر حملہ کیا تو طالبان کو گھیرنے کی منصوبہ بندی خاک میں مل گئی۔ کریم خلیلی اپنی ملیشیا کے ساتھ فرار ہونے پر مجبور ہوگیا۔ اتوار ۱۰ مئی ۱۹۹۹ کو دن کے بارہ بجے طالبان بامیان پر دوبارہ قبضہ کرچکے تھے۔

قندھار کی علما ومشائخ کانفرنس:

اس سال طالبان قیادت نے ملکی وغیر ملکی علما ومشائخ اور دینی جماعتوں کے سربراہوں سے روابط مزید بہتر اور پختہ بنانے پر بھی توجہ دی، جس کی بنا پر عالم اسلام کے ایک بڑے حلقے میں ان کے لیے فضا ہموار ہوئی۔ اس سلسلے میں قندھار کی "علما ومشائخ کانفرنس" خاص اہمیت رکھتی ہے۔ جولائی ۱۹۹۹ کے اواخر میں منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں ۲۰ ہزار سے زاید علمائے کرام، مشائخ اور دینی راہ نماؤں نے شرکت کی اور طالبان سے یکجہتی کا اظہار کیا۔

امیر المومنین ملا محمد عمر پر قاتلانہ حملہ:

طالبان حکومت میں کسی بھی لحاظ سے اپنا مطلب پورا ہوتا نہ دیکھ کر مغربی طاقتوں نے افغانستان میں موجود اپنے گماشتوں کو براہ راست طالبان قیادت کو قتل کرنے کا ہدف دے دیا۔ جنگی مہمات میں کروڑوں ڈالر جھونکنے کی نسبت یہ ہدف حاصل کرنا آسان تھا کیونکہ

طالبان کے قائدین اور جرنیل بلکہ امیر المومنین ملا محمد عمر بھی کسی خاص سیکورٹی کے بغیر رہتے تھے۔

منصوبے کے مطابق ایک دن پانچ ہزار کلوگرام بارود سے لدا ہوا ٹرک امیر المومنین ملا محمد عمر کی رہائش گاہ کے سامنے لا کھڑا کر دیا گیا۔ جب یہ دھماکہ خیز مواد پھٹا تو ہر طرف آگ اور دھوئیں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ خوفناک دھماکہ میلوں دور تک سنا گیا۔ اردگرد کے راہ گیر، کئی طالبان اور امیر المومنین کے اہل خانہ میں سے کئی افراد اس کی لپیٹ میں آ کے شہید ہو گئے۔ البتہ امیر المومنین خود معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔ حملے کی تحقیقات کے بعد طالبان کی تفتیشی ٹیم نے بتایا کہ اس میں بیرونی طاقتیں ملوث تھیں۔ ماہرین کی رپورٹ کے مطابق دھماکے میں ایٹمی مواد بھی استعمال کیا گیا تھا۔ یہ اگست ۱۹۹۹ کے آخری ہفتے کا واقعہ ہے۔

طالبان اور دنیا کے مظلوم مسلمان:

اس سال عالم اسلام کے مختلف حصوں میں مسلمانوں پر مظالم کے نئے سلسلے شروع ہوئے۔ طالبان حکومت نے ہر ہر موقع پر مظلوم مسلمانوں کی بھرپور حمایت کی۔ مئی میں سربیا کی دہشت گرد فوج نے کوسوو پر یلغار کی تو طالبان نے سرب درندگی کی کھل کر مذمت کی۔ اسی ماہ کشمیر کا میدان کارزار اس قدر گرم ہوا کہ پاکستان اور بھارت جون میں کارگل کی وجہ سے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے۔ کشمیری مجاہدین کی اس گرم جوشی میں طالبان حکومت کی اخلاقی مدد کا ہاتھ تھا۔ دسمبر ۱۹۹۹ میں روس نے چیچنیا پر فوج کشی شروع کی جس کا چیچن مجاہدین نے بڑی پامردی سے جواب دیا۔ یہ جنگ اگلے سال کے وسط تک بہت شد و مد سے جاری رہی۔ بے سروسامان طالبان نے اس موقع پر چیچنیا کی جس طرح مدد کی اس کی مثال عالم اسلام کا کوئی اور ملک پیش نہ کر سکا۔

اگر آدھا افغانستان تباہ ہو جائے:

اس سال بھی شیخ اسامہ بن لادن کی سپردگی کے بارے میں افغانستان پر سعودی عرب اور امریکہ کا دباؤ رہا۔ مگر امیر المومنین کا موقف بے لچک تھا۔ انہوں نے اکتوبر میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا: ''اسامہ بن لادن کو حوالے کرنا اسلام کا رکن ترک کرنے کے مترادف ہوگا۔ اسامہ مسلمان ہیں، مجاہد ہیں اور مہمان ہیں۔ اگر آدھا افغانستان بھی تباہ ہو جائے تب بھی اُنہیں کسی کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ امریکی ہٹ دھری کی وجہ سے اب اس موضوع پر مزید بات چیت نہیں ہوگی۔ عالمی دباؤ کے باوجود ہم اسامہ بن لادن کو ملک سے نکالیں گے نہ ہی کسی کے حوالے کریں گے۔ اب ہمارے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اسلام کے لیے اپنے سروں کو قربان کر دیں''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: مسافرانِ نیم شب

اور اس نظام کے اندر رہتے ہوئے اولاً تو یہ امر ہی محال ہے کہ کوئی نیک اور ایماندار شخص جس کے دل میں اللہ کا ڈر بھی ہو وہ قیادت کے منصب تک پہنچ جائے اور اگر ایسا ہو بھی جائے تو ایسا شخص اس نظام کا کچھ بگاڑ تو نہیں سکتا الٹا اس کو مضبوط کرے گا'

'اگر تمہارا تجزیہ درست مان لیا جائے تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ پھر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھ کر اس قوم کی بربادی کا تماشہ دیکھیں...... کیونکہ اور تو کوئی حل ہے نہیں'

'حل کیوں نہیں ہے؟ اگر ہمارے پاس حل نہیں ہوگا تو دنیا میں اور کس کے پاس ہوگا...... ہمارے پاس تو وہ شاہ کلید ہے جو صرف اس دنیا کی ہی نہیں بلکہ اگلے جہان کی کامیابی کی بھی ضمانت دیتی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ مسائل کو اس کی روشنی میں سمجھا جائے اور اسی سے اس کا حل تلاش کیا جائے۔ لیکن ہمارا المیہ تو یہ ہے کہ ہمیں اپنے مسائل کا صحیح ادراک ہی نہیں ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شاید کچھ چہروں کی تبدیلی سے یہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہنے لگیں لیکن اس طرف ہمارا دھیان نہیں جاتا کہ ہمارا پورے کا پورا معاشرہ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے سرکشی اور نافرمانی کی بنیاد پر استوار ہو چکا ہے۔ ہماری پارلیمنٹ پوری ڈھٹائی سے قرآن و سنّت سے متصادم قانون سازی کرتی ہے، ہماری عدالتیں غیر اللہ کے بنائے قوانین کی بنیاد پر فیصلے کرتی ہیں، ہماری فوج اور پولیس ہمارے ہی وسائل کو لے کر ہمارے مسلمان بھائیوں کے مقابلے میں کفار کی مدد و نصرت کرتی ہیں.....'

'یہ سب باتیں تو مجھے بھی پتا ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ یہ سب بدلے گا کیسے؟'

آپ کا سوال اپنی جگہ لیکن اس سے پہلے سوال اٹھتا ہے کہ آخر ایک مسلمان معاشرے میں اللہ سے اتنی کھلم کھلا بغاوت کیونکر ہونے لگی؟ اور بات صرف اس ایک ملک کی نہیں بلکہ دنیا میں چھپن یا ستاون جتنے بھی نام نہاد اسلامی ممالک ہیں سب کی یہ کیفیت ہے۔ اور کوئی بھی ذی شعور انسان اگر کھلی آنکھوں اور اور ذہن کے ساتھ اس کیفیت کا مشاہدہ کرے تو وہ یہ جان جائے گا کہ پوری کی پوری مسلم امت درحقیقت کفار کے زیر تسلط ہے۔ کہیں تو یہ تسلط براہ راست ہے اور کفر اپنی فوجوں اور اسلحہ و گولہ بارود کے زور پر بمشکل اس تسلط کو برقرار رکھنے کی سعی ناکام کر رہا ہے، لیکن اس سے کہیں زیادہ مضبوط وہ بالواسطہ تسلط ہے جو کفر نے اپنے ایجنٹوں، خائنین امت ہمارے حکمران طبقات کے ذریعے قائم کر رکھا ہے۔ اور دلچسپ بات یہ اس طرح بالواسطہ طور پر اپنا قبضہ برقرار رکھنا کفر کو سستا بھی پڑتا ہے، آسان بھی اور ان ملکوں کے لوگ بھی اپنی آزادی کے زعم میں مبتلا غلامی کے اس نادیدہ جال سے نکلنے کے لیے کوئی ہاتھ پیر بھی نہیں مارتے'

'لیکن میرے بھائی آخر اس کا کوئی حل بھی تو بتاؤ؟ یہ جال کیسے ٹوٹے گا......؟

''الجهاد المسلح هو الحل...... ''

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل اور آخر میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ پیش خدمت ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جبکہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.alemarah.info/urdu پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 مئی

☆صوبہ قندھار کے ضلع ارغنداب کے چار باغ علاقے میں امریکی فوجی' مجاہدین کے خلاف کارروائی کے لیے آئے، مجاہدین نے انہیں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے نشانہ بنایا۔اسی اثنا میں امریکی فوجوں کی نگرانی کے لیے ہیلی کاپٹر پہنچ کر فضا میں گشت کرنے لگے، جن میں سے ایک ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے راکٹ کے ذریعے نشانہ بنا کر مار گرایا۔ہیلی کاپٹر میں سوار 20 امریکی و افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

17 مئی

☆صوبہ قندھار کے ضلع قندھار شہر میں واقع سپیشل فرنٹیئر پولیس فورس کے مرکز میں امارت اسلامی کے دو فدائی مجاہدین نے وہاں تعینات فورسز پر تابڑتوڑ حملے کیے، جس میں درجنوں اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے۔بعدازاں یہ دو فدائی مجاہد منصوبے کے تحت عمارت میں داخل ہوئے اور آدھ گھنٹے کی لڑائی کے بعد کنٹرول اینڈ کمانڈ آفس کے قریب بارود بھری جیکٹوں سے یکے بعد دیگرے فدائی حملے کیے۔ایک راکٹ اُس خیمے میں جا گرا جہاں فوجی جنرلوں کا اجلاس جاری تھا، جس کے نتیجے میں 13 صلیبی اور 6 افغان فوجی جنرل ہلاک ہوگئے۔مجموعی طور پر ان حملوں میں سپیشل فورسز کے 45 اہل کار ہلاک اور 21 زخمی ہوگئے۔عمارت کی پارکنگ میں کھڑی 6 رینجر گاڑیاں تباہ ہوگئیں جبکہ عسکری آلات اور عمارت کا بیشتر حصّہ تباہ ہوگیا۔

18 مئی

☆وفاقی دارالحکومت کابل شہر کے وسط میں امارت اسلامی کے فدائی مجاہد نے بارود سے بھری گاڑی صلیبی فوجی قافلے سے ٹکرادی۔اس فدائی حملے کے نتیجے میں 6 کروزین گاڑیاں تباہ اور درجنوں صلیبی فوجی مردار و زخمی ہوئے۔

19 مئی

☆ کابل کے شمال میں قائم امریکی فوجی بیس بگرام ایئر بیس پر مجاہدین نے حملہ کیا۔اس حملہ میں 20 مجاہدین نے 5 گھنٹے تک امریکی افواج کی درگت بنائی۔ایئر بیس میں داخل ہونے والے 20 مجاہدین میں سے 7 نے شدید لڑائی کے بعد فدائی حملے انجام دیے جن میں سے 4 نے ایئر بیس کے مرکزی دروازے اور 3 نے فوجی ایئر بیس کے اندر فدائی حملے کیے۔کارروائی کے بعد 13 مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ان حملوں کے نتیجے میں 45 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

20 مئی

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مرجہ میں 13 امریکی فوجی پیدل گشت کر رہے تھے کہ تاک میں بیٹھے ہوئے مجاہدین نے ان پر حملہ کیا، جس سے تمام فوجی موقع پر ہلاک ہوگئے۔

☆ضلع مرجہ ہی میں امریکی فوجی مجاہدین کی جانب سے بچھائی گئی بارودی سرنگ کو ناکارہ بنا رہے تھے کہ وہ دھماکے سے پھٹ گئی اور ساتھ ہی مجاہدین نے ان فوجیوں پر حملہ کر دیا۔اس واقعہ میں 20 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆ جلال آباد شہر میں ایک کار بم دھماکہ میں پولیس اکیڈمی کے 20 ٹریز ہلاک اور 25 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ میدان وردگ کے ضلع سید آباد کے مختلف علاقوں میں مجاہدین نے حملے کر کے 24 فوجی اور سپلائی گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔ان میں ایک صلیبی ٹینک، ایک رینجرز گاڑی، 15 سپلائی گاڑیاں، 4 سیکورٹی فورسز کی گاڑیاں بھی شامل ہیں۔

21 مئی

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع ارگون میں 7 فدائی مجاہدین نے سرحدی بریگیڈ' جہاں کثیر تعداد میں صلیبی و افغان فوجی تعینات ہوتے ہیں' پر حملے کیے۔7 فدائی مجاہدین جو کلاشنکوفوں، راکٹ لانچروں، دستی بموں اور بارودی جیکٹوں سے مسلح تھے، دشمن کے مرکز میں داخل ہوئے۔فدائین کے اس دستے میں شامل ایک فدائی نے سب سے پہلے اپنی 7 ٹن بارود سے بھری مزدا گاڑی کو مرکزی دروازے سے ٹکرا دیا جس کے نتیجے میں 10 صلیبی و افغان فوجی ہلاک ہوئے اور عمارت کا ایک حصّہ منہدم ہوگیا اور دیگر فدائی مجاہد مرکز میں داخل ہو کر مورچہ زن ہوئے اور وہاں تعینات صلیبی و افغان فوجیوں پر حملے شروع کر دیے۔ان حملوں میں 48 صلیبی و افغان فوجی ہلاک ہوئے اور متعدد فوجی و سپلائی گاڑیاں جل کر خاکستر ہوئیں۔7 فدائی مجاہدین میں سے 4 نے جام شہادت نوش کیا جبکہ 3 کامیاب آپریشن کے بعد نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔

☆صوبہ بدخشاں میں اکرقوم غول اور کہنہ بتاش اضلاع کو ملانے والی سڑک پر جرمن فوجی قافلہ گشت کر دیا تھا کہ مجاہدین نے گھات لگا کر اُس پر حملہ کیا۔دو فوجی ٹینک تباہ ہوئے اور اُن میں سوار 8 جرمن فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ کے قریب مجاہدین نے امریکی چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ہیلی کاپٹر میں سوار 25 امریکی فوجی عملہ سمیت ہلاک ہوگئے۔

مار گرایا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار 25 امریکی فوجی عملہ سمیت ہلاک ہو گئے۔

23 مئی

☆صوبہ لغمان کے علاقے استحکام پل میں کابل، جلال آباد شاہ راہ پر مجاہدین اور صلیبی و افغان فوج کے مشترکہ فوجی قافلے کے درمیان جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ ان جھڑپوں کے نتیجے میں 2 فوجی ٹینک، 6 آئل ٹینکر اور سیکورٹی فورسز کی 2 سرف گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ 3 صلیبی فوجی اور 6 افغان فوجی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔

☆قندھار ایئر پورٹ پر تین اطراف سے مجاہدین نے میزائل اور راکٹ برسائے، جن میں سے دو ہیلی کاپٹروں کے ٹرمینل پر اور دیگر آس پاس فوجی بلاکوں اور رہائشی مقامات پر گرے۔ 13 صلیبی فوجی ہلاک اور 8 زخمی ہو گئے۔

☆مرجہ میں دو بکتر بند گاڑیوں اور ایک امریکی ٹینک کو مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول دھماکے سے تباہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں 14 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

24 مئی

☆صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں فرانسیسی فوج کا قافلہ دوخولہ کے علاقے میں پیدل گشت کر رہا تھا کہ تاک میں بیٹھے مجاہدین نے ان پر حملہ کر دیا جس میں 5 فرانسیسی فوجی ہلاک اور 7 زخمی ہو گئے۔

25 مئی

☆صوبہ غزنی کے ضلع انڈر کے علیزئی گاؤں میں مجاہدین نے ایک امریکی جاسوس کو گرفتار کیا، جس کے ہمراہ جاسوسی کے آلات بھی تھے۔ جاسوس سے کہا گیا کہ وہ اپنے جاسوسی آلات کو ایک خالی مکان میں نصب کر دے اور امریکی فوج کو اطلاع دے کہ فلاں جگہ میں طالبان کے اعلیٰ کمانڈروں کا اجلاس جاری ہے۔ ساتھ ہی مجاہدین نے اس مکان کو بارودی سرنگوں اور دیگر دھماکہ خیز مواد سے بھر دیا۔ امریکی فوجی جاسوس کی اطلاع پر کارروائی کرنے کے لیے 12 ہیلی کاپٹروں کی مدد سے وہاں پہنچ گئے۔ جونہی امریکی فوجی جن کے ہمراہ افغان سیکورٹی اہل کار بھی تھے، مترجمین اور جاسوسوں کے ہمراہ مکان میں داخل ہوئے تو یکبارگی وہ حویلی دھماکوں سے گونج اٹھی اور ساری عمارت زمیں بوس ہو گئی۔ ان دھماکوں کے نتیجے میں 60 امریکی فوجی ہلاک ہوئے اور درجنوں افغان فوجی بھی مردار ہوئے۔

26 مئی

☆صوبہ قندھار کے ضلع قندھار شہر شرکت میوہ علاقے میں صوبائی ہیڈ کوارٹر کے دفتر کی پارکنگ میں بارود بھری سرف گاڑی کا دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں 35 صلیبی و افغان فوجی ہلاک ہوئے، 20 کے لگ بھگ گاڑیاں اور 170 سے زاید موٹر سائیکلیں تباہ ہوئیں۔

28 مئی

☆صوبہ پکتیا کے ضلع ڈنڈ پٹھان میں مجاہدین نے صلیبی و افغان مشترکہ فوجی قافلے پر کمین لگا کر 2 ٹینک اور 3 فوجی گاڑیاں تباہ کر دیں۔ تفصیلات کے مطابق دشمن کی 20 گاڑیوں پر مشتمل فوجی قافلہ مذکورہ ضلع کے مقبل علاقے سے گزر رہا تھا کہ تاک میں بیٹھے ہوئے مجاہدین نے پہلے ایک فوجی ٹینک کو ریموٹ کنٹرول بم کا نشانہ بنایا اور فوراً دشمن پر حملہ آور ہو گئے۔ دو گھنٹے جاری رہنے والی جھڑپ میں ایک مزید صلیبی ٹینک اور 3 رینجر گاڑیاں راکٹوں کے ذریعے تباہ کی گئیں۔ 20 صلیبی و افغان فوجی ہلاک، متعدد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع انڈر میں صلیبی و افغان فوج کی 4 فوجی گاڑیاں تباہ کر دی گئیں، جن میں اور 24 فوجی ہلاک و زخمی ہو گئے۔

29 مئی

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں دو مرتبہ اسلامی امارت کے مجاہدین اور فرانسیسی فوج کے درمیان جھڑپیں ہوئیں جن میں 10 فرانسیسی فوجی ہلاک ہوئے۔

30 مئی

☆صوبہ خوست کے دارالحکومت خوست شہر کے قرین کرم سرائے کے علاقے میں جو افغان فوج کے مرکز پر بارود بھری گاڑی کے ذریعے فدائی حملہ کیا گیا۔ 20 افغان فوجی ہلاک، 24 زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والوں میں 3 اہم فوجی کمانڈر بھی شامل ہیں۔

☆صوبہ پکتیا کے احمد خیل اور زازئی آریوب اضلاع کے درمیانی علاقے میں مجاہدین نے اینٹی ایئر کرافٹ کے ذریعے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں دھماکہ خیز مواد کے ذریعے برطانوی فوجی ٹینک تباہ، بعد ازاں برطانوی فوج سے جھڑپ، 5 برطانوی فوجی ہلاک، 6 زخمی ہو گئے۔

صوبہ قندھار کے ضلع ژڑئی میں امریکی فوجی ہیلی کاپٹر چنیوک کو مجاہدین نے نشانہ کر مار گرایا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار 7 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ پکتیا کے ضلع وزی زردان میں نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا۔ جس کے بعد دشمن سے دوبدو لڑائی شروع ہو گئی۔ دو گھنٹے جاری رہنے والی اس لڑائی میں 8 ٹرک اور 2 سرف گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ 6 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 8 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب کے پائندہ خیل علاقے میں مجاہدین کے خلاف سرچ آپریشن کی غرض سے جانے والے فرانسیسی فوج کے قافلے پر حملہ کیا گیا۔ 10 فرانسیسی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے اور فوج نے پسپائی اختیار کی۔ مجاہدین نے بھاگتے فوجیوں کا اسلحہ اور دیگ فوجی ساز و سامان غنیمت کیا۔

☆صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 17 سپلائی اور سیکورٹی فورسز کی گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ 14 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

یکم جون

☆ مجاہدین کے زیر قبضہ ضلع برگ مٹال میں مجاہدین کی قائم کردہ مختلف چوکیوں پر افغان فوج نے حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں افغان فوج کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور بھاری نقصان اٹھاتے ہوئے پسپائی کا راستہ اختیار کرنا پڑا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں سربند کے مقام پر 2 برطانوی ٹینکوں کو ریموٹ کنٹرول بموں سے نشانہ بنایا گیا جبکہ کانوائے میں موجود دیگر فوجیوں پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا۔ 2 برطانوی ٹینک تباہ اور 20 برطانوی فوجی ہلاک ہوگئے۔

2 جون

☆صوبہ غزنی میں انڈر نظر جان گاؤں سے رشید خیل تک چھ کلومیٹر کے فاصلے پر غزنی، پکتیکا کو ملانے والی شاہ راہ پر کمین گاہوں میں بیٹھے مجاہدین نے پولش فوجیوں کے سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ 5 پولش فوجی ہلاک ہوگئے جبکہ افغان فوج کی 6 سرف گاڑیاں اور تین سپلائی گاڑیاں راکٹوں کا نشانہ بن کر تباہ ہوئیں، 13 افغان فوجی بھی مارے گئے۔

☆صوبہ بغلان کے ضلع مرکز بغلان میں مجاہدین نے امریکی اپاچی ہیلی کاپٹر کو اینٹی ایئر کرافٹ سے نشانہ بنا کر مار گرایا۔ ہیلی کاپٹر میں موجود تمام فوجی عملہ ہلاک ہوگیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی کے سی و یک غربی کے علاقے میں امریکی فوجیوں کو ہیلی کاپٹروں سے اتارا گیا اور اُنہوں نے وہاں تین فوجی چوکیاں قائم کر لی۔ جن پر مجاہدین نے حملے شروع کر دیے جو دن بھر جاری رہے، جس میں دشمن کو بھاری جانی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ مجاہدین کے تابڑتوڑ حملوں نے دشمن کو علاقہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور وہ رات کی تاریکی میں دوبارہ ہیلی کاپٹروں کی مدد سے فرار ہوگئے۔

3 جون

☆صوبہ قندھار کے ضلع ارغنداب میں صلیبی و افغان افواج کو مجاہدین کی طرف سے بچھائی گئی بارودی سرنگوں کی وجہ سے شدید جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ 13 صلیبی و افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع انڈر میں افغان فوج کا قافلہ قندھار، کابل شاہ راہ سے گزر رہا تھا کہ مجاہدین نے قافلہ کو پہلے دھماکہ خیز مواد سے نشانہ بنایا اور بعد میں اس پر حملہ کر دیا، جس میں دشمن کی تین فوجی سرف گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ اس حملے میں 15 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

5 جون

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں امریکی فوجیوں کو ہیلی کاپٹروں سے اتارا گیا اور اُنہوں نے وہاں دو فوجی مراکز قائم کیے۔ چار دن تک مسلسل مجاہدین کے شدید حملوں نے بزدل امریکیوں کو ایسے حال میں فرار ہونے پر مجبور کیا کہ وہ بھاری جانی و مالی نقصان سے دوچار ہوئے۔ امریکی فوجیوں کے فرار کے بعد ان مراکز سے مجاہدین کو بھاری مقدار میں گولہ بارود اور دیگر فوجی ساز و سامان غنیمت ہوا۔

☆صوبہ زابل کے صدر مقام قلات شہر کے قریب امریکی فوجی قافلے پر مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول بموں سے حملے کیے، 9 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مرجہ میں مجاہدین کے حملوں اور ریموٹ کنٹرول دھماکوں سے 25 امریکی فوجیوں کو ہلاک کیا۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع انڈر میں مجاہدین نے پولش فوجیوں کے قافلے پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں ایک پولش ٹینک تباہ اور 6 پولش فوجی ہلاک ہوگئے۔

6 جون

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مرجہ میں مجاہدین نے امریکی جاسوس طیارے کو اینٹی ایئر کرافٹ گن سے نشانہ بنا کر مار گرایا۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع خوگیانی کے علاقے شین کنڈو میں ایک صلیبی طیارے کو مجاہدین نے میزائل کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔ طیارے میں موجود تمام فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں دو صلیبی ٹینک ریموٹ کنٹرول دھماکے سے تباہ۔ ان ٹینکوں پر سوار 13 صلیبی فوجی مردار ہوئے۔

7 جون

☆صوبہ قندھار کے صوبائی دارالحکومت قندھار شہر کے مشرق میں واقع کٹھ پتلی ادارے افغان پولیس اکیڈمی پر امارت اسلامیہ کے 4 فدائی مجاہدین نے فدائی حملے کیے۔ 17 سے زاید پولیس اہلکار اور 4 غیر ملکی ٹرینرز ہلاک جبکہ درجنوں زخمی ہوئے۔

8 جون

☆صوبہ ہلمند ہی کے علاقے مٹوجان میں مجاہدین نے کمین لگا کر امریکی کانوائے پر حملہ کیا۔ 5 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ اسی طرح سیستانی اور سپینگ کے علاقوں میں مجاہدین کے حملوں میں بالترتیب 8 اور 5 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مرجہ میں ایک خالی مکان میں نہایت مہارت سے بارودی سرنگوں کو بچھایا، اس علاقے میں امریکی فوج کا گھر گھر تلاشی کا معمول ہے۔ 8 جون کو امریکی فوج نے اپنے معمول کے مطابق اس مکان پر بھی ہلہ بول دیا۔ اسی دوران مجاہدین نے بارودی سرنگوں کے دھماکے کر دیے، جس کے نتیجے میں 25 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ امریکی فوج گھنٹوں تک زخمیوں اور لاشوں کو منتقل کرتی رہی۔

☆صوبہ خوست کے ضلع دومندو میں مجاہدین نے امریکی فوجی کانوائے پر کمین لگائی۔ جس کے بعد گھمسان کی لڑائی شروع ہوگئی، مجاہدین نے راکٹوں سے 3 امریکی ٹینکوں کو تباہ کر دیا اور ان پر سوار 10 امریکی فوجی ہلاک اور 6 شدید زخمی ہوگئے۔

9 جون

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ تفصیلات کے مطابق مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر کو اُس وقت نشانہ بنایا جب وہ علاقے میں نچلی پرواز کر رہا تھا۔ اس میں سوار 17 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔ واضح رہے کہ امریکی فوجی کمان نے بھی ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنانے کی تصدیق کی۔

11 جون

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین نے ایک گدھے پر بارودی مواد نصب کیا اور

اُسے اُس راستے پر چھوڑ دیا جہاں سے امریکی فوج کا گشتی قافلہ گزرنا تھا۔ جب امریکی فوجی قافلہ گدھے کے پاس سے گذرا تو مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے دھماکہ کر دیا۔ 7 امریکی فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ فراہ میں دوراہی کے مقام پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں دو امریکی ٹینک تباہ ہوئے اوران پر سوار 8 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند :امریکی فوجی کاروان صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک کے شورآب ایئر پورٹ سے ضلع نوزاد کی جانب جارہا تھا کہ تنگان کے آخر دشت کے مقام پر تین پے در پے دھماکوں میں 3 ٹینک تباہ اور اُن پر سوار 10 فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

☆صوبہ زابل کے ضلع دائی چوپان کے شوئی علاقے میں پیدل گشت کرتے ہوئے ایک امریکی وافغان مشترکہ فوجی قافلے پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ آٹھ گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں 9 صلیبی اور 7 افغان فوجی مردار ور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ زابل کے ضلع شاہ جوئی میں ڈسٹرکٹ ہسپتال کے قریب امریکی پیدل دستوں پر فدائی مجاہد نے فدائی حملہ کیا۔ 13 امریکی فوجی ہلاک، متعدد زخمی ہوئے۔

12 جون

☆صوبہ لوگر کے مرکز پل عالم شہر کے شمال میں داؤد خیل کے مقام پر مجاہدین نے امریکی فوج پر تابڑ توڑ حملے شروع کیے، جن میں 4 ٹینک راکٹوں اور مارٹر گولوں سے تباہ کر دیے گئے اور ان پر سوار 12 امریکی فوجی ہلاک اور 6 شدید زخمی ہوگئے۔

13 جون

☆صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز شہر کے قریب جونی گاؤں میں صلیبی و افغان مشترکہ پٹرولنگ پارٹی پر مجاہدین نے کمین لگا کر حملہ کیا۔ 7 فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ زابل میں مجاہدین نے صوبائی ہیڈ کوارٹر قلات شہر میں صلیبی و افغان افواج کی 3 گاڑیوں کو ریموٹ کنٹرول بم سے تباہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں 5 صلیبی فوجی اور 1 افسر سمیت 14 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ اورزگان کے ضلع کجران میں مجاہدین نے 5 پولیس چوکیوں پر قبضہ کر کے 14 پولیس اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔

14 جون

☆صوبہ ہلمند کے ضلع دیشو کے رباط کے علاقے میں ایرانی سرحد کے قریب بچھائی گئی بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر 2 امریکی ٹینک تباہ ہوگئے، جن میں موجود 9 امریکی فوجی مردار ہوئے۔ دریں اثنا مجاہدین نے ہلمند ہی میں مرجہ، نادعلی اور گرمسر اضلاع میں بھی امریکی فوج کے تین ٹینک تباہ کیے جن میں سوار 15 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع یوسف خیل کے جنوب مغرب میں ماشی خیل کے مقام پر افغان فوج کی رینجر فوجی گاڑی کو دھماکہ خیز مواد سے تباہ کر دیا گیا اور اس میں سوار 3 فوجی ہلاک ہوگئے۔ جب ضلعی مرکز سے مزید فوجی کمک کے لیے پہنچے تو مجاہدین کی طرف سے بچھای گئی بارودی سرنگوں کے دھماکے میں مزید 7 افغان فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ زابل کے ضلع میزان کے تکیر علاقے میں مجاہدین نے پولیس چوکیوں پر حملہ کیا اور 2 پولیس چوکیوں پر قبضہ کر کے وہاں تعینات 4 پولیس اہل کاروں کو ہلاک کر دیا جبکہ دیگر پولیس اہل کار فرار ہوگئے۔ ان چوکیوں سے 2 عدد اینٹی ایئر کرافٹ گنیں، ایک عدد ہیوی مشین گن اور دیگر فوجی ساز وسامان مجاہدین نے بطور غنیمت حاصل کیا۔

☆الفتح آپریشن کے سلسلے میں مجاہدین نے صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر کے قریب علی خان قلعہ پر امریکی فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا، دو گھنٹے جاری رہنے والی شدید لڑائی میں امریکی فوجی کے 3 ٹینک راکٹوں کے ذریعے تباہ کیے گئے اوران پر سوار 8 امریکی فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع خوگیانی کے علاقے ہاشم خیل میں کڑباوی لندور بار چوکی اور کاریز کی تین پولیس چوکیوں پر مجاہدین نے ایک ہی وقت میں حملہ کر کے تمام چوکیوں کو تحویل میں لے لیا اور وہاں سے کافی مقدار میں اسلحہ اور دیگر فوجی ساز وسامان غنیمت کیا۔

☆صوبہ اورزگان کے دارالحکومت ترین کوٹ شہر کے قریب مجاہدین کی طرف سے بچھائی گئی بارودی سرنگوں کے پھٹنے سے 13 صلیبی فوجی مردار ہوئے۔

☆☆☆☆☆

16 اپریل 2010ء تا 15 مئی 2010ء

فدائی حملے:	7 عملیات میں 22 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	312
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	130	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	332
ٹینک، بکتر بند تباہ:	272	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	56
کمین:	198	جاسوس طیارے تباہ:	2
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	141	ہیلی کاپٹر وطیارے تباہ:	6
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1309	صلیبی فوجی مردار:	1711
سپلائی لائن پر حملے:	39		

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

۲۶ مئی ۲۰۱۰: جنوبی وزیرستان میں بارودی سرنگ دھماکے میں ایک فوجی اہل کار ہلاک، تین شدید زخمی۔

۲۷ مئی: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں یورو کنڈ و سیکورٹی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ سرکاری ذرائع نے صرف ایک سیکورٹی اہل کار کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۷ مئی: ہنگو میں مجاہدین نے پولیس پارٹی پر حملہ کر کے ایک پولیس کانسٹیبل کو ہلاک اور ۳ کو شدید زخمی کر دیا۔

۲۸ مئی: اپر اورکزئی ایجنسی میں ڈبوری کے علاقے میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز پر حملہ کیا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ایک سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۹ مئی: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے جنتا میں فوج کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کا حملہ، سرکاری ذرائع نے ایک اہل کار کی ہلاکت اور ایک کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۳۰ مئی: اورکزئی ایجنسی میں سڑک سے گزرنے والے سیکورٹی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ، ۱۲ اہل کاروں کی ہلاکت کی سرکاری طور پر تصدیق۔

۳۱ مئی: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزی میں غنہ شاہ چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا، ادریس نامی فوجی کی ہلاکت کی سرکاری طور پر تصدیق۔

۲ جون: جنوبی وزیرستان کے علاقہ محسود میں مجاہدین سے جھڑپ میں ایک سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۳ شدید زخمی ہو گئے۔

۲ جون: ہنگو کے علاقے شاہو خیل میں فوج کی چیک پوسٹ پر مارٹر گولوں اور راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ سرکاری ذرائع نے ایک فوجی کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۵ جون: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی کے علاقے غنم شاہ میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے مارٹر گولے داغے، جس سے ۸ سیکورٹی اہل کار شدید زخمی ہو گئے۔

۶ جون: سیکورٹی فورسز کے ساتھ مجاہدین کی جھڑپ، ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت کی سرکاری طور پر تصدیق۔

۸ جون: اپر اورکزئی کے علاقے گلجو میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر مجاہدین نے کمین لگا کر کارروائی کی۔ کیپٹن سمیت ۶ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۱۵ زخمی ہوئے۔

۹ جون: اورکزئی ایجنسی کے علاقے ڈبوری میں فوجی اور طالبان کے درمیان جھڑپ۔ سرکاری ذرائع کے مطابق تین سیکورٹی اہل کار میجر ذیشان، لیفٹیننٹ فیاض اور سپاہی اسلم شدید زخمی ہو گئے۔

۹ جون: اورکزئی ایجنسی کے علاقے مشتی خیل کے قریب چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ ۲ سیکورٹی اہل کار شدید زخمی ہو گئے۔

۹ جون: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزی میں ایف سی کی شونکڑی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کر کے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کو ہلاک جبکہ ۱۰ کو شدید زخمی کر دیا۔

۹ جون: مہمند ایجنسی میں طالبان نے تین چیک پوسٹوں پر حملہ کر کے چیک پوسٹوں کو تباہ کر دیا۔ متعدد فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

۹ جون: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی میں مجاہدین نے چیک پوسٹ پر حملہ کر کے پوسٹ پر تعینات ۲۵ فوجیوں کو اغوا کر لیا۔

۱۰ جون: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کی چیک پوسٹ لکڑو پر مجاہدین نے مارٹر گولوں سے حملہ کیا، ایک فوجی ہلاک۔

۱۱ جون: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقہ عالینگار میں حکومتی حمایت یافتہ قبائلی سردار ملک انیز رفائرنگ سے زخمی ہو گیا۔

۱۳ جون: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں طالبان نے امریکہ کے لیے جاسوسی کرنے پر ایک شخص کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

۱۴ جون: مہمند ایجنسی کی تحصیل خویزئی کے علاقے شونکڑئی میں فوج کی ایک چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا، 7 فوجی اہل کار ہلاک ہو گئے جبکہ ۶۰ کو اغوا کر لیا گیا۔

۱۴ جون: ہنگو کے علاقہ درویزی پالوسہ میں 15 پولیس موبائل پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا، گاڑی مکمل تباہ، سرکاری ذرائع کے مطابق ۵ پولیس اہل کار زخمی ہوئے۔

۱۴ جون: بنوں میں مجاہدین سے فائرنگ کے تبادلے میں ۲ پولیس اہل کار ہلاک، ۱ زخمی۔

۱۵ جون: سوات میں حکومت نواز قبائلی راہ نما میر مہر اللہ خان زہری کے محافظوں کی گاڑی پر فائرنگ۔ ۷ محافظ ہلاک، ۳ زخمی۔

۱۵ جون: مہمند ایجنسی میں امن لشکر کے دو ممبر بھائیوں ملک صوبیدار اور ملک دلدار کو قتل کر دیا گیا۔

۱۵ جون: سوات کی تحصیل چار باغ کے علاقے کنڈؤ میں بہادر خان نامی شخص کے حجرے پر اندھا دھند فائرنگ کی گئی۔ مقامی امن کمیٹی کے ارکان بہادر خان اور اس کا چچا زاد باچا خان موقع پر دم توڑ گئے۔

۱۶ جون: باجوڑ ایجنسی میں تحصیل خار کے علاقے غنڈائی میں مجاہدین کی سیکورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپ۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ۱۲ سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

۱۶ جون: جنوبی وزیرستان کے علاقے خیسورہ میں مجاہدین نے فوج کی پوسٹ پر حملہ کیا۔ فوجی ذرائع نے ایک اہلکار کے ہلاک اور تین کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

بھارت ایشیا اور دنیا کا ابھرتا ہوا قائد ہے: اوباما

امریکی صدر بارک اوباما نے کہا ہے کہ ''بھارت ایشیا اور دنیا بھر کا ابھرتا ہوا قائد ہے، یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ بھارت ایک ذمے دار عالمی طاقت ہے، اس لیے مجھے یقین ہے کہ بھارت کے ساتھ ہماری شراکت اس صدی کی ایک مثال بن جائے گی۔

بھارت کے ساتھ مل کر صدی کے خدوخال وضع کریں گے: ہیلری کلنٹن

''بھارت امریکہ دہشت گردی سمیت ایک جیسے خیالات رکھتے ہیں، دونوں ممالک انسانیت کی بہتری کے لیے اہم کردار ادا کریں، بھارت دنیا میں امریکہ کا اہم اتحادی ہے، بھارت دنیا کی نمائندگی کرتا ہے، امریکہ بھارت کے ساتھ ہے۔ بھارت نہ صرف علاقائی طاقت بلکہ دنیا کی ابھرتی ہوئی طاقت ہے۔ ہم بھارت کی شراکت سے نئی صدی کے خدوخال وضع کریں گے۔ افغانستان کے مسئلے میں بھارت کا کردار نمایاں اور مثبت ہے۔

کفر و باطل کے سرغنوں کے ایسے بیانات اہل حق مجاہدین اور ان کے انصار کے لیے تو کسی حیرانگی کا باعث نہیں ہیں کیونکہ ان کا نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر صدق دل کے ساتھ ایمان ہے کہ ''الکفر ملۃ واحدۃ'' ''کافر سارے کے سارے ایک ہی ملت ہیں''۔ اصل مسئلہ تو حدیث نبوی کے مطابق وہن (دنیا کی محبت اور موت سے نفرت) کی وجہ سے جہاد سے پیچھے بیٹھ رہنے والوں کے لیے ہے جو کبھی پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر موجود بھارتی قونصل خانوں (جن پر مجاہدین کے حملے ہوتے رہتے ہیں) کی موجودگی کا بہانہ بناتے ہیں اور کبھی کابل میں بھارتی کردار کا واویلا کرتے ہیں لیکن دوسری طرف ان کا آقا امریکہ، بھارت سے اس آخری حد تک تعلق بنا رہا ہے کہ وہ یہاں تک کہہ دیتا ہے کہ ''بھارت کی قیمت پر پاکستان سے تعلقات نہیں بنا سکتے''۔ وہی بھارت جس سے نیٹو کا سامان جب پاکستان کے راستے افغانستان جاتا ہے تو پاکستان کے ''محافظ'' فوج، خفیہ ادارے اور کسٹم حکام اس سامان کو چیک کرنے کی جرأت بھی نہیں کرتے۔ پیچھے بیٹھ رہنے والے عام مسلمان ہوں، قائدین ہوں یا میڈیا سے وابستہ صحافی اور دانش ور، نہ تو یہ سوچتے ہیں اور نہ پوچھنے کی ہمت رکھتے ہیں کہ اگر قبائلی علاقوں میں بھارت کا عمل دخل ہے اور امریکہ کے کہنے پر ان علاقوں میں آپریشن کر رہے ہیں، پھر انہیں لوگوں پر امریکی ڈرون حملے ہوتے ہیں اور انہی کے خلاف استعمال ہونے کے لیے سامان بھارت سے براستہ پاکستان افغانستان جاتا ہے تو پھر دوست کون اور دشمن کون؟ چہ معنی دارد؟

کشمیر حقیقی مسئلہ نہیں، کانگریس ڈرون حملوں سے آگاہ ہے: امریکہ

امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے کہا ہے کہ ''کانگریس کو پاکستان میں ڈرون حملوں سمیت بیرون ملک سی آئی اے کے تمام آپریشنوں سے پوری طرح آگاہ رکھا جا رہا ہے۔ کشمیر حقیقی مسئلہ نہیں ہے۔ کشمیر کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو پاکستان اور بھارت کے درمیان اس وقت مذاکراتی میز پر موجود ہے۔

قیام پاکستان سے لے کر اب تک بھارت کے ساتھ جو مسئلہ ہر پاکستانی حلقے کے نزدیک سب سے اہم رہا ہے اسکے بارے میں بھی پاکستان کو کہا جا رہا ہے کہ ''سب بھول جا'' لیکن اس کے باوجود اس جنگ میں امریکہ کا ساتھ دینا ''جزو ایمان'' ہے۔

دہشت گرد جہاں بھی ہوں گے پیچھا کیا جائے گا: ہیلری

امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ ''دہشت گرد جہاں بھی ہوں گے پیچھا کیا جائے گا، اتحادی ممالک کی مدد سے دہشت گردی کا خاتمہ کیا جائے گا۔ ہم دنیا میں مکمل امن اور استحکام چاہتے ہیں''۔

اتحادی افواج افغانستان میں موجود نہ ہوتیں تو القاعدہ دوبارہ قبضہ کر سکتی تھی: ڈیوڈ کیمرون

برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون نے کہا ہے کہ ''پاکستان اور افغانستان سے القاعدہ کا خطرہ کم ہو گیا ہے تاہم افغانستان میں مزید اتحادی فوجی ہلاک ہو سکتے ہیں۔ اگر برطانوی اور اتحادی فوجی افغانستان میں موجود نہ ہوتے تو القاعدہ دوبارہ افغانستان میں واپس آ سکتی تھی''۔

افغان جنگ سیاسی عمل سے ہی ختم ہوگی: رچرڈ ہالبروک

رچرڈ ہالبروک نے کہا ہے کہ ''افغان جنگ سیاسی عمل ہی سے ختم ہوگی اور طالبان سے بات چیت ممکن ہے۔ فوجی کارروائی سے افغان جنگ ختم نہیں ہو سکتی بلکہ کسی سیاسی حل کی طرف بڑھنا ہوگا، القاعدہ سے بات چیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ افغان مسئلے کے حل کے لیے طالبان کو حکومت میں شامل کرنا ہوگا''۔

عصری صلیبی جنگ کے ائمۃ الکفر مالیخولیا کے شکار ہو گئے ہیں۔ عالم کفر کے کیمپ میں ایسی ہڑبونگ مچی ہے کہ وہ بے ڈھنگی اور متضاد باتیں کرنا شروع ہو گئے ہیں۔ وہ ایک طرف مجاہدین سے مذاکرات کر کے سیاسی حل بھی تلاش کرنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف یہ بھی چاہتے ہیں کہ جسد واحد کی مانند مجاہدین اپنے جسم کو طالبان اور القاعدہ کی ایسی تقسیم میں بانٹ دیں کہ اگر جسم کے ایک حصے یعنی القاعدہ کو کوئی تکلیف پہنچے تو دوسرا حصہ یعنی طالبان اس کو محسوس نہ کرے اور تھوڑے سے دنیاوی فائدے کی خاطر اس نبوی تعلیم کو پس پشت ڈال دے۔ حالانکہ اس نبوی حکم ہی کی بجا آوری میں طالبان نے کوئی ۹ سال قبل اپنے تمام کے تمام ''دنیاوی فائدے'' یعنی حکومت سے القاعدہ کی ہی خاطر محرومی گوارا کر لی تھی۔ ''فکر و دانش کے ان بزرجمہروں کی عقل و فہم پر ماتم ہی کیا جا سکتا ہے جو دشمن کے دل میں رعب و دبدبے کی موجودہ کیفیت میں بھی مجاہدین کے ساتھ اپنی شرائط پر مذاکرات کرنے کا امکان سمجھتے ہیں۔

پاکستانی فوج کو معلوم ہے کہ آستین میں سانپ نہیں پالنا چاہئیں: پٹریاس

امریکی فوجی کمانڈر جنرل ڈیوڈ پٹریاس نے کہا ہے کہ پاکستان فوج کی قیادت کو اس حقیقت کا علم ہے کہ آستین میں سانپ نہیں پالنے چاہئیں کیونکہ یہی سانپ ہمارے نقصان کا سبب بن رہے ہیں۔

اگلے ماہ قندھار میں آپریشن شروع کر دیا جائے گا: مائیک مولن

مائیک مولن نے کہا ہے کہ ''قندھار آپریشن کا فیصلہ حتمی ہے اور ایک ماہ میں اس کے نتائج کا اندازہ ہو جائے گا۔ قندھار طالبان کا سب سے بڑا گڑھ ہے، اگر اس میں کامیابی حاصل ہوئی تو یقیناً اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ قندھار آپریشن اگلے ماہ شروع ہوگا''۔

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

نیٹو وزرائے دفاع افغانستان میں کامیابی سے نا امید

برسلز میں نیٹو وزرائے دفاع کے اجلاس کے آخر میں جاری اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ "افغانستان میں نیٹو افواج کی کامیابی یقینی نہیں، عسکریت پسندوں کی مزاحمت بڑھتی جا رہی ہے، رواں سال کے آخر تک بعض علاقوں کی سیکورٹی افغان حکومت کے حوالے کر دی جائے گی"۔

امریکہ کا پاکستانی فوج کی تربیتی امداد دگنی کرنے کا اعلان

امریکہ نے پاکستانی فوج کی تربیتی امداد دگنی کرنے کا اعلان کرتے ہوئے یقین دلایا ہے کہ پاکستانی فوج کی تمام ضروریات پوری کی جائیں گی۔ ایک اعلیٰ امریکی عہدے دار نے کہا کہ امریکہ کی ترجیحات میں دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنا ہے چاہے وہ عراق میں ہو یا افغانستان میں، اپنی قوم کو دوسری اقوام سے درپیش خطرات سے نمٹنے کے لیے ہم اپنے اتحادیوں سے تعاون بڑھا رہے ہیں۔

امریکہ اپنے نوکروں کی فوج کو اپنی خدمت گزاری کے لیے صحیح تربیت یافتہ دیکھنا چاہتا ہے۔ چنانچہ پے در پے ڈالروں کے ذریعے ان کی امداد کر رہا ہے۔ امریکہ اپنے ان خچروں اور ٹٹوؤں کی امداد دوگنا کیا سوگنا بھی کر دے تو بھی اللہ کے شیروں کے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ قرآن کہتا ہے کانهم حمر مستنفرة فرت من قسورة" وہ گویا کہ بدکے ہوئے گدھے ہیں جو شیر کے خوف سے بھاگ رہے ہیں"۔

امریکہ نے اسرائیل کی مالی معاونت کے بل کی منظوری دے دی

امریکی ایوان نمائندگان نے اوباما کی درخواست منظور کرتے ہوئے راکٹ حملوں سے بچاؤ کے لیے اسرائیل کو بیس کروڑ پچاس لاکھ ڈالر مالی معاونت کے بل کی منظوری دے دی۔ اس رقم سے اسرائیل آئرن ڈوم نامی اینٹی میزائل سسٹم کو مستحکم بنائے گا۔

پچاس سے زاید اسلامی کہلانے والے ملکوں کے بے حمیت سربراہوں نے بے غیرتی کی ایسی افیون کھائی ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا سانحہ اور حادثہ ان کے مردہ ضمیروں کو زندگی نہیں دے پاتا۔ امریکہ اسرائیل کے قیام سے لے کر آج تک اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اسرائیل کے خلاف پیش ہونے والی ہر قرارداد کو ویٹو کرتا آ رہا ہے۔ اسرائیل کو دفاعی، معاشی اور عسکری لحاظ سے مضبوط کرنے کے لیے امریکہ نے ہمیشہ چستی دکھائی ہے۔ لیکن کوئی مسلم ملک بشمول "ایٹمی پاکستان" (جس کا ایٹم بم چوسنے آم کی طرح ہے) امریکی طاغوت سے یہ سوال کرنے کی جرأت نہیں کرتا کہ انسانی حقوق کے چیمپیئن صاحب یہ کیا دھوکہ اور غداری ہے۔ مسلمانوں کے بدترین دشمن اور مسجد اقصیٰ کے قابض کے ساتھ کیونکر مسلسل عنایتیں ہیں؟

فاٹا میں ڈرون حملے ہو سکتے ہیں تو جنوبی پنجاب میں کیوں نہیں: عابدہ حسین

پیپلز پارٹی کی راہ نما عابدہ حسین نے کہا ہے کہ اگر سرحد، فاٹا اور بلوچستان میں ڈرون حملے ہو سکتے ہیں تو جنوبی پنجاب میں کیوں نہیں۔ جنوبی پنجاب سمیت جہاں بھی انتہا پسند ہیں ان کا خاتمہ ضروری ہے۔

پنجاب کے بڑے بڑے جاگیرداروں میں ایک خاندان سادات موضع شاہ جیونہ ضلع جھنگ کا ہے۔ عابدہ حسین اسی "سادات" خاندان کی تلچھٹ ہے۔ عابدہ حسین کا باپ انگریز کا گھوڑا پال تھا اور انگریز کی چاکری کے عوض اس کو "کرنل" کا خطاب دیا گیا تھا۔ ایسے ناسور کی بیٹی کے منہ سے غلاظت نہ نکلتی تو اچنبھے کی بات تھی۔ عابدہ حسین جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتی ہے اور جنوبی پنجاب سے "خیر خواہی" کا جذبہ کیسا موجزن ہے کہ اپنے علاقے میں ڈرون حملے کروانے کے لیے بے تاب ہے۔

امریکہ نے القاعدہ کے خلاف خفیہ جنگ کو وسیع کر دیا: واشنگٹن پوسٹ

امریکی اخبار کی رپورٹ کے مطابق اوباما انتظامیہ نے القاعدہ کے خلاف جنگ کا دائرہ وسیع کر دیا ہے۔ مزید ۱۵ ممالک میں خصوصی فورسز تعینات کر دی گئیں، اس طرح ان ممالک کی مجموعی تعداد ۷۵ ہو گئی جہاں ان فورسز کو تعینات کیا گیا ہے اور اس کے بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے۔

برطانیہ نے مزید فوج افغانستان بھیجنے کا امکان مسترد کر دیا

برطانوی وزیر اعظم نے اپنی مزید فوج افغانستان بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ ڈیوڈ کیمرون نے نیوز کانفرنس میں کہا کہ "اتحادی فوج کو رواں سال ہی پیش رفت کرنا ہو گی اور برطانیہ مزید فوج افغانستان نہیں بھیجے گا"۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں آئی ایس آئی کے 6 سو افسر نشانہ بنے: حسین حقانی

امریکہ میں پاکستان کے سفیر حسین حقانی نے کہا ہے کہ "امریکہ نے پاکستان کو ضروری فوجی آلات فراہم کیے ہوتے تو دہشت گردی کے خلاف آپریشن زیادہ آسان ہو جاتا۔ پاکستان کو مناسب ہتھیاروں کی عدم فراہمی کی وجہ سے بڑے پیمانے پر جانی نقصان اٹھانا پڑا، القاعدہ اور طالبان کا صفایا کرنے کے لیے جنگی ہیلی کاپٹرز کی ضرورت ہے اور امریکہ نے دو سال کے عرصے میں صرف 8 ایم آئی ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر فراہم کیے۔ پاکستان دہشت گردی کے خلاف آئی ایس آئی کے ۶۰۰ افسران اور ۹ جنرل عہدے کے افسران کا نقصان اٹھا چکا ہے"۔

آئی ایس آئی اور اسی قبیل کی دیگر خفیہ ایجنسیاں امت مسلمہ کے لیے ناسور ہیں۔ امریکی طاغوت کی لونڈیاں یہ ایجنسیاں ہیں، اپنے آقا کے حکم پر ہر طرح کا ننگا ناچنے کے لیے تیار رہتی ہیں۔ آئی ایس آئی کے ۶۰۰ افسر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں قربان نہیں ہوئے بلکہ صلیبی اتحاد کا حصہ بنتے ہوئے شیطان کے راستے میں مردار ہوئے ہیں۔ اور اب ان بدبودار لاشوں کے عوض مزید جنگی ہیلی کاپٹرز کا مطالبہ ہے۔ القاعدہ اور طالبان کا صفایا کرنے کا خیال خام ہے جبکہ حالت یہ ہے کہ طالبان کی اجازت کے بغیر ناپاک آرمی کے دستے ایک جگہ سے دوسری جگہ آ جا نہیں سکتے۔ قرآن حکیم کہتا ہے یُرِیدُونَ لِیُطفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفوَاهِهِم وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَو کَرِهَ الکَافِرُونَ" وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ

اپنے نور کو کامل کرتا ہے اور چاہے کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو‘‘۔

ایران کے خلاف فوجی کارروائی کا امکان نہیں: امریکہ

امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے کہا ہے کہ ’’ایران کے خلاف فوجی کارروائی کا کوئی امکان نہیں، امریکہ یا اسرائیل میں سے کوئی بھی تہران کے خلاف حملے کا ارادہ نہیں رکھتا‘‘۔

جن کو بھی معمولی بصیرت حاصل ہے وہ جانتے ہیں کہ ایران اور امریکہ ’’نورا کشتی‘‘ کر رہے ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی کی ’’چاند ماری‘‘ کر کے دنیا کو ایک دوسرے کا دشمن ہونے کا فریب دیتے ہیں۔ جو ایران، عراق اور افغانستان میں امریکہ کا معاون اور اتحادی ہو بھلا اس کے ساتھ امریکہ کو لڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ ایران اور اسرائیل کے عزائم بھی ایک ہیں، خاص طور پر حرمین شریفین سے متعلّق۔ ایران، عراق جنگ میں ایران اسرائیلی اسلحہ کا سب سے بڑا خریدار رہا ہے۔

امریکہ پہلی بار ۱۳ ٹریلین ڈالر کا مقروض ہو گیا

امریکہ تاریخ میں پہلی بار ۱۳ ٹریلین ڈالر کا مقروض ہو گیا ہے، اس بجٹ خسارہ پر حکمران ڈیموکریٹس اور اپوزیشن ری پبلیکن پارٹیوں میں ٹھن گئی ہے۔ امریکہ محکمہ خزانہ کی طرف سے جاری اعداد و شمار کے مطابق یکم جون کو امریکہ کے ذمہ واجب الادا قرضہ چودہ ہندسوں میں تھا، پچھلے سال امریکہ کے ذمہ قرضوں میں ۱.۶ ٹریلین ڈالر کا اضافہ ہوا، جو امریکہ کی سالانہ مجموعی پیداوار کا ۹۰ فیصد ہے۔

جنرل پیٹریاس سینیٹ میں بریفنگ کے دوران چکرا کر گر پڑا

جنرل ڈیوڈ پیٹریاس امریکی سینٹ میں افغانستان اور عراق جنگ پر بریفنگ کے دوران چکرا کر گر پڑا، اُسے ڈی ہائیڈریشن ہو گئی، جس پر بریفنگ ملتوی کر دی گئی۔

پیٹریاس کو آنے والے چکر اسی چکر کی بازگشت ہے جو امریکی طاغوت کو افغانستان میں آ رہا ہے۔ پیٹریاس کیا سارے امریکہ اور پورے عالم کفر کو ڈی ہائیڈریشن ہو چکی ہے۔ طالبان نے ان کو ایسے زخموں سے دوچار کیا ہے کہ اب ان کا مقدر ’’چکر‘‘ ہی ہیں۔

پاکستان سے تعلقات بھارت کی قیمت پر نہیں ہوں گے

امریکہ نے کہا ہے کہ ’’امریکہ پاکستان کے ساتھ تعلقات کی اہمیّت کو سمجھتا ہے لیکن یہ تعلقات بھارت کی قیمت پر نہیں ہوں گے‘‘۔

پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ’الکفر ملۃ واحدۃ‘ ہر وقت امت مسلمہ کے مشاہدہ میں آتا ہے اور امت مسلمہ کے بے حمیت حکمرانوں کے ضمیروں کو جھنجھوڑتا ہے۔ اس وقت امریکہ پاکستان کے ازلی دشمن بھارت کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا مستقل ممبر بنوانے کے لیے راہ ہموار کر رہا ہے۔ اور جنوبی ایشیا میں امریکہ کے تھانے دار کا کردار بھارت کو دیے جانے کی مکمل منصوبہ بندی ہے لیکن پاکستان کی ناپاک صلیبی آرمی وزیرستان میں مساجد پر بمباری اور مسلمانوں کو برباد کرنے میں تندہی سے مصروف ہے۔ امریکہ نے پاکستان پر سرکاری جہادی گروپوں کے خلاف کارروائی کرنے پر بھی زور دیا ہے جو کہ بھارت کے خلاف ’’کارروائیوں‘‘ میں مصروف ہیں۔ یہ بات ان سرکاری جہادی گروہوں کے لیے بھی لمحہ فکریہ ہے کہ اگر چہ وہ امریکہ دشمن نہیں ہیں لیکن امریکہ ان کو بھی بھارت کی محبت کے باعث برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔

پشاور کے بعد کوئٹہ میں بھی جاسوسی مرکز کے لیے امریکی دباؤ

واشنگٹن پوسٹ نے انکشاف کیا ہے کہ پشاور کے بعد امریکہ نے کوئٹہ میں بھی جاسوسی مرکز کے قیام کے لیے دباؤ بڑھا دیا ہے۔ تعاون نہ ملنے کی صورت میں پاکستان پر بمباری اور زمینی حملوں کے آپشن پر غور کیا جا رہا ہے۔ اخبار کے مطابق ’’فیوژن سنٹرز‘‘ کے قیام سے امریکہ شدت پسندوں کے خلاف پاکستانی فورسز کی کارروائیوں پر نظر رکھ سکے گا۔ پشاور کے مضافات میں قائم مرکز نے کام شروع کر دیا ہے تاہم کوئٹہ کا معاملہ دونوں ممالک کے تعلقات کا اصل امتحان ثابت ہو گا۔

نیٹو کنٹینرز پر حملے کا سنجیدگی سے نوٹس لیا جائے: الطاف حسین

الطاف حسین نے اسلام آباد میں نیٹو کو تیل سپلائی کرنے والے کنٹینرز پر حملے کی سخت مذمت کی ہے۔ اُس نے کہا کہ ’’نیٹو کو تیل کی سپلائی کرنے والے کنٹینرز پر حملہ کھلی دہشت گردی ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے اور جو عناصر دہشت گردی کے اس واقعہ میں ملوث ہیں وہ کسی بھی قسم کی رعایت کے مستحق نہیں ہو سکتے‘‘۔

سوات میں بلیوں کے لیے فراہم کردہ جوس کھلے عام فروخت ہونے لگے

سوات میں بیرون ممالک سے بلیوں کے لیے فراہم کردہ جوس کے پیکٹ کھلے عام بازاروں میں بچوں کو فروخت کیے جانے کا انکشاف ہوا ہے، جس کے باعث بچوں میں مہلک بیماریاں پھیلنے کا خدشہ ہے۔ Whiskas نامی جوس کو بچے دکان داروں سے پانچ روپے میں خرید کر پیتے ہیں حالانکہ اس جوس پر بلی کی تصویر کے ساتھ ساتھ واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ Complete pet food for adult cats

☆☆☆☆☆

بقیہ: غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

۷ جون: مہمند ایجنسی کے علاقوں نسکو شاہ، رجب چائنا، گدر اور سرکو میں فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپیں۔ ۱۴ فوجی ہلاک، ۱۳ زخمی ہو گئے۔

پاکستانی فوج کی مدد سے امریکی میزائل حملے

۲۸ مئی ۲۰۱۰: جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل کے سرحدی علاقے نیزنرائی میں امریکی ڈرون طیاروں کے ۲ میزائل داغے۔ ۱۲ افراد شہید، ۴ زخمی۔

۱۰ جون: شمالی وزیرستان کے علاقے خدی میں امریکی جاسوس طیارے نے ۲ میزائل داغے، ۱۳ افراد شہید ہو گئے۔

۱۱ جون: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۴ میزائل داغے گئے، ۱۶ افراد شہید، ۱۲ زخمی ہوئے۔

۱۹ جون: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی حیدر خیل کے علاقے میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گھر پر دو میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۱۶ افراد شہید اور ۷ افراد زخمی ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

سلام ہو تیری عظمت پہ جامعہ حفصہ

سلام ہو تیری عظمت پہ جامعہ حفصہ
کہ پھر سے سنتِ خولہؓ کو کردیا زندہ
سجائی جاتی ہے جنت کہ اپنے بیٹوں کو
خدا کے دین پہ لٹانے چلی ہے پھر خنساءؓ
وہ سر جو بیچ دیا ہو عوض میں جنت کے
وہ سامنے کسی فرعوں کے جھک نہیں سکتا
ہوا ہے کیا اگر اپنوں نے ساتھ چھوڑ دیا
مجاہدو !نا کروغم ہے اپنا رب مولا
نظا م رب کی شریعت کا لائیں گے ہم لوگ
ہماری راہ میں حائل ہو لاکھ یہ دنیا
عدوِ دیں تیرے رستے کی ہم رکاوٹ ہیں
تو ہم کو راہ سے اپنی ہٹا نہیں سکتا
گلے میں طوقِ غلامی مصطفیٰ اپنے
کٹے گا نامِ خدا پر ہی آج سر اپنا
ہیں چند سانسیں ہی باقی نظام کفر کی پھر
خدا کے نور سے روشن جہان یہ ہوگا
سلام ہو تیری عظمت پہ جامعہ حفصہ
کہ پھر سے سنتِ خولہؓ کو کردیا زندہ

(محمد غوری)

شریعت یا شہادت

(شہید عبدالرشید غازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہادت سے چند روز قبل یہ وصیّت تحریر کی ۔ جس میں دین دشمن ذرائع ابلاغ کے پھیلائے ہوئے پروپیگنڈے کا رد بھی ہے۔ اور مرتد پرویزی لشکر کی بدترین سفاکیت کی روداد بھی۔ غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ آخری پیغام اہل ایمان کے حوصلوں کی تقویت کا باعث ہے اور ہمیں 'شریعت یا شہادت' کے نعرے کی معنویت بھی سمجھا رہا ہے۔)

''میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس ملک میں شریعت کا نظامِ عدل چاہتے ہیں۔ ہم عدالتوں میں شرعی قوانین کے نفاذ کے خواہاں ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ مظلوم عوام کو انصاف ملے، روٹی ملے، ملاوٹ، رشوت، ظلم، فحاشی اور اقرباء پروری کا باطل نظام ختم ہو۔ شریعت کا عملی نفاذ ہی ان سب مسائل کا واحد حل ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے، مطالبۂ قیام پاکستان کا تقاضا بھی۔ ہم نے دنیاوی فوائد مسترد کر کے، راستے کی تلخیوں کو پہچانتے ہوئے، شعوری طور پر آخرت کی زندگی کو دنیا کی زندگی پر ترجیح دی ہے۔ میرے ساتھ موجود طلبہ و طالبات کا قصور کیا ہے؟ کیا کچھ غلط کارلوگوں کو اصلاح کی نیت سے اٹھا کر لانے کی یہ سزا ہے کہ ان گنت معصوم جانوں کو بارود کی نذر کر دیا جائے۔ ریاست کی رِٹ کی برتری کی بات کرنے والوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رِٹ کو قدم قدم پر پامال کیوں کیا؟

جن لوگوں نے گزشتہ پانچ دنوں میں قرآن کے حافظ اور حدیث کا علم حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو گولیوں سے چھلنی کیا وہ یقیناً ظالم ہیں۔ اس موقع پر میڈیا کے چینلز نے بھی جانب داری کا مظاہرہ کیا ہم اس مسئلے کو بھی اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔ یقیناً وہ بہترین بدلہ لینے والا ہے۔

میں آخر میں وصیّت کے طور پر اسلام پسند عوام، تحریک سے وابستہ لوگوں، طلبہ و طالبات اور ان کے لواحقین، ذرائع ابلاغ کے سامنے اپنی بات دہراؤں گا کہ ہماری تحریک نیک اور صالح مقاصد کے لئے شروع کی گئی ہم شریعت کے نفاذ کے مطالبہ پر قائم ہیں۔ ہم اس بات پر مطمئن ہیں کہ ہم نے ایثار، وفا اور قربانی کی راہ کا انتخاب کیا۔ ہم شریعت کے نفاذ کے لئے جان دینا سعادت سمجھتے ہیں۔ ہمیں اللہ کی رحمت سے یقین ہے کہ ہمارا لہو انقلاب کی نوید بنے گا۔ دنیا والوں نے کبھی ہمیں ایجنسیوں کا کارندہ کہا اور کبھی پاگل۔ آج بارود کی بارش ثابت کر رہی ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں لڑ رہے ہیں۔ بے شک اہل حق پر مصائب آنا حقیقت ہے۔ اگر ہمارے امیر حضرت حسین رضی اللہ عنہ بے بسی کی حالت میں شہید ہوئے تو ہم بھی اس قافلے کے راہ رو ہیں۔ ان شاء اللہ اسلامی انقلاب اس ملک کا مقدر بنے گا۔

چمن میں آئے گی فصلِ بہاراں ہم نہیں ہوں گے''

(وصیّت عبدالرشید غازی شہیدؒ)

عبدالرشید غازی شہیدؒ کے زریں الفاظ!

''آسمانی حقائق یہ ہیں کہ حق بہر حال غالب رہتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ہم رہیں تو وہ غالب ہو، یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے جانے کے بعد یہ تحریک ایسی زور پکڑے کہ جناب یہاں پہ اسلامی نظام غالب آجائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طاغوتی نظام سے چھٹکارا ہماری جانوں کے جانے سے حاصل ہو جاتا ہے تو میرا خیال ہے کہ سودا مہنگا نہیں ہے!!!''